خلاصۃ الابرار
فی
اذکار الابرار

مصنف

[illegible]

مترجم

[illegible]

ناشر

دربار عالیہ [illegible] شریف ضلع گجرات

﴿جملہ حقوق محفوظ﴾

نام کتاب	خلاصۃ الابرار فی اذکار الابرار
عطائے خاص	حضرت سلطان پیر نواب علی صاحب نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ
تدوین نو	سید وقار حیدر ہمدانی قادری نوشاہی
حسب الحکم	صاحبزادہ سلطان فخر ربانی نوشاہی صاحب (سجادہ نشین)
	صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی نوشاہی صاحب
ترتیب	ڈاکٹر پروفیسر عصمت اللہ زاہد نوشاہی
نظر ثانی	صاحبزادہ علامہ نصرت نوشاہی شرقپوری
تعداد	600
ہدیہ	-/150 روپے

marfat.com

مرکز انوارِ تجلیات

حضرت پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوشؒ

marfat.com

مرکز انوارِ تجلیات

حضرت سلطان غلام ربانی صاحب المعروف چن پیر سرکارؒ

marfat.com

مزار اقدس امام سلسلہ نوشاہیہ مجدد اعظم

رنمل شریف ضلع منڈی بہاؤالدین

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قادری

حضرت سلطان میراں بخش صاحب

حضرت سلطان نواب علی صاحب

حضرت سلطان محمد اسلم صاحب

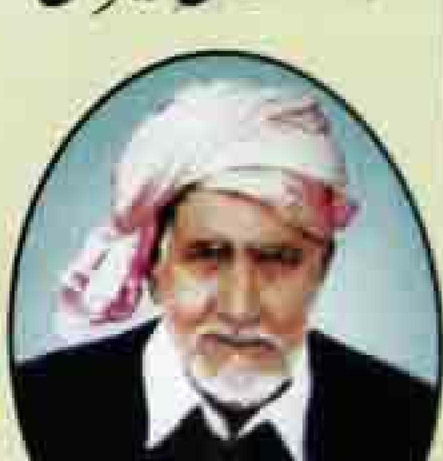

حضرت سلطان غلام ربانی صاحب
المعروف چن پیر سرکار

صاحبزادہ سلطان فخر ربانی صاحب
موجودہ سجادہ نشین

صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی صاحب

صاحبزادہ سلطان محمد میراں صاحب

marfat.com

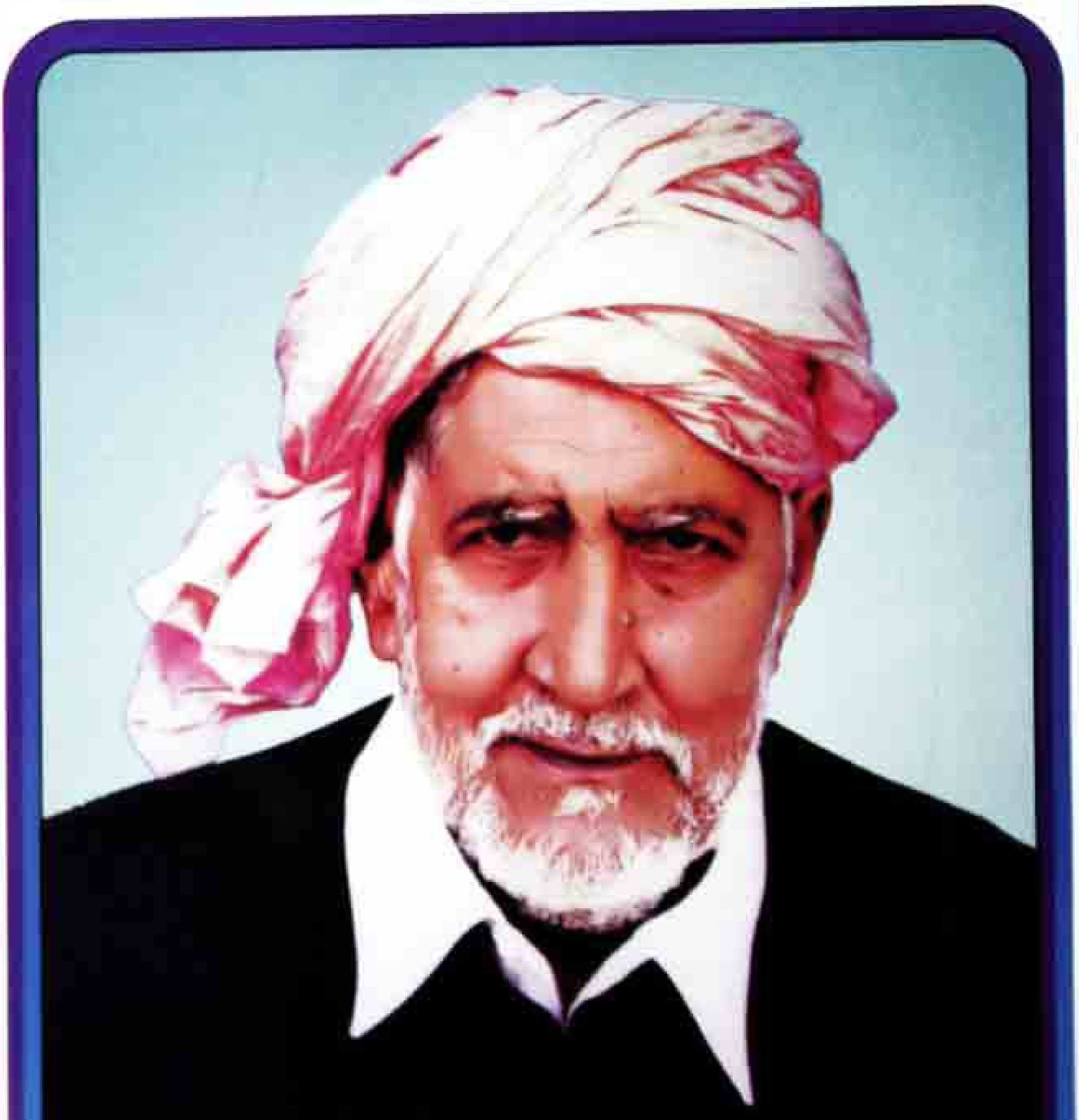

حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر سرکار رحمتہ اللہ علیہ قادری نوشاہی کچیاری

سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت پیر محمد کچیار رحمتہ اللہ علیہ نوشہرہ شریف

وصال 24 نومبر 2010ء بروز بدھ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد چیار المعروف کمبل پوشؒ نوشہرہ شریف

صاحبزادہ سلطان فخر ربانی صاحب

marfat.com

حضرت چن پیر رحمتہ اللہ علیہ کے مرقد منور پر دعا کا منظر۔ صاحبزادہ شاہد ربانی دعا کر رہے ہیں۔

marfat.com

انتساب

حضرت پیر روشن ضمیر محبوب العالمین سلطان العارفین رہنمائے
سالکانِ طریقت سجادہ نشین حضرت سلطان الفقر پیر محمد سچیار
المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ سر الاسرار ذات ہو سلطان غلام ربانی
المعروف چن پیر جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عجز
اور عقیدت کے ساتھ
(دربار عالیہ نوشہرہ میانہ شریف گجرات)

عجز و نیاز

فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی
قادری نوشاہی سچیاری

marfat.com

فہرست

سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حضور 6
پیش گفتار 8
تقریظ 13
سراج الواصلین شمس المقربین برہان الاصفیاء 16
امام الصادقین سلطان الکاملین حضرت سلطان
پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
اوصاف وخصوصیات 27
مشائخ سے مرابطت اور باہمی واقعات 48
وصال کے بعد کرامات 53
تاریخ وصال از تحائف قدسیہ 65
قطعہ سال وصال 66
حضرت پیر محمد سچیار پاک المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ 67
کا بعد از وصال دنیا میں پہلا ظہور
دوسری بار ظہور 67
تیسری بار ظہور 70
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ اول 75

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ دوم	78
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ سوئم	81
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ چہارم	84
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ پنجم	87
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ششم	88
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ہفتم	90
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ہشتم	96
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نہم	98
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ دہم	108
سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ یازدہم	111
ضمیمہ......تذکار	114
سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کے سجادہ نشین	156
قطعہ وصال	158
شجرۂ طریقت	159

marfat.com

سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حضور

شیدا و شیفتہ ہوں میں سچیار پیر کا
ہوں خاکِ راہ اُس کے درِ بے نظیر کا

خدامِ آستاں کا ہُوں ادنیٰ نیاز مند
مدت سے جان نثار ہوں پیروں کے پیر کا

وہ اولیاء میں ہے مہ و خورشید کی طرح
شہرہ ہے اس کے جلوۂ آفاق گیر کا

آئینہ دار تخت ہے، سلطانِ وقت ہے
مجموعۂ کمال ہے خیرِ کثیر کا

نوشاہ گنج بخش کا آرامِ جاں ہے وہ
رتبہ بہت بلند ہے مردِ کبیر کا

سچیار لفظ خاص فقط لفظ ہی نہیں
یہ منفرد لقب ہے فہیم و شہیر کا

اک شخصیت ہے نور کے اندر رچی ہوئی
اک پر تو جمال ہے مہرِ منیر کا

میں کیوں نہ اُس کی ذات پہ نازاں رہا کروں
بندہ ہے وہ خدائے علیم و بصیر کا

وہ مرشدِ عظیم فقط اک نگاہ سے
زنجیر کھولتا ہے ہوس کے اسیر کا

سینوں میں روشنی ہے، نگاہوں میں روشنی
پھیلا ہوا ہے نور چراغِ منیر کا

کیا اس کی شان و آن کے اوصاف ہوں بیاں
مرشد بھی قدر دان ہے جس دل پذیر کا

سچیار کے کرم نے سہارا دیا جسے
کھٹکا اُسے نہیں ہے کسی بھی شریر کا

در پر ہے زائرین کا تانتا بندھا ہوا
اک منظر کمال ہے جمِ غفیر کا

جس کی رچی بسی ہے عقیدت وجود میں
پُرسانِ حال ہے وہی اپنے فقیر کا

اس کی عطائے خاص سے پہچانتے ہیں لوگ
ورنہ مقام کیا ہے گدائے حقیر کا

میں اعتقاد رکھتا ہوں سچیار پیر پر
پھر کیوں بنوں فقیر کسی کی لکیر کا

کرتے تھے پیر بھائی بھی، قدسی بھی، احترام
نوشاہ گنج بخش کے اعلیٰ مشیر کا

marfat.com

دنیا و دیں کا رہبرِ کامل ملا مجھے
احساں یہ مجھ پہ خاص ہے ربِ قدیر کا

میں بے نیازِ گردشِ دوراں ہوں دوستو
ہاتھوں پہ میرے ہاتھ ہے اُس دستگیر کا

تو شہرہ کی زمیں سے ہی شاید گئی ہو خاک
بننے لگا تھا جب مرا پیکر خمیر کا

غیُور ہوں کہ گردِ رہِ گنج بخش ہوں
ممنون میں نہیں کسی شاہ و وزیر کا

سچیار کی دعا سے بہت کچھ ملا مجھے
سودا نہ کر سکا کوئی میرے ضمیر کا

جب ہے یقیں کہ آئے گی رحمت کی روشنی
پھر خوف کیا ہے قبر میں منکر نکیر کا

غیروں کے در پہ جاؤں گوارا نہیں مجھے
میں منسلک ہوں سلسلۂ مستیز کا

پڑتی رہے نگاہِ عنایت کبھی کبھی
سرکار کچھ خیال رہے راہ گیر کا

بیٹھا ہوا ہے آپ کے قدموں کی دھول میں
دامن جھٹک نہ جائے غریب حقیر کا

آیا ہے دل کو تھام کے سچیار کے حضور
کشکول بھر ہی جائے گا نصرتؔ فقیر کا

علامہ نصرت نوشاہی

۱۸- جنوری ۲۰۱۱ء

marfat.com

پیش گفتار

پنجاب میں جن سلاسل تصوف نے مخلوق خدا کی رہنمائی اور اُسے جہالت و گمراہی سے نکال کر دین و تصوف کے روشن کدہ کی طرف لانے کے لیے صبح و شام اپنی خدمات پیش کیں اور اس بے لوث خدمت کے عوض اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے توسل سے انہیں مخلوق کے درمیان عقیدت و احترام کی معراج عطا فرمائی ان میں سلسلہ نوشاہیہ کے بزرگان کے نام تاریخ تصوف کا روشن باب ہیں۔ بانی سلسلہ نوشاہیہ امام العارفین حضرت حاجی محمد المعروف بہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۱۴-۱۱۰۳ھ) کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ یہ حقیقت متشرقین نے بھی تسلیم کی ہے کہ آپ کی مساعی جمیلہ سے دو لاکھ ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں جنم لینے والی بدعات اور لادینی نظریات نے شاہ جہاں کے عہد تک عوام کو بُری طرح متاثر کر کے رکھ دیا تھا۔ آپ نے عہدِ شاہ جہان میں دین کی اصل روح کو قائم رکھنے کے لئے نہ صرف تبلیغ و اشاعت دین کا بیڑا اُٹھایا بلکہ اس نیک مقصد کے لئے اپنے خلفاء کی ایک کثیر تعداد کو تربیت دے کر مختلف علاقوں میں بھیجا جس کے نتیجے میں لادینی نظریات کے بادل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہٹ گئے اور رُشد و ہدایت کے آفتاب کی کرنیں آج تک قلوب و اذہان کو منور کر رہی ہیں۔ آپ کے ان عظیم خلفاء میں سے تین اہم شخصیات نے پنجاب کے مرکزی علاقے میں وہ دور رس نتائج مرتب کیے جن کے اثرات

marfat.com

نہ صرف یہ کہ آج تک قائم ہیں بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ان قدسی نفوس ہستیوں میں ایک نام حضرت پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ شریف، دوسرا نام حضرت پاک رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھڑی شریف (حافظ آباد) کا ہے اور تیسرا نام حضرت سید صالح محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ چک سادہ شریف (گجرات) میں ہے۔ یہ نوشاہی درویش جہاں بھی جاتے مخلوق خدا کے دلوں کی کیفیت بدل دیتے۔ جہاں ضرورت محسوس کرتے اپنی نظر التفات سے حال کی کیفیتیں عطا کر دیتے۔ نظر و مستی کے اس سلسلہ کو آگے بڑھانے والے اولیاء کے سرخیل حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے دامنِ محبت سے وابستہ درویش سچیاری کہلاتے ہیں۔ جن کی پہچان دو حوالوں سے خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے ایک یہ کہ شریعت و طریقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ شروع ہی سے اہلِ علم حضرات کی کثیر تعداد اس سے وابستہ چلی آ رہی ہے۔ شعراء، ادباء، علما و مشائخ کے علاوہ وزراء و امرا بھی اس چشمۂ فیض سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ غنیمت کنجاہی، محمد ماہ صداقت کنجاہی، اشرف منچری، فقیر غلام محی الدین نوشہ ثانی، پیر کمال لاہوری، مولوی احمد یار مرالوی، سلطان نواب علی صاحب نوشہروی، مولوی محمد اعظم میرو والی، سید علیم اللہ شاہ ہمدانی قصوری جبکہ موجودہ عہد میں صاحبزادہ نصرت نوشاہی اور صاحبزادہ پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد جیسے نامور محقق و اہل قلم کے علاوہ بے شمار صاحبان علم و فضل اس سلسلے کے گل و گلزار ہیں۔ جو قلم و قرطاس کے ذریعے سلسلہ عالیہ کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و

marfat.com

واقعات کے ضمن میں ان مذکور اہل علم حضرات میں سے حضرت پیر سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب ''اذکار الابرار'' خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کتاب کے مصنف نہ صرف خود فکر و نظر کے مالک تھے بلکہ سلسلہ عالیہ کی خدمات کو متعارف کروانے میں ساری زندگی ہمہ تن مصروف رہے۔ ان کا انداز و اسلوب بہت دلکش اور مؤثر تھا۔ حالات و واقعات کی صحت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ''اذکار الابرار'' کو سلسلہ کے درویشوں کے علاوہ دیگر اہل محبت میں بھی خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ لیکن آج یہ عظیم تصنیف منظر عام پر نہیں ہے جبکہ ایسی کتب کا موجود ہونا معاشرے کے لئے بے حد سودمند ہوتا ہے۔ اس سے لوگوں کے اخلاق و کردار اور راست فکری کو تقویت ملتی ہے مگر اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کی جا سکتی کہ موجودہ عہد میں انسانی زندگی مشین کے ساتھ مشین بنی جا رہی ہے۔ مشینی رویے نے احساس و مروت کو کچل کر رکھ دیا ہے جس کا نتیجہ معاشرے میں بے حسی، نفرت تعصب، خودغرضی اور لوٹ گھسوٹ کی شکل میں نظر آتا ہے۔ آج کا انسان ان منفی اقدار کو فروغ دینے میں اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ اگر وہ چاہے بھی تو واپسی کا راستہ دشوار دکھائی دیتا ہے مگر ناممکن نہیں۔ وقت کا پہیہ کچھ اس قدر تیز رفتاری سے گھوم رہا ہے کہ انسان خود چکرانے لگا ہے۔ اب اس کے پاس اتنا وقت ہی کہاں ہے کہ وہ وعظ و نصیحت اور اخلاق و مروت کا احساس پیدا کرنے والی ضخیم تحریریں پڑھ سکے۔ چنانچہ اس مجبوری نے اختصار نویسی یا تلخیص نگاری کے لئے میدان بنا دیا ہے۔ اب چونکہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اس لیے یہ بھی غنیمت ہے کہ اچھی اچھی کتب

marfat.com

کے خلاصہ جات ہی انسان کے مطالعہ میں رہ سکیں جن سے اس کے اخلاق و کردار کی تعمیر ہوتی رہے۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر زیر نظر کتاب ''اذکار الابرار'' کی تلخیص پر مبنی صورت میں ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے۔

کتاب کی ترتیب میں جہاں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ کوئی اہم واقعہ نظر سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ اہم تاریخوں اور واقعات کی صحت پر بھرپور توجہ دی جائے۔ نیز غیر اہم واقعات کو خواہ مخواہ جگہ نہ دی جائے وہاں اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ کتاب کے واقعات کا نفس مضمون متاثر نہ ہو۔ پڑھنے والا ایک تسلسل سے پڑھتا جائے اور کہیں بھی تشنگی کا احساس نہ ہونے پائے۔ بزرگانِ دین کے حالات و آثار پر مبنی کتب تحریر کرنا قدرے اس لیے مشکل ہوتا ہے کہ تصنیف کرنے والے کو اپنی عقیدت کے ساتھ ساتھ قارئین کی عقیدت اور ذوق کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا اہتمام رکھا گیا ہے کہ کسی جگہ بھی عقیدت و احترام میں کمی نہ آئے۔

مشائخ وصوفیاء کے تذکروں میں بے شمار کرامات کا ذکر ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس پر اعتراض وارد کرتے ہیں کہ ان واقعات کا ذکر سوائے کتاب کو طول دینے کے اور کوئی فائدہ نہیں۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔ کرامت تو ہوتی ہی وہ چیز ہے جو عام آدمی سے نہ تو سرزد ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ میں آسانی کے ساتھ آسکتی ہے جبکہ کرامت میں ظاہر ہونے والے واقعات محیر العقول ہونے کے باوجود ممکنات کی حد سے باہر نہیں ہوتے۔ ایسے ہی واقعات کا جب انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں ظہور ہوتا ہے تو

marfat.com

وہ معجزات کہلاتے ہیں اور قرآن معجزات کی صداقت کی علی الاعلان گواہی دیتا ہے۔ ولایت میں بھی نبوت ہی کا فیضان جلوہ گر ہوتا ہے اس لیے کرامات بھی یقینی ہوتی ہیں۔ اس کتاب میں بھی کئی ایسی یقینی کرامات کا اندراج ہے جو عقیدت وارادت میں پختگی کا سبب بنے ہیں اور بنتے رہیں گے۔

تاریخی اعتبار سے اس کتاب کی اپنی ایک حیثیت ہے کہ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سچیاریہ کے مشائخ خصوصاً سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد کا مختصر مگر معلومات اخذ تذکرہ موجود ہے۔

حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ کے وجود مسعود کا تین بار ظہور اور لاکھوں افراد کا زیارت کرنا خود ایک بہت بڑی کرامت ہے جس کے چشم دید گواہ ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ اولیاء اللہ کے ہاتھوں رونما ہونے والے ایسے واقعات عقیدے کی درستگی اور صراط مستقیم کی تلاش میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ قارئین کے لئے یقیناً خیر وبرکت کا سبب رہے گا۔

اپنی طرف سے پوری کوشش کی گئی ہے کہ بات عام فہم زبان اور سادہ انداز میں کی جائے تاکہ ہر خاص و عام اس سے اپنے اپنے ذوق کے مطابق استفادہ کر سکے۔ اللہ کرے ہماری یہ کوشش حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے درویشوں کو پسند آجائے اور اگر ایسا ہو جائے تو یہ کسی بڑی سعادت سے کم نہ ہوگا۔

خیر اندیش

سید وقار علی حیدر ہمدانی

قادری نوشاہی سچیاری

marfat.com

تقریظ

اثرِ خامہ: علامہ میاں نور محمد نصرت نوشاہی
(ایم اے، ایم او ایل (گولڈ میڈلسٹ)
آستانہ عالیہ حضرت شاہ محمد مراد نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ
شرقپور شریف

برصغیر کی تاریخ تصوف میں نوشاہی سلسلۂ فقر کو یہ شرف اور امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس سے وابستہ بہت سے عالی قدر مشائخ، مشاہیر علماء اور اہل دانش نے توفیق ایزدی سے ہر دور میں اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ وہ فکری، علمی وادبی اور تحقیقی وتخلیقی جوہر دکھائے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی اور دینی وتبلیغی سطح پر ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں جن پر آج کی علمی دنیا بھی رشک کرتی نظر آتی ہیں اور یہ سلسلۂ دعوت وارشاد مختلف صورتوں میں برابر جاری ہے۔

ان میں وہ عہد آفریں شخصیات بھی شامل ہیں، جنہوں نے اپنے مشائخ کی روحانی درس گاہوں سے تربیت حاصل کی اور اپنے پیشواؤں کے احکام نافذ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اپنے اپنے گھروں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنے دیس چھوڑ دیئے، جائیدادوں اور خاندان والوں سے رُخ موڑ لئے اور دین حق کی سربلندی کے لئے ہجرت کی اور ''ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست'' کے مصداق مختلف مقامات پر ہمیشہ ہمیشہ کے

marfat.com

لئے سکونت اختیار کر لی۔

ان فیض رساں ہستیوں کے فکری اور قلمی یادگاروں کے تحائف کتابوں کی صورت میں ملتے ہیں۔ ان میں سے کچھ طبع ہو چکے ہیں اور کچھ سامنے آ رہے ہیں۔

''اذکار الابرار'' کے نام سے یہ کتاب جو اس وقت قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے، سب سے پہلے خانقاہِ سچیاریہ کے عظیم القدر سجادہ نشین حضرت سلطان پیر نواب علی قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کی، جس پر (گلزار نوشاہی کے مصنف) ابوالکلام مولانا محمد حیات نوشاہی شرقپوری نے نظر ثانی کی اور اس کے مسودے کو ترتیب دیا۔

حال ہی میں حضرت صاحبزادہ غلام ربانی چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کی رسم چہلم کے موقع پر تعزیتی پیغامات پر مشتمل ''تذکار'' کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ یہ ضرورت بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ حضرت پیر محمد سچیار کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات ''اذکار الابرار'' بھی افادۂ عوام کے لئے جدید اسلوب و تدوین کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کی خاطر آستانہ عالیہ نوشاہیہ پٹی کے نہایت محترم سجادہ نشین روش طبع فقیر نوشاہیہ کے فروغ کے لئے ہمیشہ سرگرمِ عمل رہنے والے بزرگ جناب سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی سچیاری میدان عمل میں اُترے اور ''اذکار الابرار'' کی تدوینِ نو کی اور حضرت پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد صدر شعبۂ پنجابی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی

marfat.com

اور سجادہ نشین حضرت سائیں محمد شریف نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ گئو شالہ، لاہور نے اس معاملے میں اُن کی خصوصی معاونت فرمائی۔ جس کے نتیجے میں یہ اہم تذکرہ تیسری بار نئی آب و تاب کے ساتھ ''خلاصۃ الابرار'' کے نام سے سامنے آ گیا ہے۔

اس کاوش کے لئے میں جناب محترم ہمدانی صاحب اور جناب ڈاکٹر زاہد صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہ سچیاریہ کے موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ سلطان فخر ربانی مدظلہٗ اور ان کے بھائی صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی مدظلہٗ کا بھی سپاس گزار ہوں کہ ان دونوں حضرات کی سرپرستی میں یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

رب العالمین جل جلالہٗ اس تذکرہ کے پڑھنے والوں اور پیش کرنے والوں کو دین و دنیا کی برکتوں اور سعادتوں سے بہرور فرمائے۔

ع ایں دُعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

خاکپائے علماء وفقراء

میاں نور محمد نصرت نوشاہی

نوشاہی منزل شرقپور شریف

۱۰ جنوری ۲۰۱۰ء

marfat.com

سراج الواصلین شمس المقربین برہان الاصفیاء امام الصادقین سلطان الکاملین حضرت سلطان پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی پیر محمد۔ خطاب سچیار۔ لقب کمبل پوش تھا۔ قوم گگھڑ سے تھے۔ سلسلہ نسب آپ کا کیانی سلاطین سے ملتا ہے جو ملکِ ایران پر حکمران گزرے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ملک وارث خاں تھا۔

ولادت و مرتبت:

آپ کا وطن موضع نڑالی تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی علاقہ پوٹھوہار تھا۔ آباؤ اجداد سے صاحب دولت و ثروت ہوتے چلے آئے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار ملک وارث خاں صاحب رئیسِ خاندان تھے۔ گردونواح کا علاقہ بھی ان کے زیرِ اثر تھا۔

آپ کی ولادت باسعادت کا شرف اسی موضع کو حاصل ہوا۔ گیارہویں صدی ہجری کے آغاز میں آپ پیدا ہوئے۔ ابھی خُردسال ہی

marfat.com

تھے کہ والد ماجد نے ایک قومی جنگ میں شہادت پائی اور آپ یتیم رہ گئے۔ والدہ ماجدہ صاحبہ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ بچپن سے ہی آثار رشد و ہدایت آپ کی پیشانی سے درخشاں تھے۔

بالائے سرش زہوش مندی   میتافت ستارۂ بلندی

سنِ تمیز کو پہنچتے ہی جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو آپ نے وطن کو خیر باد کہہ کر سفر میں قدم رکھا۔

سفر گزیدہ تریں نعمتے ست در عالم
زبہر ذوق خدا بینی و خدادانی

راستے کی صعوبتیں جھیلتے ہوئے وزیر آباد پہنچے۔ چند دن وہاں قیام فرمایا طبیعت نے قرار نہ پکڑا تو وہاں سے اُٹھ کر کالیکے میں جاگزین ہوئے جو کنارۂ چناب پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ادھر والدہ صاحبہ آپ کے فراق میں مضطر و بیقرار ہوئیں اور تاب مفارقت نہ لا کر تلاش میں قدم اٹھایا اور جستجو کرتی ہوئی آپ کے پاس پہنچیں اور گھر لے جانے کے واسطے کہا۔ آپ نے فرمایا:

دست از طلب ندارم تا کامِ من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

آخر مائی صاحبہ نے وہیں اقامت فرمائی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد راہ نوردِ عالمِ بقا ہو کر کالیکے میں مدفون ہوئیں۔

marfat.com

جستجوئے شیخ کامل:

آپ کو معلوم ہو چکا تھا کہ مطلوب حقیقی سوائے وسیلہ شیخِ کامل کے مل نہیں سکتا۔ اس لئے خیال ہوا کہ کسی ایسے بزرگ کو ملیں جو اقوال و افعال میں سنت کا پیرو اور اعمال و احوال میں طریقہ محمدیہ کا متبع ہو جس کا ظاہر و باطن انوار مصطفوی سے منور ہو اور جس کی ایک ہی نگاہ طالب مولیٰ بنا دیوے۔ آپ جستجو کرتے ہوئے موضع چک منجو میں حضرت شاہ بھولا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے جو کہ باکمال صاحبِ باطن بزرگ تھے اور بیعت ہونے کی التماس کی۔ انہوں نے آپ کے اشتیاقِ قلبی اور استعداد بلند کو دیکھ کر فرمایا کہ اے عزیز آپ جیسے بلند ہمت طالب کے لئے کوئی عالی بارگاہ چاہیے جس سے آپ متمسک ہوں۔ اگر گوہر مقصود پانے کا ارادہ ہے تو امام اہل توحید، سائر میدانِ تجرید، سلطان العارفین، واقف رموز علم الیقین، حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ کی جناب فیض انتساب میں جاؤ جو کہ برلب دریائے چناب موضع رنمل شریف میں فیض کا دروازہ خاص و عام کے لئے کھولے بیٹھے ہیں۔

واقعہ بیعت:

آپ کو حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سنتے ہی ایک خاص روحانی لذت محسوس ہوئی اور کمال شوق سے رنمل شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں دو خوبصورت جوان آپ کو ملے اور پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا رہا

marfat.com

ہوں۔ انہوں نے کہا جلدی جاؤ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا دربار عشق سے لبالب ہے۔

پراز عشق دربار نوشاہ ہست
کہ صباغ منِ صبغۃ اللہ ہست

یہ بشارت سُن کر آپ کی ہمت اور بھی بڑھی جب ذرا آگے بڑھے تو ایک اور آدمی گھاس کھودتا ہوا ملا۔ پوچھنے لگا صاحب! کہاں جانے کا ارادہ ہے آپ نے فرمایا حضرت نوشہ گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جارہا ہوں۔ اس نے کہا واہ صاحب یہ کیا کہا؟ وہ تو جادوگر ہے اور مخلوقِ خدا کو گمراہ کر رہا ہے تم اس کے پاس نہ جاؤ۔ آپ یہ کلام سُن کر کچھ پریشان خاطر ہوئے اور بحالت تذبذب واپس قدم اٹھایا آگے وہی دونوجوان کھڑے تھے واپسی کا سبب پوچھا۔ آپ نے ماجرا بیان کیا تو وہ کہنے لگے میاں صاحب! وہ تو شیطان تھا۔ آپ کو راہِ راست سے باز رکھنا چاہتا تھا۔ ہم فرشتہ رحمت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو صرف آپ کی رہنمائی کے لئے بھیجا ہے آپ ضرور جائیں اور درگاہِ نوشاہیہ سے ساغرعرفان الٰہی نوش فرمائیں۔

چنانچہ آپ جمعیت خاطر کے ساتھ رنمل شریف پہنچے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ اور دوسرے احباب شاہ صدرالدین وغیرہ باہر بیٹھے تھے۔ آپ ان کے ذریعہ اندر سے اجازت لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوئے اور تین دام بطور نذرانہ پیش کئے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دام لے کر اپنے صاحبزادہ حافظ محمد برخوردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت کیا اور دوسرا دام

marfat.com

اپنے صاحبزادہ محمد ہاشم دریا دل رحمۃ اللہ علیہ کو دیا اور تیسرا دام آپ کو واپس کر دیا اور زبان مبارک سے فرمایا میاں پیر محمد مدت سے ہمیں تمہارا انتظار تھا۔ الحمدللہ کہ آج تم آ گئے۔ پھر پوچھا کہ تمہارا وطن کہاں ہے؟ آپ نے عرض کیا یا قبلہ میرا گاؤں نڑالی ہے۔ آنحضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مینہ نڑالی پر برسا؟ آپ نے عرض کیا بیشک برسا۔ تین بار یہ الفاظ آنحضرت نوشہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے اور آپ نے جواب میں جی ہاں کہا۔ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش ہوئے۔ اور آپ کو اپنی بیعت سے مشرف فرمایا اور ایک ہی نگاہِ شفقت سے مقاماتِ علیا پر فائز کر دیا اور عرفانِ الٰہی کے دروازے آپ کے لئے کھول دیئے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

شجرۂ طریقت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ طریقت قادریہ نوشاہیہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ☆ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام ☆ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت ابوالحسن ہنکاروی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت

marfat.com

سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ ☆ سید احمد ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید میر میراں رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت پیر سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید محمد غوث اُچ شریف رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید مبارک حقانی اُچ شریف رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سید معروف رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت سخی سلیمان نوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ☆ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ۔

خلافت واجازت:

جس وقت آپ نظر رحمت حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے فائز المرام ہوئے۔ بعد ازاں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور اجازت مرحمت فرمائی کہ لوگوں کو ہدایت کرو اور عمر عزیز کو تبلیغ اسلام میں صرف کرو۔

تقرر نوشہرہ:

خلافت واجازت دینے کے بعد حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرمایا کہ تم موضع نوشہرہ مغلاں کو اپنی جائے سکونت بناؤ۔ وہیں رہ کر یادِ الٰہی اور تبلیغ اسلام کرو۔ آپ حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے نوشہرہ میں جو گجرات سے دس کوس بطرف مشرق دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر واقعہ تھا تشریف لائے۔ وہاں اس وقت ایک بزرگ حضرت ماخن شاہ رحمۃ اللہ علیہ نام رہتے تھے۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں

marfat.com

نے ازراہِ کشف معلوم کر کے فرمایا کہ پیش ازیں میں اس علاقہ کی خدمت کے لئے مامور تھا۔ اب یہ ولایت تمہارے سپرد ہو چکی ہے۔ میرے بعد سلسلہ ہدایت کو قائم رکھنا۔ چنانچہ چند عرصے کے بعد وہ بزرگ انتقال فرما گئے۔ اور اس علاقہ کی حکومت باطنی آپ کے قبضہ میں آ گئی۔

ظہور ولایت:

آپ اکثر دریائے چناب کے کنارہ پر رہ کر یادِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک دن ایک بھٹیارن نے عرض کی کہ یا قبلہ آپ سارا دن دھوپ میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر حکم ہو تو کوئی جھونپڑی بنا دی جائے۔ اس مائی کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کڈھنی ہے بھٹی یا تنور میں اس سے لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں آپ نے فرمایا یہی مجھے دے دے۔ چنانچہ آپ نے وہ لکڑی لے کر زمین میں گاڑ دی وہ سرس کے درخت کی تھی۔ بحکم الٰہی اسی وقت سرسبز ہو گئی اور آپ پر سایہ کر دیا۔ وہ درخت سرس (شرینہ) زمانہ دراز تک رہا۔ حق تعالیٰ نے اس میں یہ تاثیر رکھ دی تھی کہ بخار، اٹھرا، ڈبہ وغیرہ امراض اطفال کے لئے لوگ اس کے پتے لے جاتے۔ اور شفا ہو جاتی تھی۔ وہ درخت ۱۸۹۱ء میں دریائے چناب کی طغیانی میں دریابُرد ہو گیا۔

ظہور کرامت:

نوشہرہ کے ایک رئیس کی بیوی کے پیٹ میں مردہ بچہ کرنگ (یعنی سوکھا ہوا) تھا۔ وہ روزانہ حضرت پیر ماخن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پانی دم کرا

marfat.com

کے پیا کرتی تھی اس سے اس کو قدرے آرام رہتا تھا۔ ایک دن وہ ان کے مکان پر آئی تو پیر صاحب موجود نہیں تھے۔ چونکہ حضور پُر نور بھی گاہے گاہے اوائل میں بغرض استفادہ پیر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے۔ اتفاقیہ آپ اس دن وہاں ڈیرہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس عورت نے بکمال عقیدت عرض کیا کہ آج آپ ہی پانی دم کر دیں۔ آپ نے پانی دم کر کے سائلہ کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نفس مسیحائی کی برکت سے اس جنین کو زندہ کر دیا اور اس کی سب تکلیف رفع ہو گئی۔ وقت معینہ پر وہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس کا نام غلام حسین رکھا گیا جو بڑا ہونے پر آپ کے راسخ الاعتقاد خدّام سے ہوا۔ آپ نے تبلیغِ اسلام کے لیے اس کو چھاپہ ضلع امرت سر میں بھیج دیا۔ آج بھی اس کا مزار وہاں مرجع خلائق ہے۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا اولاد، مریدین اور حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دعا و بشارت:

آپ ایک دن سیر کرتے ہوئے جنگل میں تشریف لے گئے وہاں ایک کنویں پر دیکھا کہ زمیندار ایک اجنبی لڑکے کو مار رہا ہے آپ نے مارنے کا سبب پوچھا تو زمیندار نے کہا کہ اس نے میرے کھیت سے گاجریں چُرا کر کھائی ہیں۔ آپ نے اس لڑکے کو چھڑا لیا اور شفقت سے پوچھا کہ تمہارا وطن کہاں ہے لڑکے نے رو کر بتایا کہ میرا وطن بھلوال شریف ہے اور حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہوں۔ آپ نے جب اپنے دادا پیر کا نام سنا تو ان کے قدموں پر گرے اور اپنے ہمراہ گھر میں لے جا

marfat.com

کر کھانا کھلایا۔ اور نہلا کر نئے کپڑے اُس کو پہنائے اور دو تین دن کے بعد اُن کو ہمراہ لے کر درگاہ عالیہ رنمل شریف میں حضرت شہباز اوج عرفان نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور تمام کیفیت واقعہ بیان کر کے عرض کی کہ یا قبلہ ہمارے دادا پیر حضرت سخی بادشاہ قدس سرہ العزیز کی اولاد کا افلاس سے یہ حال ہے تو میری اولاد کا کیا حال ہو گا۔ مجھے اس بات کا سخت فکر ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں پیر محمد تم اولاد کا کوئی فکر نہ کرو جو تمہاری اولاد ہے وہ ہماری اولاد ہے اور جو تمہارے مرید ہیں وہ ہمارے مرید ہیں کبھی تنگدستی کا منہ نہ دیکھیں گے اور روٹی کے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔

نہ بنیند رنج و تعصب در جہاں
بدنیا نبا شند محتاج ناں

تجارت اسپاں:

آپ ایک دفعہ اپنے پیر روشن ضمیر حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک شخص نے یک سالہ بچھیرا آنحضرت قدس سرہ کی نذر کیا۔ آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عطا کر دیا۔ آپ نے عرض کی یا حضرت اپنے فرزندوں کو دیویں۔ آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنی رضامندی سے تجھے دیتا ہوں۔ پھر آپ نے عرض کی کہ یا قبلہ میں آپ کی محبت میں محو ہوں مجھے سواری کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم گھوڑوں کی سوداگری کرنا۔ خداوند کریم تجھ کو نفع

marfat.com

عظیم بخشے گا۔ چنانچہ آپ نے حسب الارشاد مرشد ارشد گھوڑوں کی تجارت شروع کر دی اور بڑے منافع حاصل کیے۔

مصارف منفعت:

آپ کو جو کچھ سوداگری سے نفع حاصل ہوتا اس کے تین حصہ فرماتے۔ ایک حصہ درگاہِ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں نذر کر دیتے اور ایک حصہ راہِ خدا میں محتاجوں اور فقیروں کو صرف فرماتے اور ایک حصہ اپنے اہل خانہ کو دیتے جس سے گھر کا خرچ چلتا۔

مدارج عشق حقیقی:

ایک بار حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پا پیادہ نوشہرہ میں آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ موسم برسات تھا۔ آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیچڑ کی تکلیف بہت ہوئی۔ بوقت رخصت آپ نے ایک گھوڑا نذر کیا اور آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سوار کر کے دریا کے پار تک وداع کرنے ساتھ گئے۔ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دریا عبور کر کے فرمایا میاں پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ تم نے ہم کو گھوڑا نذر کیا ہے۔ ہم نے تم کو راہ عشق کی تین سو ساٹھ کنجیاں بخشیں۔ تمہارے سلسلہ میں چودہ خاندانوں کی چاشنی ہوگی۔

مہربانی پیر روشن ضمیر:

امام الاصفیاء سلطان الاولیاء حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو سماع میں بہت رغبت تھی۔ مجلس سماع میں غیر آشنا کو اجازت نہ دیتے تاکہ

marfat.com

ارباب حال کی پریشانی کا باعث نہ ہو بحالت وجد جس کسی پر نگاہ ڈالتے اسے صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگ دیتے۔ صاحب تصرف تھے اور وجد پر تصرف کامل رکھتے تھے۔ جس پر توجہ فرماتے وجد میں آ جاتا۔ یہ سچ ہے کہ مریدانِ راسخ کے دل پیر کامل کے ہاتھ میں ایسے ہوتے ہیں جیسے پتلیوں کی تار پتلی والے کے ہاتھ میں وہ جس کو حرکت دیتا ہے پتلی حرکت کرنے لگ جاتی ہے۔

ایک دن حضرت نوشہ گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی خاص حالت میں تھے۔ آپ بھی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ ''تیرے یار سو میرے یار، تیرے یاراں دے یار سو میرے یار، اگے اونہاندے یار سو میرے یار''۔

یعنی جو تیرے مرید ہیں وہ میرے مرید ہیں۔ جو تیرے مریدوں کے مرید ہیں وہ میرے مرید ہیں جو ان کے مرید ہیں وہ میرے مرید ہیں۔

اور حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس مجلس میں میرے سلسلہ کے دو فقیر شامل ہوں گے وہ مجھے تیسرا حاضر سمجھیں۔ یہی حال اب تک ظاہر ہے کہ جس مجلس سماع میں آنحضرت نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو فقیر موجود ہوں اپنی توجہ سے صفائی قلب اور معرفتِ الٰہی سے سینے منور کر دیتے ہیں۔

marfat.com

اوصاف وخصوصیات

اسوۂ حسنہ کا اتباع:

آپ زندگی کی تمام ضروریات میں اسوۂ حسنہ نبوی ﷺ کا پورا پورا اتباع فرماتے تھے۔ ایک قدم بھی شریعت سے باہر نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ بحالت استغراق آپ کا زانو ننگا ہوگیا۔ افاقہ ہونے پر آپ نے یاروں کو سخت ملامت کی کہ تم نے میرا زانو کیوں نہ ڈھانپ دیا۔ اگر کوئی شخص غیر راسخ دیکھ پاتا تو ہمارے فعل کو دلیل بنا کر شریعت سے متزلزل ہو جاتا۔

اتباع واحترام شریعت:

آپ شریعت کا بہت احترام رکھتے۔ چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے الغرض ہر ایک ادا میں اتباع شرع شریف کی احتیاط رکھتے۔ لباس شرعی زیب تن ہوتا تھا۔ دستار، تہبند، پاجامہ چارتختہ، چادر ہفت پلہ، اکثر سفید لباس کو پسند فرماتے۔ سنت نبوی ﷺ کے موافق سیاہ کمبل کا استعمال کرتے سر کے بال کٹواتے۔ تسبیح نہ خود رکھتے نہ یاروں کو رکھنے دیتے۔ بھُورے (کمبل) کا ادب کرتے۔ کبھی اس پر نہ بیٹھتے۔ جو کمبل آپ کو قطب الاولیاء حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ سے تبرکاً عطا ہوا تھا۔ اس کے متعلق وصیت فرمائی کہ وفات کے بعد قبر میں میرے سرہانے رکھ دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

marfat.com

کمالِ قناعت:

باوجودیکہ آپ گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ لیکن بوجہ ایثار و سخاوت، آپ کے اہل خانہ کی یہ حالت تھی کہ کئی کئی روز تک فاقہ سے بسر ہوتی تھی۔ ایک دن اہلیہ محترمہ کی حالتِ زار دیکھ کر حقیقت دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ سات روز متواتر فاقہ سے گزر گئے ہیں۔ اس لئے اب جسم میں طاقت نہیں ہے۔ آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ چولھے پر دیگچہ چڑھاؤ۔ اسی وقت اتنی فتوح آنی شروع ہوئی کہ تمام یاروں و اہل خانہ نے سیر ہو کر کھایا اس کے بعد کبھی افلاس کا منہ نہ دیکھا۔

زہد و توکل:

ایک مرتبہ کوئی جوگی آپ کی مجلس میں آیا اور حضور کا فقر فاقہ دیکھ کر ایک ڈبیہ اکسیر کا حضور کے پیش کیا اور عرض کی کہ اگر ایک چاول بھر یہ دوائی تانبہ پر ڈالی جاوے تو وہ سونا بن جاوے گا۔ آپ نے فرمایا فلاں طاقچہ میں رکھ دو۔ اس نے طاقچہ میں رکھدی اور اجازت لے کر چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد آیا تو پہلے سے بھی زیادہ فقر فاقہ دیکھا عرض کی کہ یا قبلہ میں اکسیر کی ڈبیہ آپ کو دے گیا تھا۔ اگر آپ اس کا استعمال کرتے تو وہ کئی پشت تک آپ کے لئے کام آتی افسوس کہ آپ نے اس کی قدر نہ کی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو یاد نہیں طاقچہ میں دیکھو۔ جب اس نے دیکھا تو بجنسہ وہیں پڑی تھی۔ آپ اس وقت قضائے حاجت کے لئے اُٹھے اور عمداً اپنا رومال وہاں چھوڑ آئے۔ آ کر اس جوگی کو فرمایا کہ ہمارا رومال بیت الخلا میں رہ گیا ہے جا کر

marfat.com

لے آؤ۔ جب جوگی وہاں گیا تو دیکھا کہ وہاں کی زمین بھی سونا بنی ہوئی ہے۔ دیکھ کر متعجب ہوا۔ آتے ہی آپ کے قدموں میں گر پڑا اور عرض کیا کہ مجھے بھی ایسا ہی کیمیا سکھلاؤ۔ آپ نے اس پر نگاہ ڈالی تو کامل وقت کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر طاقت دی ہے کہ اگر چاہیں تو درو دیوار کو سونا بنا ڈالیں مگر پھر فقر کی چاشنی نہیں رہتی۔

کمال اتقا:

آپ کے ایک مرید نے آپ کے ہاں ایک دن نذرانہ لا کر رکھا۔ آپ نے کشف سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ یہ رقم چوری سے ہوگی اس نے کہا کہ یا حضرت یہ رقم حاکم شہر نے مجھے بطور ہدیہ دی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حکام وفوجداروں کے پاس بھی ظلم کا پیسہ ہوتا ہے اس لئے وہ رقم آپ نے واپس کر دی پھر اس شخص نے ایک تیتر پیش کیا کہ میں یہ شکار کر کے لایا ہوں آپ نے وہ جانور قبول کر لیا اور فرمایا کہ گوشت مجھے مرغوب ہے۔

تحمل:

ایک روز آپ میاں کالا خادم کو ساتھ لے کر سیر کرتے ہوئے دریائے چناب سے پار تشریف لے گئے۔ راستہ میں بارش شروع ہوگئی۔ وہاں فقیروں کا ایک تکیہ تھا۔ آپ اس میں داخل ہو گئے وہاں کے ملنگ سیاہ باطن آپ کو سختی سے پیش آئے اور کہا کہ ہمارے مکان سے نکل جاؤ کسی مسجد میں جا کر گزارہ کرو۔ آپ نے ان کی سخت کلامی پر بہت تحمل فرمایا اور خادم کو کہا کہ میاں کالا ہم اندھوں میں آ پھنسے ہیں۔

marfat.com

ترک نفسانیت و سادگی:

ایک دن آپ پھاوڑے سے اپنے گھوڑوں کی لید ہٹا رہے تھے کہ ایک شخص اجنبی آیا اور آپ سے پوچھا کہ حضرت سچیار صاحب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کو کیا پوچھتے ہو؟ وہ تو لوگوں کے خلاف کام کرتا ہے اور کئی کلمات بھی اپنے متعلق سخت کہے چونکہ وہ شخص ناواقف تھا کہنے لگا کہ بوڑھے! اگر تیرے ضعف کا خیال نہ ہوتا تو میں تجھ کو اس گستاخی کی سزا دیتا جو تو نے میرے مطلوب کے حق میں کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے مطلوب کے کاندھوں پر سیاہ کمبل ہے اور اس کے ہاتھ میں پھاوڑا ہے جس سے گھوڑوں کی لید ہٹا رہا ہے۔ وہ شخص سنتے ہی قدموں میں گرا اور اپنے خیالات فاسدہ پر معافی مانگی۔

تکلف سے نفرت:

ایک دفعہ کوئی شخص ایک جوڑہ پاپوش مطلاً سرخ اور نفیس چمڑے کا آپ کے واسطے لایا مگر بوجہ مرعوب ہونے کے پیش کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ آخر **لکھمیر** قلندر لاہوری کی وساطت سے خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس کو منظور تو فرما لیا لیکن آئندہ کے لئے تاکیداً منع فرمایا کہ کوئی شخص ہمارے لئے ایسا تکلف نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی کی سفارش کرے۔

عفو:

ایک مرتبہ مکان کی چھت پر سماع ہو رہا تھا اکثر درویشوں کو وجد ہوا

marfat.com

کئی ان میں سے بحالت تواجد مکان سے نیچے گر گئے۔ وہاں کے زمینداروں نے جو منکر صوفیہ تھے درویشوں کو لاٹھیوں سے پیٹا۔ جب دیر کے بعد سب کو افاقہ ہوا تو کسی کو چوٹ یا تکلیف کا کوئی نشان نہ تھا۔ زمینداروں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے آپ نے کمال مہربانی سے ان کو معاف کیا اور ساتھ ہی دعا دی کہ آئندہ کے لئے خدا تعالیٰ تمہیں ناواجب حرکت سے بچائے۔

حضور شیخ میں تقرب:

آپ فرمایا کرتے کہ میرے پیر روشن ضمیر عمدۃ العرفا حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت دربار حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم و حضوری ہیں۔ باطنی فیض درگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پر وارد ہوتا ہے اور آپ تمام اولیاء عہد اکابر کو برابر تقسیم کرتے ہیں اور مجھ کو اکابر کی طرح سب سے پہلے حصہ عنایت فرماتے ہیں اس کے بعد دوسروں کو عطا فرماتے ہیں۔

علمائے کرام کی تکریم اور ان پر روحانیت کا اثر:

آپ ہر سال تیسری ربیع الاول کو نوشہرہ شریف میں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شریف کیا کرتے تھے اور چھبویں ربیع الاول کو حضرت میر شاہ صاحب کے پاس لکھنوال میں رہتے اور ساتویں ربیع الاول کو شیخ پور میں میاں میہوں صاحب کے پاس آتے۔ ایک مرتبہ عرس شریف کے بعد حسب معمول لکھنوال سے چل کر شیخ پور آرہے تھے۔ قوال غزلیں و کافیاں پڑھتے جاتے تھے اور درویش لوگ هُوْ حَقْ کے نعرے لگاتے جاتے تھے۔ راستہ میں

marfat.com

مدرسہ آ گیا۔ جہاں طالبعلم قرآن و حدیث پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا مدرسہ ادب کی جگہ ہے یہاں سے خاموش ہو کر گزرو۔ چنانچہ سب قوال اور مرید چُپ ہو گئے۔ جب مدرسہ کے پاس آئے تو تمام طلبہ لاٹھیاں لے کر فقیروں کو مارنے آئے اور سب کو سخت سست کہا۔ آپ نے بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور فرمایا ہمارا تو یہی کام ہے۔ اہل مدرسہ کہنے لگے کہ آپ تو بڑے نیک خو ہیں۔ ایسی گمراہ قوم کے ساتھ کیوں پھرتے ہیں آپ نے فرمایا میں بھی انہیں خاکساروں میں سے ہوں اور ہم عاشقانِ محمد ﷺ ہیں۔ آپ کے اس کلام نے ان پر ایسا اثر کیا کہ سب رونے لگے آپ نے فرمایا اے قرآن پڑھنے والو ہم حیران ہیں کہ تم الفاظِ قرآن تو پڑھتے ہو لیکن حقیقت معانی سے واقف نہیں ہو۔ ذکر ہُو نے تمہارے دل میں جگہ نہیں پکڑی۔ بعد ازاں سب اہل مدرسہ شیخ پور تک ساتھ آئے اور قوالی بھی سنتے رہے۔ واپسی کے وقت بھی جب آپ مدرسہ سے گزرے تو قوالوں کو فرمایا خدا کی حمد و ثنا شروع کرو۔ وہ گانے لگے سب یاروں کو وجد ہوا طلبہ بھی بے جان ہو کر کھڑے رہے کسی کو چون و چرا کی طاقت نہ ہوئی۔ تمام عشق الٰہی میں محو ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ہم فقیر لوگ تو علماء پر جان تک قربان کر دیتے ہیں مگر حیرت ہے کہ یہ لوگ ذکر ہُو سے واقف نہیں ہیں۔

آزاد مشرب ہونا:

آپ کا ایک ہندو عقیدت مند انوپ رائے نام تھا۔ جو نہایت منظورِ نظر تھا۔ اس کے باپ نے عرض کی کہ اس کو بیشک اپنی خدمت میں رکھیں۔

marfat.com

لیکن ہندو دھرم سے خارج نہ کریں۔ آپ نے فرمایا تم بے فکر رہو۔ اہل فقر تنگ نظر نہیں ہوتے۔

اولاد کے حقوق:

ایک دن آپ گوشہ میں بیٹھے تھے۔ حضرت شہمیر قلندر سے مشورہ کیا کہ جو کچھ میرے پاس مال و متاع ہے اس کے تین حصے کرنے چاہتا ہوں، تم بتاؤ کیا صلاح ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا قبلہ آپ بادشاہ ہیں میں غلام ہوں۔ جو کچھ آپ کی مرضی ہو اس میں کچھ عذر نہیں اور میرا خیال تو آپ پر روشن ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا قلندر میں تیرے ارادہ سے مطلع ہو گیا ہوں۔ تیری مرضی کے مطابق میں ہر ایک چیز کو اپنے فرزند ارجمند سلطان عبدالجلیل کے سپرد کرتا ہوں۔

مناقب و کرامات:

آپ کے وجود شریف سے اکثر خوارق و کرامات ظاہر ہوتے تھے۔ اگرچہ یہاں سب کا شمار ممکن نہیں ہے۔ تاہم چند کرامات کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

طعام میں برکت:

ایک دن اپنے باغیچہ میں تشریف فرما تھے کہ قصور کا ایک پٹھان سات سو ہمراہیوں سمیت آپ کی زیارت کے لئے آیا اور نذرانہ پیش کیا۔ اسی وقت ایک عورت پانچ روٹیاں اور چھاچھ کا مٹکا حضور کی خدمت میں ہدیہ

marfat.com

لائی۔ آپ نے حافظ قائم الدین برقنداز رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ ان تمام لوگوں کو جوڑا روٹیاں اور ایک پیالہ چھاچھ فی کس دیتے جاؤ۔ چنانچہ حافظ صاحب نے حسب ارشاد بھنڈارہ تقسیم کرنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس قدر برکت ڈالی کہ سات سو آدمی جو وہاں موجود تھے۔ سب کو بھنڈارہ پورا آ گیا اور تین آدمیوں کے لئے کھانا بچ رہا۔ آپ نے فرمایا حافظ صاحب دو روٹیاں تمہاری اور دو ہماری ہیں۔ تیسرا آدمی کون ہے جس کی روٹی بچ رہی، تلاش کرو۔ چنانچہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ دریا کے کنارہ پر ایک بلوچ اپاہج پڑا ہے۔ وہ روٹیاں اس کو پہنچائی گئیں اور پٹھان مذکور کو رخصت کیا۔

بارانِ رحمت کا نزول:

ایک بار آپ نے سات سو درویشوں کو ہمراہ لے کر درگاہِ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا ارادہ کیا۔ چونکہ آپ سو سال سے زیادہ عمر کے تھے اور ضعفِ پیری کے باعث چل نہیں سکتے تھے۔ اس لئے درویشوں نے آپ کو پالکی میں اُٹھا لیا اور روانہ ہوئے راستہ میں ایک زمیندار کا کھیت آیا۔ اس نے عرض کی کہ میری کھیتی سے خربوزے کھاؤ۔ آپ کے حکم سے درویش خربوزے لے آئے۔ آپ نے زمیندار کو دعائے برکت دی اور چل دیئے۔ دوپہر کا وقت تھا گرمی کی شدت تھی سب یاروں نے التجا کی تپش سے جلے جاتے ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی اسی وقت بادل نمودار ہوا اور سب کے سروں پر سایہ کر دیا اور تھوڑے تھوڑے قطرات بھی گرنے لگے۔ سب ڈیرہ آرام سے رنمل شریف پہنچا۔ روضۂ اطہر کے بائیں طرف پالکی

marfat.com

رکھ دی گئی۔ آپ نے مزار شریف کا طواف کیا، زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ دو رات رہ کر واپس چلے آئے۔

انبیاء اولیاء کے مزارات کا طواف صلحائے اُمت کا معمول رہا ہے۔ طواف کے لغوی معنی گرد چکر لگانے کے ہیں۔ مزارات کے طواف میں عبادت کی نیت نہیں ہوتی ۔ بلکہ صاحب مزار سے روحانی نسبت و قربت حاصل کرنے کے لیے یہ طواف کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف القبور کے طریقہ میں طواف کو جائز قرار دیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے انتباہ فی سلاسل اولیاء)۔

نابینا کا بینا ہو جانا:

ایک بار آپ زیارت درگاہِ اطہر حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے لئے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک ہندو اپنی لڑکی کو حضور کی بارگاہِ اقدس میں لایا اور عرض کی کہ یہ اندھی ہے اس کے حق میں دعا فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹی! آنکھ کھول کر ہماری طرف دیکھ۔ کچھ نظر آتا ہے یا نہیں؟ اس نے دیکھا تو کہنے لگی کچھ دُھندلا سا نظر آنے لگا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر دیکھ، پھر دیکھا تو عرض کی کہ اب تو حضور کا چہرۂ انور صاف طور پر نظر آرہا ہے۔ فرمایا ہماری صورت کیسی ہے؟ اس نے کہا آپ ضعیف العمر سفید ریش ہیں۔ آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ ہاں بیٹی تو نوجوان ہے اور ہم ضعیف ہیں۔ چنانچہ وہ بینا ہو کر چلی گئی۔

marfat.com

لاعلاج مرض سے شفاء:

نوشہرہ شریف میں ایک مغلانی کی گردن پر پھوڑا تھا۔ ہر چند طبیبوں سے علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ فقیروں کی دعاء و دم کا بھی کچھ اثر ظاہر نہ ہوا۔ ناچار آپ کے پاس آ کر ملتجی ہوئی۔ آپ نے فرمایا جا تجھے آج ہی صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ اسی دن اس کا پھوڑا بہہ گیا اور وہ بالکل شفایاب ہو گئی۔ رات کو آرام سے سوئی۔ صبح اُٹھ کر کھانا پکایا اور شوہر کو ساتھ لے کر حاضر خدمت ہوئی۔

ایک مفلوج کی شفایابی:

ایک عورت کا لڑکا فالج سے بیمار تھا۔ حکیموں کے علاج اس کے حق میں کچھ کارگر نہ ہوئے۔ آپ نے اس کو دعا دی تو وہ فوراً صحت یاب ہو گیا۔ چونکہ بالعموم عورتیں ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں اس لئے وہ عورت آپ سے منحرف ہو گئی اور کہنے لگی کہ میرے لڑکے کو سخی سرور سلطان کی توجہ سے شفا ہوئی ہے۔ وہ اس کو میلہ کے موقعہ پر نگاہہ میں لے گئی۔ جب وہ درگاہِ سخی سرور سلطان کی چاردیواری میں داخل ہوئے تو پھر لڑکے کو درد شروع ہو گیا۔ آخر اس لڑکے کو بیل پر لاد کر نوشہرہ شریف میں لائی اور اپنے قصور کی معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے پھر اس کو شفا دی۔

کشفِ مغیبات:

ایک دِن آپ کا ایک مرید روتا ہوا خدمت میں حاضر ہوا اور عرض

marfat.com

کی کہ میری ایک ہی لڑکی تھی وہ آج فوت ہوگئی ہے اب میں آپ کے سوا کس کے آگے فریاد کروں۔ آپ نے فرمایا جاؤ وہ مردہ نہیں بلکہ اس کو سکتہ ہو گیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا قبلہ میرے بعد اس کو غسل بھی دے چکے ہوں گے فرمایا جا کر دیکھو تو سہی وہ زندہ ہے۔ کسی طبیب سے علاج کرواو۔ چنانچہ جب اس نے جا کر دیکھا تو واقعی لڑکی زندہ تھی۔ علاج کروانے سے شفایاب ہوگئی۔

چور کا ایمان پانا:

ایک چور آپ کا مرید ہو جانے کے بعد بھی چوری کیا کرتا تھا۔ آپ منع فرماتے لیکن وہ باز نہ آتا۔ آخر ایک دن پکڑا گیا اور قید ہو گیا۔ آپ نے سُنا تو فرمایا کہ اب وہ بری نہیں ہو گا چنانچہ وہ عرصہ تک قید میں رہا۔ قید کی حالت میں اس نے توبہ کی اور اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق یادِ الٰہی کو اپنا شعار بنا لیا۔ آپ کی دعا سے وہ نیکوں میں شمار ہونے لگا۔ چنانچہ قید خانہ میں لوگ اس کے پاس حاجتیں لاتے اور اس کی دعا سے لوگوں کی مرادیں پوری ہوتیں اس کی طفیل دوسرے قیدی بھی روٹی سیر ہو کر کھاتے کیونکہ اس کو وہیں نذرانے بھی آتے تھے۔ امر الٰہی سے اس کا وہیں انتقال ہو گیا۔ آپ کو خبر ملی تو آپ نے دیر تک مراقبہ کیا اور اس کے حق میں توجہ مبذول فرمائی اور فرمایا کہ قادرِ مطلق کا شکر ہے کہ ہمارا مرید دنیا سے ایمان سلامت لے گیا۔ امر خدا ایسا ہوا کہ بے شمار لوگ اس کے جنازہ پر شریک ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ سردار بھی جس نے اس کو قید کیا تھا جنازہ میں شریک ہوا۔

marfat.com

صاحب قال کا صاحب حال ہو جانا:

ایک سیاح فقیر آپ کی خدمت میں آیا آپ اس سے سفر کے واقعات پوچھنے لگے اس نے سفر کا بیان کرتے ہوئے اثنائے گفتگو میں کہا کہ میں نے سوہدرہ میں شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نام ایک فقیر کو دیکھا ہے جو صاحب قال فقیر ہے اس کی گفتگو سن کر لوگوں کو تاثیر ہوتی ہے چونکہ فقیر مذکور حضور کا ہی مرید تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے یار سے غافل ہو جاتا ہے تو قیل و قال میں لگ جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یار سرد پڑ گیا ہے۔ پھر آپ نے اس پر توجہ فرمائی تو اس کی حالت دگرگون ہوگئی۔ واپسی کے وقت سیاح فقیر پھر وہاں سے گزرا۔ تو دیکھا کہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ آنکھیں بند کئے خاموش مراقبہ میں بیٹھے ہیں۔ فقیر نے جا کر مصافحہ کیا اور پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ اب عشقِ غالب ہو گیا غیر کی طرف دیکھتے نہیں۔

اُجڈ گنوار پر نظرِ رحمت:

ایک روز ایک جاٹ غصہ سے بھرا ہوا لاٹھی پکڑ کر حضور کے پاس آیا۔ کسی نے پوچھا کہاں جاتا ہے؟ کہنے لگا کہ اس فقیر نے میری عورت کو مرید کیا ہے اور وہ دیوانی ہوگئی ہے اب اس فقیر کی خبر لینے آیا ہوں۔ حاضرین نے اس کو پکڑنا چاہا۔ مگر آپ نے روکا اور فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہو۔ اس کا نقصان ہو رہا ہے اس لئے اس کو ناراض ہونے کا حق ہے۔ پھر آپ نے اس پر ایسی توجہ فرمائی کہ اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو گیا۔ حقیقتِ حال سے واقف ہونے کے بعد صدق دل سے تائب ہوا۔ حلقۂ ارادت میں

marfat.com

داخل ہو کر واپس ہوا۔

سید نتھا پر نظر قبول:

ایک رات جب طعام تیار ہو چکا تو سب درویش لینے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ مگر آپ چُپ چاپ بیٹھ رہے۔ کوئی شخص بوجہ ادب کے پوچھ نہ سکا۔ اتنے میں سید نتھا سلطان سوہدروی آئے اور ایک کھیر کا تھال خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت حضور نے فرمایا کہ میں انہی شاہ صاحب کے انتظار میں تھا۔ پھر کھانا سب کو تقسیم کیا۔

نیک صورت کا نیک سیرت ہونا:

ایک دفعہ ایک نوجوان خوبصورت مجلس میں حاضر ہوا۔ آپ کو اس کی حسین وجمیل صورت بہت پسند آئی اور فرمایا اے جوان تو دریائے حُسن کی ایک لہر ہے۔ اس نے عرض کیا یا قبلہ اگرچہ ظاہری صورت اچھی ہے لیکن سیرت اچھی نہیں۔ آپ نے اس کے باطن پر توجہ فرمائی اور انوارِ الٰہی اس کے قلب پر وارد کئے اور فرمایا کہ اب تو بدر منیر کی طرح ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ صورت و سیرت میں کامل ہو گیا۔

ایک بوڑھے کو عشق عطا کرنا:

ایک ضعیف العمر آدمی آپ کے حضور میں آیا آپ نے پوچھا بڈھے کس طرح عمر گزاری ہے عرض کیا کہ عمر تو غفلت میں گزر گئی ہے اب چاہتا ہوں کہ آپ کی غلامی کا آویزہ کانوں میں ڈالوں آپ نے فرمایا کہ اگر

marfat.com

تمہارا یہ ارادہ ہے تو تم بُڑھاپے سے جوانی کی طرف آ گئے ہو اور بالفاظ ہندی فرمایا۔ ''بُڈھا ہویوں ممنا گن و نہایوالہ'' چنانچہ وہ بوڑھا عشقِ حقیقی میں سرمست ہو گیا۔

بنگالہ کے نَٹ پر نظرِ شفقت:

ایک مرتبہ بنگالی نٹوں کا ایک طائفہ آپ کے ہاں وارد ہوا اور آپ کی مجلس میں قوالی کی۔ ان میں سے ایک نوجوان خزانہ نام آپ کی نظر میں بہت منظور ہوا۔ اس پر باطنی توجہ فرمائی تو وہ مجذوب ہو کر کاملانِ وقت سے ہو گیا۔ جب طائفہ مذکور واپس گیا تو خزانہ کی والدہ نے بیٹے کے فقیر ہو جانے سے بہت پیچ و تاب کھایا۔ چونکہ وہ فنِ سحر میں کمال رکھتی تھی اس واسطے وہ نوشہرہ شریف میں آئی تا کہ حضور پر جادو کرے۔ آپ نے بمکاشفہ قلب اس کا ارادہ معلوم کر کے اس پر بھی توجہ کی تو وہ بیہوش ہو گئی۔ افاقہ ہونے کے بعد تائب ہوئی اور واپس چلی گئی۔

ایک عیاش کا تائب ہونا:

لاہور کے نواح میں بمقام کوٹلہ، شاہ فرید نام ایک سید رئیس دیہ رہتا تھا جو ہر وقت عیاشی، شراب خوری اور قمار بازی میں مصروف رہتا تھا۔ ڈاکہ زنی اور چوری اس کا پیشہ تھا۔ اگر کوئی سائل دروازہ پر آتا تو اس کے کپڑے اُتار کر نکال دیتا اور کہتا کہ جہان میں کوئی فقیر نہیں ہے جو مجھے ان کاموں سے باز رکھے۔ ایک دن کسی شخص نے اثنائے کلام میں بیان کیا کہ دریائے چناب کے کنارہ پر نوشہرہ شریف ایک گاؤں ہے وہاں شیخ پیر

marfat.com

محمد رحمۃ اللہ علیہ سچیار نام ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں ہزاروں لوگ ان سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ شاہ فرید نے کہا کہ اگر وہ کامل ہے تو خود بخود مجھے بلا لے گا۔ یہ کہنا ہی تھا کہ زیارت کے لئے دل بیقرار ہو گیا۔ کمال محبت سے نوشہرہ دو دن میں پہنچا اور جا کر حضور کے قدموں پر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا شاہ صاحب! آپ کے دل کی صفائی تو محال تھی مگر ہم تمہارے حال پر رحم کرتے ہیں اسی وقت ان کا دل انوارِ معرفت سے منور ہو گیا اور بامراد واپس گئے۔

ایک ہندو کو گورونانک کے مقام تک پہنچانا:

شہر گجرات کے دو بھائی ہندو جو قانون گو تھے آپ کی خدمت میں اولاد کے واسطے التجا کی۔ آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو صاحبِ اولاد کرے گا۔ ان کے ساتھ ایک رسویہ (باورچی) سنمکھا نام تھا۔ اس نے عرض کی کہ مجھ پر ایسی توجہ فرمادیں کہ میں گورونانک کی طرح ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ہم کو کوئی کہانی سناؤ۔ اس نے راجہ گوپی ناتھ کا قصہ سنایا آپ نے فرمایا کہ سنمکھا، جا تو ہمارے سلسلہ میں مثل نانک کی ہو گا اور تمہارا القب سنگھ جی ہے۔ وہ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اکثر ہندو مسلمان اس سے مستفیض ہوئے۔ وفات کے وقت اس نے مریدوں سے کہا کہ مجھے جلانا نہیں بلکہ بطریقِ اسلام دفن کرنا۔ لیکن ہندوؤں نے خلافِ وصیت رات کو آگ میں رکھ دیا مگر آگ نے ایک بال بھی نہ جلایا۔ پھر دریا میں ڈال دیا۔ صبح مسلمانوں کو خبر ملی دریا پر گئے دیکھا کہ نوشہرہ

marfat.com

شریف کی طرف سر جھکائے نعش کھڑی ہے۔ جب انہوں نے پکڑنا چاہا تو ایک موج آئی اور بہا کر لے گئی۔

سائل کے لئے دعائے مقبول:

نوشہرہ شریف کے ایک بوڑھے جاٹ کی نوجوان عورت کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا۔ اس نے بہت تلاش کی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ آخر مجبور ہو کر اس کے فراق وہجران میں سے روتا ہوا آپ کی خدمت میں آیا اور دعا کی التماس کی۔ آپ نے اس کی حالت پر رحم فرما کر کہا۔ جاؤ آج رات تمہاری بیوی آجاوے گی۔ اور ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ زندگی بسر کرے گی۔ چنانچہ آپ کی غائبانہ دعا اس کے حق میں ایسی مقبول ہوئی کہ وہ تمام ناجائز تعلقات سے تائب ہو کر اپنے شوہر کے پاس آگئی اور مدت العمر وہیں رہی۔

تصرف:

ایک دن آپ کالا خادم کو ہمراہ لئے سیر کو جارہے تھے۔ راستہ میں ایک بیری کا درخت آگیا جس کا پھل پختہ تھا۔ میاں کالا کو فرمایا کہ اس کے مالکوں سے اجازت لے آؤ تا کہ اس کا پھل کھائیں۔ جب زمینداروں سے پوچھا تو انہوں نے کہا بیشک کھاؤ۔ میاں کالا نے اوپر چڑھ کر ٹہنی کو ہلایا یکبارگی تمام کچا اور پکا پھل گر پڑا۔ یہ تصرف دیکھ کر زمیندار قدم بوس ہوئے اور کہا کہ ہم نے تو صرف اجازت اس لئے دی تھی کہ اس بیری کا پھل ہلانے سے نہیں جھڑ سکتا تاوقتیکہ لاٹھیوں سے نہ جھاڑا جائے۔ چنانچہ وہ سب زمیندار

marfat.com

یہ کرامت دیکھ کر دل و جان سے آپ کے معتقد ہو گئے اور آپ کی دعا سے تھوڑی سی مدت میں مالا مال ہو گئے۔

زبان مبارک کی تاثیر:

ایک دن شیخ حامد قاضی سوہدرہ بمعہ شاگردوں سمیت آپ پر احتساب کرنے کے لئے نوشہرہ شریف میں آئے۔ آپ پر الزام یہ لگاتے تھے کہ آپ ساحر ہیں سحر سے لوگوں کے دل اپنی طرف پھیر لیتے ہیں اور سماع بھی سنتے ہیں۔ جب قریب آئے تو آپ نے میاں کالا خادم کو متبسم ہو کر فرمایا ''آئے گِدڑاں دے بھتے ہار''۔

قاضی صاحب جب سامنے آئے تو رعبِ ولایت سے کلام کرنے کی جرأت نہ پڑی تو آپ نے خود ہی پوچھا کہ حضرت کیسے تشریف لائے ہو قاضی صاحب نے کہا کہ آپ سماع سنتے ہیں اور وجد و رقص کرتے ہیں جو شرعاً ممنوع ہے۔ آپ نے نہایت انکسار سے فرمایا کہ میں تو حکم شریعت کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ ارشاد فرمائیں جو مناسب ہو کر لیں یہ کلام سنتے ہی قاضی صاحب پر ہیبت طاری ہو گئی۔ پیاس سے حلق خشک ہو گیا۔ پانی طلب کیا۔ میاں کالا نے پانی کا پیالہ پیش کیا تو قاضی صاحب نے کہا پہلے حضور پئیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو گنہگار ہیں اور آپ پاکباز ہیں ہم پہلے کس طرح پئیں۔ قاضی صاحب نے باصرار پہلے آپ کو پلایا اور پسخوردہ خود پیا۔ اس وقت حالت وجد طاری ہو گئی اور بلا سماع ہی وجد و رقص کرنے لگے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا تو بیعت ہونے کی التجا کی۔ آپ نے قاضی

marfat.com

صاحب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جا تجھے خدا کو سونپا۔

مولانا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ پر نظرِ عنایت:

ایک دفعہ مولانا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹی جو اکابر علمائے وقت سے تھے احتساب کے لئے دُرّہ لے کر نوشہرہ شریف آئے تا کہ آپ کو سماع سے منع کریں۔ آپ نے ان کو مخاطب ہو کر بزبانِ ہندی فرمایا۔ ''میرا ٹٹو ٹپنا تیرا ٹٹو چھو''۔ یعنی میرا گھوڑا (علم باطن) جوش میں ہے اور تیرا گھوڑا (علم ظاہر) اس کے مقابلہ میں ساکن ہے۔ مولوی صاحب پر ایسی کیفیت وارد ہوئی کہ بالکل محو و مدہوش ہو گئے اور زبان پر کلمہ جاری ہو گیا۔ جنگل کو نکل گئے روتے اور دوڑتے ان کی والدہ سن کر آپ کے حضور میں آئی اور بیٹے کے واسطے سفارش کی آپ نے ان کو نعمتِ باطنی دے کر رخصت فرمایا۔

حضرت میاں میر اور داراشکوہ:

ایک مرتبہ آپ بغرضِ سیر لاہور تشریف لے گئے۔ بزرگوں کی زیارت کرتے ہوئے حضرت میاں میر صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل اقدس میں حاضر ہوئے۔ درویشوں کا بہت مجمع تھا۔ شہزادہ محمد داراشکوہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں حاضر تھا۔ آپ سیاہ کمبل اوڑھے اپنا حال چھپائے ہوئے وہاں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے تبسم فرمایا۔ حاضرین نے اس بات کو خلافِ ادب سمجھ کر ہنسنے کی وجہ پوچھی تو حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج جشن نوروز ہے قلعہ دہلی میں شادیانے گائے جا رہے ہیں یہ فقیر اس کو دیکھ کر ہنسا ہے۔ داراشکوہ نے عرض کی کہ یا قبلہ ہم کو بھی یہ منظر دکھاؤ حضرت

marfat.com

میاں میر صاحب نے کہا کہ اگر اس کمبل پوش کو کہو تو شاید دکھا دے۔ داراشکوہ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی تو آپ نے ایک نعرہ لگایا ''یا گنج بخش'' اسی وقت تمام حاضرین کی آنکھوں سے پردہ اُٹھایا گیا اور سب نے قلعہ دہلی معہ ہجوم خلائق بچشم ظاہر دیکھا۔

قیام لاہور:

آپ جن ایام میں لاہور رہے ایک مسجد میں ڈیرہ رکھا تھا ایک دن اذان کہی تو ایک ہندو عورت نے آپ کی طرف دیکھا تاثیر اذان سے بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ دیر کے بعد ہوش میں آئی تو آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کیا کہ مجھے تلقین فرمایئے۔

نظرِ جلال کا اثر:

ایک دن آپ کے مرید دادن نامی نے عرض کی کہ موضع گوجری میں ایک فقیر سعد اللہ نام رہتا ہے کوئیں پر چادر بچھا کر اس پر رقص کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس حالت میں اگر تلوار سے مجھے ٹکڑے کر دو تو کچھ خوف نہیں اور منصور حلاج بھی ناقص مر گیا اگر میری حالت دیکھتا تو رشک کرتا۔ آپ نے فرمایا اے دادن! اس کو تکبر کی سزا ملے گی۔ دوسرے دن جب دادن گیا تو دیکھا کہ سعد اللہ کی کمر ٹوٹی ہوئی ہے اور خس و خاشاک پر پڑا ہے۔ دیکھ کر کہنے لگا کہ تیرے پیر نے عصا سے میری کمر توڑ دی ہے۔ اور اگر خود حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آ کر منع نہ فرماتے تو مجھے ہلاک کر دیا ہوتا۔

marfat.com

کثرتِ فیض:

ایک روز آپ سیر کے واسطے دریائے چناب کو تشریف لے گئے۔ یارانِ طریقت بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے میاں بدیع الزمان سے فرمایا کہ خیال ہے کہ دو تین غرارے کر کے دریا میں ڈال دیویں تا کہ جو کوئی پانی پیے مست و مدہوش ہو جائے۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ فیض عام کر دینے سے اس میں فقراء کا وقار نہ رہے گا۔

تاثیرِ نگاہ:

ابتدائی حال میں آپ جس کسی پر توجہ ڈالتے وہ جل کر راکھ ہو جاتا۔ ایک مرتبہ پندرہ آدمیوں پر نظر ڈالی وہ فرشتوں کی طرح آسمان پر پرواز کر گئے۔ پھر پندرہ آدمیوں پر نظر ڈالی تو وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔

چناں آتشِ شوق شُد شُعلہ زن
کہ گشتہ شاں سوختہ جملہ تن

غائبانہ توجہ:

ایک مرتبہ ایک شخص بجلی بن کے جنگل سے جو ممالک متحدہ اجودھیا اودھ کے علاقہ میں ہے دور دراز سے مسافت طے کر کے حضور کی خدمت میں آیا اور اپنا حال ظاہر کیا۔ آپ نے فرمایا اے جوان تو نے جس وقت اس جنگل میں ہمیں یاد کیا تھا۔ اسی وقت ہم نے تجھ پر اپنی نسبت القا کر دی تھی۔ اتنا سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی مگر پھر اس پر توجہ فرمائی اور وہ خدا رسیدہ ہو کر

marfat.com

واپس ہوا۔

مریدوں کے مدارج کا اظہار:

آپ کی آخر عمر میں ظاہری بصارت جاتی رہی تھی۔ اگر کوئی شخص مجلس میں آتا تو اس سے نام و مقام پوچھ لیا کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت شہمیر قلندر لاہوری اور حافظ محمد صدیق قصوری زیارت کے لئے آئے۔ پہلے حافظ صاحب قدمبوس ہوئے تو آپ نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حافظ محمد صدیق قصوری ہیں۔ فرمایا یہ عاشق مرد ہیں۔ پھر قلندر صاحب قدمبوس ہوئے تو پوچھا کون ہے؟ عرض کیا گیا شہمیر قلندر لاہوری ہیں۔ فرمایا یہ جہان کے پیر و مرشد ہیں۔ سب یاروں نے دونوں بزرگوں کو ان القاب کی مبارک باد دی۔

مریدوں کی حالت سے خبر گیری:

ایک فقیر حال پوش سیاح لاہور سے آپ کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا وہاں کوئی ہمارا یار بھی ملا۔ عرض کی وہاں ایک لکھمیر نامی درویش دیکھے۔ ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ پاجامہ گروی رکھ کر میری مہمانی کی۔ اس کے علاوہ ان کے پاس ایک ہی چادر تھی۔ آدھی اوپر اور آدھی نیچے کر لی۔ آپ نے کئی بار فرمایا کہ وہ ہمارا قلندر ہے۔ پھر آپ نے پوچھا اور کہاں کی سیر کی؟ کہا دریائے راوی کے نواح میں پھرا ہوں اس کے قریب گنج میں ایک فقیر بخت جمال نامی دیکھا ہے جو پرانی گودڑی پہنے بیٹھا تھا۔ حضور نے فرمایا میاں اس گودڑی سے ہاتھی گھوڑے پیدا ہوں گے۔

marfat.com

حال پوشوں کی رسم ہے کہ گودڑی پر غیر جنس سے پیوند نہیں لگاتے۔ سوت کی ہو تو اس پر پشمینہ کا اور اگر پشمینہ کی ہو تو اس پر سوت کا پیوند نہیں لگاتے اور اگر دونوں قسم کے پیوند ہوں تو اس گودڑی کو دلق حملداری کہتے ہیں۔ میاں بخت جمال کی گودڑی اسی قسم کی تھی۔

حیوانات پر اثر توجہ:

ایک دفعہ شہر قصور کے چند گھوڑ سوار آپ کے پاس سے گزرے۔ آپ نے نعرہ لگایا تو وہ سب وجد کرتے ہوئے گھوڑوں سے نیچے گر پڑے بلکہ ان کے گھوڑے اور شکاری کتے بھی وجد کرنے لگے۔

مشائخ سے مرابطت اور باہمی واقعات

خواجہ فضیل کابلی رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین:

حضرت خواجہ فضیل نقشبندی کابلی جو اکابر مشائخ سے تھے۔ وہ ایک مرتبہ اس ملک میں آئے اور کہتے تھے کہ ہندوستان میں کوئی فقیر نہیں ہے وہ ایک مرتبہ رنمل شریف کے پاس سے گزرے اور حضرت قبلۃ المشائخ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ آنخضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی نظر ان پر ڈالی کہ نسبت نقشبندیہ مغلوب ہوگئی اور نسبت قادریہ غالب آ گئی۔ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے جب دیر کے بعد افاقہ ہوا تو حضرت سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ اس مجلس میں حاضر تھے۔ ان کو بشارت فرمائی کہ اے خواجہ فضیل! میرے پیر نے تجھ کو حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے مقام پر

marfat.com

پہنچا دیا ہے اور تلقین کی کہ جو کچھ بھیدوں کا خزانہ تجھ کو عطا ہوا ہے اس کو ضائع نہ کرنا اور حضرت نوشہ عالی جاہ کے نام کو یاد رکھنا اور اس دروازہ سے کبھی سر نہ پھیرنا۔ یہ نصیحتیں سن کر وہ قابل چلے گئے ان کا شہرہ دن بدن زیادہ ہوتا گیا۔

خواجہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو تادیب:

جس وقت امام الشریعۃ والحقیقۃ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا دنیا سے وصال ہوا تو سب یار فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوئے۔ خواجہ فضیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی سن کر با سوز و گداز آئے۔ ابھی دریائے اٹک سے پار ہی تھے کہ اکثر یاروں نے حضور کو کہا کہ خواجہ صاحب کابلی آرہے ہیں اور راستہ میں تمام فقیروں کا فیض سلب کرتے آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فکر نہ کرو۔ چنانچہ اٹک سے گزرتے ہی ان کی حالت سرد ہوگئی۔ جب درگاہ شریف میں پہنچے تو فراق مرشدِ عالیجاہ میں بیشمار روئے اور تمام برادرانِ طریقت سے ملے۔ حضرت سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خواجہ صاحب جو ہم نے نصیحتیں کی تھیں وہ یاد ہیں؟ کہا وہ تو یاد ہیں لیکن اس جگہ آکر وہ ذوق وشوق نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا یہاں شہنشاہ کی جگہ ہے۔ اس جگہ کسی کا تصرف نہیں چل سکتا۔ جب تم اٹک سے پار جاؤ گے تو تمہاری وہی حالت پھر آئے گی۔ اس وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ میری حالت کی سردی انہی کے زور کرامت کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ واپس چلے گئے اور پہلی سی حالت ان پر پھر وارد ہوگئی۔

marfat.com

حضرت پاک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعائے نصرت:

منقول ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھڑی شریف والوں کو سماع سننے کی وجہ سے علمائے لاہور نے طلب کیا۔ جب وہ روانہ ہوئے تو آپ نے ازراہِ کشف ان کی روانگی کا راز معلوم کیا۔ طبیعت میں نہایت بیقراری پیدا ہوئی حالتِ پریشانی میں دو کوس تک صحرا کی طرف چلے گئے اور کمبل اوڑھ کر زمین پر لیٹ گئے۔ چند ساعت کے بعد اُٹھے اور فرمایا کہ ہم نے حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے بھائی کی جان بخشی کرالی ہے اور خدا کے سپرد کر دیئے ہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد کو گئے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت پاک صاحب رحمۃ اللہ علیہ بافتح و نصرت واپس آئے بلکہ اکابر علمائے لاہور مثل قاضی عبدالرحمٰن وغیرہ کے ان کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے۔

صاحبزادہ حضرت عصمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا و بشارت:

ایک مرتبہ آپ اپنے پیرخانہ رنمل شریف میں زیارت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ تمام صاحبزادگان اولاد حضرت نوشہ عالی جاہ رحمۃ اللہ علیہ وہاں موجود تھی۔ آپ نے بحالت ذوق و وجد فرمایا کہ میں اپنے مرشد کی ذات پاک میں فنا ہو چکا ہوں۔ اس وقت حضرت عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر آپ اس مرتبہ پر فائز ہیں تو میرے حق میں کشائش کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے بوجہ ادب کے فرمایا کہ اے فرزندِ رشید میں خود آپ کے دولت خانہ میں حاضر ہو کر آپ کے واسطے دعا کروں گا۔ چنانچہ آپ خود

marfat.com

بنفس نفیس صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آئے اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے ان پر ابواب فتوح کھل گئے۔ پھر صاحبزادہ صاحب نے باطنی فیض کے متعلق کچھ کہا تو آپ نے فرمایا کہ آپ کا دل و جان ہمارے ہم خرقہ شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔ باطنی نسبت ان سے حاصل کرو۔

ایک نقشبندی درویش کا فیض یاب ہونا:

مرزا الالہ بیگ لاہوری پہلے نقشبندی سلسلہ میں مرید تھے۔ ایک مرتبہ حضور کے اوصاف سُن کر نوشہرہ شریف پہنچے آپ نے ایسی نگاہ فرمائی کہ سرمست و سرشار ہو گئے۔ ان کے وارث آ کر ان کو لاہور لے گئے۔ ایک دن نقشبندی فقیر اکٹھے ہو کر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم نے ہم سے جدا ہو کر کمبل پوش فقیر سے کیا حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک میں نقشبندی تھا غرور و تکبر مجھ میں بھرا ہوا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ میرے برابر کوئی نہیں، پہاڑ کو اپنے مقابلہ میں تنکا سمجھتا تھا۔ جب سے فقیر کمبل پوش کو ملا ہوں اپنا درجہ تنکے سے بھی کم جانتا ہوں۔ عاجزی و انکساری مجھے حاصل ہو گئی ہے۔ ان فقیروں میں ایک منصف مزاج درویش تھے کہنے لگے یہ سچ کہتے ہیں مرشد کی نظر سے مرتبہ فنا ان پر وارد ہوا ہے اس لئے ہستی کو گم کر دیا ہے۔

حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا فیضیاب ہونا:

حضرت سید شاہ محمد غوث صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسرار الطریقت میں اپنا حضرت سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہونا اس طرح

marfat.com

لکھتے ہیں:

اس کے بعد فقیروں کے دیکھنے کے لئے میں نے ایک لمبا سفر اختیار کیا اور میں گجرات میں پہنچا۔ اس کے اطراف میں نوشہرہ ایک گاؤں ہے۔ وہاں حضرت شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نام سو سال سے زیادہ عمر کے ایک بزرگ رہتے تھے اور حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں سے تھے۔ اس قدر جذبہ تھا کہ توجہ کی ایک ہی نظر سے حرارت اور ذکر قلب اور گریہ و حال کی حالت لوگوں پر طاری ہو جاتی تھی آپ ایک چھوٹے سے باغ میں پڑے تھے خادم آپ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ میں نے بھی پاؤں دبانے شروع کئے۔ آپ نے فرمایا یہ کون عزیز ہے؟ کہ مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذکر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دوبار یہ کلمہ فرمایا اور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے حال پوچھا اور میرے حال پر توجہ اور مہربانی فرمائی اور تین دن مجھ کو اپنے پاس رکھا اور ہر روز توجہ فرماتے تھے اور اپنے ہاتھ سے فقیر کے منہ میں نوالے ڈالتے تھے اور ان کی توجہ سے مجھ میں اثر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن غالب نہ تھا اور مجھے اپنی ٹوپی اور چادر دے کر اجازت بخشی اور رخصت کر دیا۔ اس کے بعد میں ان کی خدمت سے رخصت ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے یاروں کو جو گوشہ نشین ہیں دیکھتے جانا۔ چنانچہ دو تین دن تک ان کے یاروں کے دیکھنے کے لئے بھی اِدھر اُدھر جانا پڑا۔ اس کے بعد میں شہر گجرات گیا اس جذبے سے میں نے اپنے آپ میں کوئی اثر نہ دیکھا۔ پھر دوسرے دن شیخ کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے میرے حال پر بہت مہربانی کی اور فرمایا تم کو طریقہ سلوک و مجاہدہ کی زیادہ عادات ہیں ان کو ترک کر دو تاکہ یہ نسبت جذبہ غلبہ کرے لیکن فقیر سے اس کی ترک نہ ہو سکی"۔

marfat.com

وصال کے بعد کرامات

مثالی صورت میں جلوہ گری:

وصال کے بعد آپ کی مریدہ مائی بسی بہت رویا کرتی ایک دن صبح سے لے کر شام تک مزار انور کا طواف کرتی اور روتی رہی اور لوگوں کو کہتی اے بے ادب لوگو! میرے پیر کے جسم پر کیوں اتنی خاک ڈال دی ہے شام کے بعد حضور خود مزار انور سے ظاہر ہوئے اور فرمایا اے بسی تو کس واسطے روتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے اور میں قبر میں قیدیوں کی طرح نہیں ہوں بلکہ آزاد ہوں۔ تو صبر اور آرام کر اس کے بعد کبھی نہ رونا۔

فائدہ:

علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ والمدبرات امراً قال الامام انها (النفس) بعد المفارقة وقد تظهرلها اثار و احوال فی هذا العالم فقد یری المرء شیخه بعد موته فیرشد لمأیهم ولا شك انه یحصل لزاوهم مدد روحانی ببر کتهم وکثیراً ماتخل عقد الاموربانامل التوسل الی الله بحرمتهم۔ (تفسیر روح المعانی)

امام نے فرمایا ہے کہ بعض اوقات جسم سے علیحدہ ہو جانے پر بھی روح کے کچھ حالات و آثار اس جہاں میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی ایک انسان اپنے پیرومرشد کو ان کی وفات کے بعد دیکھ لیتا ہے جو اس کی

marfat.com

مصیبت میں رہنمائی فرماتے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے مشکل کام ان کی برکت و توسل سے حل ہو جاتے ہیں۔

روحانی تصرف:

ایک زمیندار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو گونگا اور بہرا تھا۔ والدین نے اس کے بہت علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ انہوں نے سنا کہ جو شخص حضرت سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار انور پر حاضر ہوتا ہے وہ مراد سے کبھی خالی نہیں گیا۔ اس لئے وہ لڑکے کو نوشہرہ شریف لے کر آئے، آگے عرس کا دن تھا۔ حضور کے خلفاء میاں میہوں صاحب، میاں شہیر قلندر، حافظ قائم الدین برقنداز، شاہ مراد شرقپوری، خواجہ بخت جمال صاحب وغیرہم حاضر تھے۔ اُن کے آگے عرض کی کہ اس لڑکے کے واسطے دعا فرمائیں۔ چنانچہ سب یار مل کر حضور کی تربت پاک پر گئے اور دعا فرمائی مجلس سماع بھی وہاں شروع ہوئی۔ عام درویشوں کو وجد و ذوق ہوا۔ اس لڑکے کو بھی حالت وجد طاری ہوئی۔ دیر تک محو سرمست رہا۔ سماع جاری تھا جب اُسے افاقہ ہوا تو بالکل تندرست تھا۔ سب کی کلام سنتا اور صاف طور پر کلام کرتا۔ سب لوگ اس عظیم الشان تصرف کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور اس سے پوچھا کہ یہ زبان تجھ کو کس نے دی ہے۔ اس نے کہا کہ راز کا فاش کرنا بہتر نہیں لیکن سب کے مجبور کرنے پر اس نے مجمع عام میں بیان کیا کہ جب مجھے وجد ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ مزار شریف پھٹ گیا اور اس میں سے ضعیف العمر بزرگ جو نہایت نورانی شکل تھے ظاہر ہوئے اور مجھے فرمایا تو کیوں نہیں بولتا؟ اور کیوں نہیں سنتا؟ اسی وقت میرا بہرہ اور گونگا پن جاتا رہا۔ بعد ازاں وہ لڑکا خواجہ بخت جمال

marfat.com

صاحب کا مرید ہوا۔

مرشد کامل کی تعریف:

ایک دفعہ ایک درویش مبتدی آپ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ مرشد کی نظر کہاں تک ہونی چاہیے؟ آپ نے فرمایا میں تو غریب آدمی ہوں اور تو نیک طیب ہے اور تیرے ساتھ دس مرید بھی ہیں۔ تو ہی بتا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ کو خبر نہیں تو آپ نے ہزاروں مرید کس لئے بنائے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو تجھے بتا دینے میں کیا حرج ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مرشد کامل وہ ہے جس کی نظر بارہ بارہ کوس تک پہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے مرشد کے سر پر خاک ڈالو کیونکہ جب بارہ کوس کے باہر کسی عقیدت مند کو کوئی مصیبت پیش آئے تو وہاں کس طرح پہنچ سکے گا۔ مرشد ایسا چاہیے جس کی نظر مشرق سے مغرب تک ہو۔ جس جگہ کسی مرید کو مصیبت پہنچے وہیں امداد فرمائے۔

فائدہ:

مشہور فلسفی مفسر علامہ طنطاوی مصری نے دلائل دے کر یہ فیصلہ فرمایا۔

واذاک نتتولی تدبیر العوام باذن ربھا۔

ترجمہ: اور پھر اس وقت سب جہانوں کا نظم و نسق اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ ارواح مقدسہ کبھی کبھی دین حق کی جماعت کی مدد کرتی ہیں اور

marfat.com

کبھی اللہ والوں کی مدد کرتی ہیں اور کبھی انسانوں پر برکات کے نزول کا باعث ہوتی ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بحوالہ تفسیر مظہری لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اکثر اولیاء سے یہ بات تواتر سے منقول ہے کہ وہ اپنے معتقدین کی مدد کرتے ہیں اور اُن کے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اور لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں''۔ (امداد الفتاویٰ)

فقیر کو سیر ہو کر کھانا چاہیے:

آپ نے فقیروں کو فرمایا کہ تم سب سیر ہو کر کھایا کرو کیونکہ شیر بھوکا بلی کی طرح ہوتا ہے اور جب سیر ہو جائے تو صاحبِ اذکار ہو جاتا ہے۔ مقولہ حضرت سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ ''شیر رجے تاں گجے'' فرمایا فقیر کو چاہیے کہ جو چیز چاہے کھائے اور پہنے اور نیک عمل کرے۔ شیر کی طرح کھائے اور گرجے یعنی ذکر کرے۔

فقیر کو کس طرح ہونا چاہیے؟

فرمایا فقیر کو چاہیے کہ شتر مرغ کی طرح نہ ہو کیونکہ کھانے کے وقت وہ اونٹ کی طرح کھالیتا ہے لیکن جب اس پر بوجھ لادنا چاہیں تو کہتا ہے کہ میں پرندہ ہوں اور پھر جب اس کو کہیں اُڑ تو کہتا ہے کہ میں اونٹ ہوں بلکہ فقیر کو چاہیے کہ شیر کی طرح ہو۔

ایک روز آپ کے پاس کوئی سوداگر سیاہ کمبل فروخت کرنے کے لئے لایا۔ سب یاروں نے کمبل خریدے لیکن میاں اسماعیل صاحب کو دو دن تک کوئی کمبل پسند نہ آیا۔ حضور نے ان کو فرمایا کہ اسماعیل! تو فقیری چاہتا ہے یا امیری؟

marfat.com

لباسی فقیر نہ بننا چاہیے:

ایک روز آپ نے اپنی دستار مبارک حضرت شہیر قلندر لاہوری کو دی کہ اس کے پلے یعنی کنارے چن دو۔ انہوں نے دیکھا تو اس پر میلے کچیلے بہت داغ نظر آئے۔ عرض کی کہ یا ہادی آپ کلاہ کیوں نہیں رکھتے؟ حضور نے سخت آواز میں فرمایا کہ تو کیا کہتا ہے؟ وہ اپنی گستاخی سے ڈرے اور عرض کیا کہ یا حضرت! اگر آپ ٹوپی درمیان رکھتے تو دستار بہت صاف رہتی۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسے مکروں فریبوں کو نہیں جانتا ہوں۔ یہ نفس پرستوں کا کام ہے۔ بیکاری کے خوف سے سر پر ٹوپی رکھ کر فقیر کہلاتے ہیں۔ اے مردِ ہوشیار! فقیری مشکل ہے۔ ظاہر کی فقیری سے دل کا فقیر ہونا بہتر ہے۔

فقر کو ضائع نہ کرو:

ایک مرتبہ آپ کے خلیفہ حضرت شہیر قلندر لاہوری نے اپنی نظر جلالت سے کسی درویش کو ہلاک کر دیا۔ جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قدموں میں سر رکھ کر الحال وزاری کرنے لگے۔ آپ نے ازراہ باطن آگاہ ہو کر فرمایا کہ جو کام تو نے کیا ہے وہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ حضرت شہیر قلندر ڈر کے مارے کانپنے لگے۔ آپ نے ان کو نصیحت فرمائی کہ اے شہیر! خلق کے آزار کے درپے نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ فقر امانت ہے اگر ہاتھ سے جاتا رہے تو بڑا نقصان ہوتا ہے اور فقیر کی مثال گھی کے بھرے برتن کی سی ہے۔ اس کو ضائع نہ کرنا چاہیے رکھا ہوا کام آتا ہے۔

فرمایا خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ نشان دیا ہے کہ جو خدا کا دوست ہے وہ ہمارا بھی دوست ہے۔ اور جو خدا کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے اور جو ہمارا

marfat.com

دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے اور جو ہمارا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔

فتوح کو ردّ نہ کرو:

فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ جو کچھ کسی کو فتوح ہوتی ہے وہ میں ہی بھیجتا ہوں اور جو کوئی میری بھیجی ہوئی فتوح کو واپس کرتا ہے پھر وہ محتاج اور دل ریش ہو جاتا ہے۔

توحید کا سبق:

مہاراجہ جموں کا وزیر کشالی سنگھ آپ کا مرید ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ خدا کی یاد کرو۔ ایک ہی دیکھو اور ایک ہی جانو اور ایک ہی کہو۔ اس نے تین تین بار نصیحت طلب کی آپ ہر بار یہی تاکید فرماتے رہے۔

فرمایا خداوند کو ایک جانو دو کو دیکھنا احول (بھینگے) کا کام ہے۔

ضبط اسرار کی وصیت:

آپ نے ایک روز اپنے مرید دادن نامی کو فرمایا کہ اے دادن تکبر نہ کرنا تکبر سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے اور فرمایا اے دادن! تجھ کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ جہاں ہر دم حق کی یاد ہوتی ہے۔ اگر تو چاہے کہ جان سلامت رہے تو خدا کے اسرار مت ظاہر کر۔

فرمایا جان کو قتل کر دو نہ دیکھنی اشیاء کو دیکھ لو۔ مگر اسرار خداوندی فاش نہ کرو۔ اگرچہ تمہارے سر پر آگ جلائی جائے۔ مقولہ بچیار پیر:

marfat.com

من مارو بسمل کروڈِ ٹھاکر وانڈ بیٹھ
ہے پردہ نہ پھاڑئے توڑے سر پر بلے انگیٹھ

ایک روز ایک مطربہ حضور کو وضو کرا رہی تھی کہنے لگی یا حضرت ! جلدی کرو کہ میں نے اپنے معبود کے پاس جانا ہے۔ آپ نے فرمایا خاموش رہو اسرار کو ضبط رکھو افشاء نہ کرو اگرچہ جان کی قربانی ہو جائے۔ اللہ سے ڈرتی رہو تو اس کے ڈر سے جدا نہ ہو گی۔

قناعت کی تعلیم:

ایک بار رنمل شریف درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر بمعہ یاران جا رہے تھے۔ اللہ داد قوال بھی ساتھ ہی تھا۔ راستہ میں ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ میں تم پر اصلیت کا راز کھول دوں۔ آپ سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ نے افشائے راز سے اس کو منع فرمایا۔ آگے ایک زمیندار نے کچھ طعام پکا کر حضور کے پیش کیا چونکہ درویش بہت تھے آپ نے سب کو تھوڑا تھوڑا بطور تبرک دیا۔ کوئی شخص سیر نہ ہوا۔ وہاں سے چل کر ایک گاؤں میں پہنچے۔ ایک زمیندار نے روٹی کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم پچھلے گاؤں سے کھا کر آ رہے ہیں۔ لیکن آپ سے پوشیدہ طور پر اللہ داد قوال نے کہا کہ میں بھوک سے بڑا تنگ ہوں۔ حضور نے یہ بات سن لی تو فرمایا کہ تو نے فقیر ہو کر انصاف نہیں کیا۔ اگر ہماری قسمت میں ہوتا تو وہ خود بخود طعام لاتا۔ اے اللہ داد خدا کے راستے پر ثابت قدم اور صابر رہو اور قناعت کا خزانہ ہاتھ سے نہ جانے دو۔

marfat.com

مواخات کا سبق:

ایک بار آپ کی مجلس میں چند یار بیٹھے تھے سید شاہ شریف پر سوزشِ عشق نے غلبہ کیا اور انہیں ہچکی شروع ہو گئی۔ میاں میہوں نے طنزاً کہا کہ یہ کیسا درد اور کیسی ہچکی ہے۔ سب دوستوں نے یہ بات حضور کے آگے عرض کی کہ میاں میہوں فیل مست ہے اگر زنجیروں سے بھی اس کو جکڑا جائے تو بھی ان کو توڑ دے۔ پھر دوستوں نے عرض کی کہ آپ کے یار ایک دوسرے کی پیروی نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ تم شیروں کو نہیں دیکھتے کہ ایک دوسرے کے پیچھے نہیں چلتے لیکن ہمارے دوستوں کی تو یہ عادت ہے کہ جب اکٹھے ہوتے ہیں تو محبت سے بیٹھتے ہیں اور جب یہ جمع ہو کر گفتگو کیا کریں گے تو میں خود ان کے درمیان ہوں گا اور ان کی مجلس میں پوشیدہ طور پر بیٹھا رہا کروں گا اور ان کے اتفاق سے خوش ہوا کروں گا۔

قسمت پر بھروسہ:

ایک مرتبہ آپ مرض اسہال میں مبتلا ہوئے بہت علاج کیے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ارادتمندوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ پرہیز تو کرتے نہیں جو کچھ آتا ہے تناول کر لیتے ہیں شفا کیسے ہو۔ آپ نے فرمایا میں پرہیز کس چیز سے کروں جو چیز میری قسمت میں ہوتی ہے وہی اندر جاتی ہے جو قسمت میں نہیں ہوتی وہ اندر ہی نہیں جاتی۔ پھر پرہیز کس چیز سے کروں۔

marfat.com

اتفاق کی تعلیم:

ایک بار ایک شخص نے حضور کے آگے عرض کی کہ دشمن میری جان کے در پے ہیں اور میرے گاؤں کو ویران کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مجھے کوئی تدبیر بتا دیں جس سے دشمن دور ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ جنگل سے ایک سرکنڈا کی پوریاں بنالیں تو آپ نے فرمایا کہ اب ان پوریوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے توڑ دو۔ اس نے جمع کر کے بہتیری کوشش کی مگر وہ ٹوٹ نہ سکیں۔ حضور نے فرمایا بس اسی طرح اگر تم بھی مل کر رہو گے تو کسی دشمن کا وار تم پر نہ چلے گا۔

ہمسائے فیض سے کیوں محروم ہوتے ہیں:

ایک دن کسی شخص نے عرض کی کہ ہمسائے یا قریبی بزرگوں کے فیض سے کیوں محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ ہر وقت ان کی صحبت میں حاضر رہتے ہیں اور دور کے لوگ کمالیت حاصل کر کے چلے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جاؤ ایک گلاب کے بوٹا کو جڑ سے اکھاڑ لاؤ۔ وہ شخص جا کر لے آیا آپ نے فرمایا کہ پھول، پتوں، ڈالیوں، جڑ کو سونگھو خوشبو کس چیز میں ہے۔ اس نے سونگھ کر عرض کی کہ یا حضرت! خوشبو صرف پھول میں ہے باقی چیزوں میں نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ پتوں اور پھولوں کو لے کر ہاتھوں میں ملو تم کو خود اس راز سے واقفی ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا۔ جب مل چکا تو آپ نے فرمایا کہ اب پتوں اور پھولوں کو علیحدہ کر کے سونگھو۔ جب اس نے سونگھا تو درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا

marfat.com

کہ اسی طرح قریبیوں اور ہمسایوں کو بھی سمجھو۔ ان میں سے جو عاجزی سے فقراء کے دروازوں پر گرتے ہیں اور ان کے قدموں کے نیچے اپنا سر رکھتے ہیں وہ فیضیاب ہو جاتے ہیں اور جو جدا رہتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جیسا کہ پہلے پھول سے پتے علیحدہ تھے تو ان میں خوشبو بالکل نہ تھی اور جب ان میں مل گئے تو وہ بھی معطر ہو گئے۔

تین وصیتیں:

حضرت رحمت اللہ شاہ صاحب جس وقت آپ کی بیعت سے مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا اے حافظ! تیرے آباؤ اجداد عامل بزرگ تھے تم ان تین عملوں سے اجتناب کرنا۔

ایک تو تسخیر جنات کے لئے کوئی عمل نہ کرنا۔

دوسرا نسخہ نساء کے لئے یعنی عورتوں کے مسخر کرنے کے لئے جس کو حُب کہتے ہیں کوئی عمل نہ کرنا۔

تیسرا کوئی چیز گم شدہ ہو تو کسی عمل سے چور کا نام نہ نکالنا۔

گناہوں سے بچنے کی ترغیب:

آپ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان کی عطا شدہ نعمت باطنی دو کبیرہ گناہوں سے بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ ایک لقمہ حرام دوسرا زنا۔ ان گناہوں کے ارتکاب سے عشق حقیقی کی آگ بالکل سرد ہو جاتی ہے۔

marfat.com

ذکر ہُو کی تاکید:

فرمایا جب تک درویش کے بال بال سے ذکر ہُو کی صدا نہ آوے تب تک روح جسم کے قید خانہ سے آزاد نہیں ہوسکتی۔

مُرشد کیسا چاہیے؟

فرمایا مقولہ سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ:

''ٹوٹے جوڑے کرے پورے کامل مرشد سوئی''

ازواج و اولاد:

آپ کی اہلیہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت بی بی رانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا تھا جو آپ کے خلیفہ حضرت عبدالرحمٰن صاحب قوم بھٹی ساکن ہنتھار کی صاحبزادی تھیں۔ ان مائی صاحبہ کے بطن سے ایک بیٹا حضرت سلطان عبدالجلیل صاحب اور ایک بیٹی حضرت بی بی فیروز خاتون ہوئی۔ جو عبادت و ریاضت میں رابعہؒ وقت تھیں۔

وصال پُر ملال:

آپ کی عمر مبارک سو سال سے زیادہ تھی۔ وصال سے کئی روز پہلے فرمایا کہ اب مجھے آخری سفر درپیش ہے میرے یار جلدی جلدی آ کر فیض حاصل کریں چنانچہ کئی دوست حاضر خدمت ہو کر فیضیاب ہوئے۔

وصال کا دن:

وصال کے روز میاں اللہ دا دقوال عرف کالا نے عرض کی کہ یا

marfat.com

حضرت آپ کے کئی یار نزدیک اور کئی دور ہیں اور کئی موقعہ پر حاضر اور کئی غیر حاضر ہیں۔ وہ کس طرح مستفیض ہوسکیں گے۔ آپ نے فرمایا اے خادم! مجھے مجذوب نہ سمجھ جو اس وقت کسی پر مہربانی کروں جو کچھ کسی کا حصہ تھا وہ پہلے روز ہی عطا کر دیا گیا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے طاقت عطا فرمائی ہے میرے لئے دور و نزدیک یکساں ہیں۔ میرے بعد میرا فرزند سلطان عبدالجلیل روشن اور میرا سجادہ نشین ہوگا اور میری جگہ پر جہان کو فیض سے مالا مال کرے گا۔

نماز کی تاکید:

پھر آپ نے فرمایا اے کالا تو نے عصر کی نماز پڑھی ہے یا نہیں اس نے عرض کیا کہ ابھی تک نہیں پڑھی آپ نے فرمایا جاؤ پڑھو۔

تاریخ وصال:

آخر آپ نے اکثر خلفاء کی موجودگی میں بتاریخ بست پنجم ماہ ربیع الاول وصال فرمایا صاحب تحائف قدسیہ نے سال وصال ۱۱۲۰ ہجری لکھا ہے۔

مزار مبارک آپ کا نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں بنا۔ روضہ گنبد دار تعمیر ہوا۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

marfat.com

تاریخ وصال از تحائف قدسیہ

(کمال لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)

جہاں در شور و وا ویلا در افتاد
که رفته دستگیر وقت وارشاد

زمیں نالید و گردوں ہم بنالید
فلک پر سوز و عیسیٰ دست مالید

که رفته ہمچو من بوده دمِ او
که زنده کرد عالم راؤ خوشبو

بده چوں خضر بهر خشک دولها
که زنده کرد و اخضر تیره گلها

همه اشجار و گلها گشت نالاں
شده پر سوز بلبل دست مالاں

ہم از قمری و جملہ طوق گردن
شده سر خاک وہم برخاک سرزن

که وا ویلا عجب شاهِ رواں شد
که فیض او بجمله انس و جاں شد

چناں شد شور اندر دورِ آخر
که خواہد گشت وقت روز آخر

شده غمہائے مرده زنده در دل
قیامت آمده ترقید از گل

غم ہجرش بیان ناید زمن زار
قلم را شد زباں پاره ز اظہار

شد از ماهِ ربیع الاول ازدار
که بُد از بیست پنجم درد کردار

دلم تاریخ جست از نورِ ارشاد
عطا شد از خدا مستِ خدا یاد

۱۱۲۰ھ

marfat.com

قطعہ سال وصال

(محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری، حسن ابدال)

نہیں کر سکتا بد اندیش کوئی — عباد خاص حق کی شان و تمجید
محب اولیائے حق تعالیٰ — مقدر میں ہے اس کے عیش جاوید
خدا کے دوستوں کا جو ہے گستاخ — رہے گی خُشک اس کی کشتِ اُمید
خدا کے اولیائے محتشم کی — وجاہت کی نہیں ممکن ہے تردید
احادیث اور قرآن مبین سے — بخوبی اس حقیقت کی ہے تائید
ادب آموز محبوب خدا کا — محبِ حق علم بردار توحید
خدا کی بندگی، حُب نبی کی — تمام عمر اس نے کی تبلیغ و تاکید
گزارا یادِ حق میں لمحہ لمحہ — مبارک اختتام و خوب تمہید
حیات اس مرد حق اگاہ کی ہے — نہایت قابل تحسین و تقلید
کیے بے نور دل اس نے منور — ہدایت کا جہاں افروز خورشید
ادب کے ساتھ طارق نے کہی ہے — وصال پاک کی تاریخ ''خورشید''

۱۱۲۰ھ

marfat.com

حضرت پیر محمد سچیار پاک المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کا بعد از وصال دنیا میں پہلا ظہور

معتبر روایات میں ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ ہم تین بار اپنے دیدار سے لوگوں کو مشرف فرمائیں گے۔ چنانچہ ۱۸۲۵ء (اٹھارہ سو پچیس عیسوی) میں دریائے چناب کی طغیانی سے روضہ شریف شہید ہوا۔ اس وقت حضرت سلطان بالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیب افزائے مسند سجادہ نشین تھے۔ انہوں نے حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک دوسری جگہ دفن کروایا اور اس پر بلند روضہ تعمیر ہوا۔

دوسری بار ظہور

بقول حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ: پھر بعد سجادہ نشین قبلہ گاہی حضرت سلطان میراں بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹۰ء (اٹھارہ سو نوے عیسوی) میں پھر دریا روضہ کے قریب آ گیا۔ حضرت والد بزرگوار نے فقیر کو حکم دیا کہ حضور کا صندوق مبارک دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوشش کرو۔ میں نے بہت سے آدمی ہمراہ لے کر کھدائی شروع کر دی لیکن صندوق کا کچھ نشان ظاہر نہ ہوا۔ میں نے مایوس ہو کر حضرت والد بزرگوار کو کیفیت واقعہ کی اطلاع دی چنانچہ وہ معہ تمام اولاد حضرت سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ کے درگاہ شریف پر

marfat.com

پہنچے۔ اچانک دربار شریف کے ایک کونے سے نعرۂ ہُو حق کی آواز آئی ہم بمعہ درویشاں اس طرف دوڑے مگر کچھ نظر نہ آیا۔ اسی طرح دربار شریف کے مجاور سائیں محمد علی صاحب نے کہا کہ صاحبزادہ صاحب! تم جس جگہ پہلے کھودتے رہے ہو، اس سے ذرا اس طرف کھودو۔ اس کے کہنے پر دوبارہ کھدائی شروع ہوئی۔ تھوڑی سی دیر کے بعد صندوق مبارک ظاہر ہو گیا اور باہر نکال کر رکھا گیا۔ صندوق مبارک کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی یہ وجہ تھی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت سلطان محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبر کی جگہ اپنے ساتھ دی تھی۔

زیارت تابوت مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تابوت مبارک کو دیکھنے کے لئے بے شمار خلقت جمع ہوئی ۔ آپ کا جسم اطہر بالکل صحیح و سلامت تھا۔ حلیہ مبارک جو اس وقت دیکھا گیا یہ تھا۔ رنگ گندم گوں، قد و قامت بلند، ریش مبارک مہندی سے رنگی ہوئی مگر کھونٹی سفید اگی ہوئی، چہرہ بارعب نورانی، سر کے بال پچھلے حصے پر موجود تھے۔ چوٹی پر نہیں لیکن جڑوں سے اُگے ہوئے تھے۔ سامنے کے تین دانت نکلے ہوئے تھے۔ حضرت قبلہ عالم نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا بھورا (کمبل) جو آپ نے وصیت کی تھی کہ میرے سرہانے رکھ دینا۔ وہ بعینہٖ سر کے نیچے پڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ گویا سو رہے ہیں۔ حضرت سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے دو تین اور بزرگوں کی نعشیں بھی سلامت نکلیں۔ ایک سید صاحب کی نعش بھی درست و سلامت تھی۔

marfat.com

کرامتِ عجیبہ:

آپ کی زیارت فیض بشارت ہر عام و خاص نے کی۔ آپ کی اولاد میں سے مسمات شاہ بیگم بنت میاں وسن صاحب کچھ عرصہ سے نابینا ہو گئی تھی۔ اشتیاقِ دیدار سے بیتاب ہو کر صندوق مبارک کے پاس آ بیٹھی اور زار و قطار رونے لگی کہ بابا جی میری خبر لو۔ روتے روتے بیہوش ہو گئی۔ ذرا دیر کے بعد جب ہوش میں آئی تو نظر بالکل درست تھی۔ سب کچھ نظر آنے لگا۔

غرضیکہ اڑھائی سال تک لوگ زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھ موضع عدالت گڑھ کے متصل مغربی جانب بلند ٹیلہ پر صندوق مبارک مدفون کیا گیا۔ اور تمام صاحبزادگان کے صندوق مبارک بھی اُسی ٹیلہ پر سپردِ خاک کیے گئے۔

تعمیرِ چاردیواری:

مدت پنتالیس سال تک مزار مبارک خام رہا۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ بمطابق ۱۹۳۵ء میں پیر زماں شاہ صاحب مجاور دربار شریف نے عرس شریف کے دن فقیر کو مطلع کیا کہ اب حضرت سچیار پیر رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا ہے کہ میری جگہ کو اچھا بنا دو۔ چنانچہ یہ حکم عالی تمام اولاد حضرت صاحب کو سنایا گیا اور بسعیِ صاحبزادگان بصرف زرِ کثیر بہت عمدہ پختہ چاردیواری بنائی گئی اور پاس مسجد اور مسافرخانہ بھی تیار ہو گیا۔ اب بلند روضہ تعمیر کرنے کا خیال ہے لیکن حکم ثانی حضور کا انتظار ہے دیکھئے کب اجازت ہوتی ہے۔

marfat.com

تیسری بار ظہور

تیسری اور آخری بار دسمبر ۱۹۸۵ء میں ظہور دیکھنے میں تھا۔ اُس وقت سجادہ نشین حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جب دریائے چناب میں طغیانی کے سبب پانی آپ کے مزار اقدس تک آپ کی قدم بوسی کرنے چلا آیا۔ اس بار سیلاب اتنا شدید تھا کہ پورا گاؤں اس کی دست بُرد میں تھا چنانچہ یہ ضروری ہو گیا تھا کہ اس گاؤں کی از سرنو آبادکاری کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کی جائے تقریباً چھ سات ماہ کی کوشش کے بعد جگہ دستیاب ہوئی اور نئے گاؤں کی بنیاد پڑی۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تابوت اور آپ کی اولاد پاک کے کچھ تابوت ایک سکول کی عمارت میں پڑے رہے اور اسی بات کا انتظار ہوتا رہا کہ سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کب اجازت ملے اور مخلوق خدا آپ کے دیدار سے مشرف ہو۔ آخرکار ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۸۵ء میں آپ کا تابوت زیارت کے لئے مخلوق خدا کے سامنے رکھ دیا گیا۔ لکڑی کا نیا تابوت بنا کر اس کے اوپر چہرے کے برابر شیشہ لگایا گیا تھا۔ جس میں سے آپ کا دیدار کرنا نہایت آسان تھا۔ تین دن تین راتیں مسلسل آپ کی زیارت ہوتی رہی۔ سخت سردی اور بارش کے باوجود لاکھوں افراد جمع تھے جیسے پورا پاکستان اُمڈ آیا ہو۔ لوگ گھنٹوں قطار در قطار کھڑے انتظار کرتے اور اپنی باری آنے پر خود کو خوش قسمت ترین سمجھتے۔ آج بھی وہ ہزاروں افراد باقاعدہ حیات ہیں جنہوں نے آپ کے چہرہ انور کی زیارت کی۔ جسم پورے کا پورا سلامت تھا۔ چہرہ مبارک تروتازہ جیسے ابھی

marfat.com

ابھی سوئے ہوں۔ سامنے کے دانت صاف دکھائی دیتے تھے۔ داڑھی اور زلفیں پوری طرح اپنی اصل حالت میں موجود تھیں۔ چونکہ موضع نوشہرہ میانہ دریا بُرد ہو چکا تھا اس لئے بجلی کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ مخلوق خدا کی ہر لمحہ بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر فیصلہ کرنا پڑا کہ نہ صرف دن کے وقت بلکہ راتوں کو بھی مسلسل زیارت کروائی جائے۔ اس کے لئے صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ سنگھوئی شریف والوں نے جنریٹر کا اہتمام فرما دیا تو پھر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد سجادہ نشین دربار عالیہ نوشاہیہ گئوشالہ لاہور کو تعینات کیا گیا کہ وہ بلب روشن کر کے تابوت کے پاس کھڑے ہو جائیں تاکہ رات بھر زیارت کا عمل جاری رہ سکے۔ ان کے ساتھ صاحبزادہ اظہر کمال نوشاہی سنگھوئی شریف، حاجی افضال احمد نوشاہی مرحوم اور راقم سید وقار علی حیدر ہمدانی موجود تھے۔ اخبارات نے تواتر سے اس واقعہ کی خبریں شائع کیں جس سے مخلوق خدا کا اشتیاق اور زیادہ بڑھا۔ ہر طبقہ فکر کے عوام نے آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر یوں تو تمام نوشاہی فقراء جمع تھی مگر سچیاری طریقت کے جن بزرگوں کے نام مجھے یاد رہ سکے ان میں حضرت میاں شیر محمد سچیاری چوہڑ ماجرہ فیصل آباد، حضرت شمیم کمال مست گوجرانوالہ، حضرت میاں سلطان آستانہ صابریہ قصور، احسان صابری، فیضان صابری، حضرت سید محمد حسن شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید اللہ رکھا شاہ گیلانی پٹی شریف والوں کی قیادت میں پورا خاندان زیارت کے لئے حاضرِ خدمت تھا اور حضرت سائیں محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین جلال آباد شریف کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

marfat.com

اس نورانی ماحول میں آپ کے وجودِ مسعود سے بہت سی کرامات کا ظہور بھی ہوا۔ اور زیارت کے دوران پورا ماحول مسحور کن تھا۔ ایک بھینی بھینی سی خوشبو ہر طرف رقصاں تھی۔ اس سے بڑی اور کیا کرامت ہو گی کہ انسانوں کے ایک بے قابو سیل رواں میں کوئی ایک ناخوشگوار واقعہ بھی پیش نہیں آیا۔ خدا رسیدہ اولیاء عظام کی ایک کثیر تعداد جلوہ گر تھی۔ گویا نوشاہی طریقت کا موسم بہار تھا۔ جس کی یاد آج بھی روح کو تازگی اور سوچوں کو فرحت عطا کر جاتی ہے۔ اس موقع پر سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مسند نشین صاحبزادہ چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی نے زائرین کے اذہان وقلوب پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔ دورانِ زیارت زائرین کے لئے لنگر کی خدمات جناب صاحبزادہ سلطان نثار افضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور قربان افضل صاحب سرانجام دیتے رہے۔

تین دن اور تین راتوں پر مشتمل زیارت کے بعد آپ کا تابوت موجودہ جگہ پر سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کے وجود کی تین بار زیارت اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ زمین کی مٹی اُن پاکانِ خدا کی قیامت تک حفاظت کرتی ہے جن کے بارے میں قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون۔

یہ وہ مقام ہے جہاں تمام تر سائنسی توجہات دم توڑ جاتی ہیں اور مالکِ حقیقی کے عشق میں کشتہ ہو جانے والے ان سچے عاشقوں کو غیب سے ہر لمحہ نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ بقول احمد جام:

marfat.com

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را — ہر زماں از غیب جانے دیگر ست

اسی لیے دنیا والوں کو قرآن نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

کونو مع الصادقین۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند عظیم خلفاء کے اسم گرامی:

(۱)	حضرت سلطان عبدالجلیل فرزند آنجناب رحمۃ اللہ علیہ	نوشہرہ شریف گجرات
(۲)	حضرت میاں الہ داد المعروف کالا رحمۃ اللہ علیہ	نوشہرہ شریف گجرات
(۳)	حضرت میاں مہیوں رحمۃ اللہ علیہ	شیخ پور گجرات
(۴)	حضرت امیر شاہ سلطان بگا شیر رحمۃ اللہ علیہ	لکھنوال گجرات
(۵)	حضرت سید جمال شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	پٹی شریف قصور
(۶)	حضرت حافظ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ	بھیلہ قصور
(۷)	حضرت شیخ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ	جلال پور بھٹیاں
(۸)	حضرت نجف جمال رحمۃ اللہ علیہ	جھنگی شریف
(۹)	حضرت شیخ بدیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ	علاقہ ملتان
(۱۰)	حضرت شاہ بُلاق رحمۃ اللہ علیہ	دھونج گجرات
(۱۱)	حضرت شیخ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	سوہدرہ گوجرانوالہ
(۱۲)	حضرت شیخ رحمان قلی رحمۃ اللہ علیہ	سوہدرہ
(۱۳)	حضرت حافظ شیخ رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	بیگووال سیالکوٹ
(۱۴)	حضرت شیخ رحیم رحمۃ اللہ علیہ	شہباز پور گجرات
(۱۵)	حضرت شاہ نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ	سوہدرہ

marfat.com

(۱۶)	حضرت شاہ مراد رحمۃ اللہ علیہ	شرق پور شریف
(۱۷)	حضرت سید حافظ قائم الدین برقندار رحمۃ اللہ علیہ	پاکپتن شریف
(۱۸)	حضرت سید شاہ فرید بھکری رحمۃ اللہ علیہ	لاہور
(۱۹)	حضرت شیخ محمد پناہ رحمۃ اللہ علیہ	گلہوٹیاں ڈسکہ
(۲۰)	حضرت حافظ صدیق	قصور شہر
(۲۱)	حضرت حافظ سعد اللہ	قصور شہر
(۲۲)	حضرت سید شاہ شریف	تلونڈی کپورتھلہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ اول

حضرت سلطان عبدالجلیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزندِ ارجمند اور سجادہ نشین حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں اشرف منچری لکھتے ہیں:

مظہر نورِ الٰہی حضرت عبدالجلیل
یافتِ قرب لی مع اللہ پیش حق بے قال و قیل
سینہ بے کینہ اش کانوں نارِ عشق بود
گمرہان دوجہاں را ذاتِ پاک او دلیل
آشنائی بحرِ عرفاں واقفِ لوح و قلم
بانی کارِ دوعالم در سخاوت بیعدیل
یکدم ازیاد خدا ہرگز نمے بودے جدا
صرف کردے در رہِ حق از کثیرو از قلیل
از حسابِ روز محشر نیست بیم از ہیچ رو
زانکہ لطف پاک ایشان باشد اشرف راکفیل

حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ بڑے پاک باز صاف باطن مستجاب الدعوات تھے آپ نے علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم اور روحانیت کی تکمیل اپنے والد گرامی حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور مسندِ ارشاد پر بیٹھے۔

جس وقت حضرت سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو حضرت سچیار رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

نے آپ کو بلا کر اپنے سینہ اقدس سے لگایا اور نعمت باطنی سے بہرہ ور کیا اس دن سے آپ میں عشق الٰہی کی حرارت اس قدر بڑھ گئی کہ گرمئی عشق سے جسم ہر وقت جلتا رہتا تھا۔ اضطراب و بے قراری غالب رہتی تھی۔ کنزالرحمت میں روایت ہے کہ روزانہ دو آدمی پانی کی مشکیں بھر کر آپ پر ڈالتے رہتے آخر گرمئی عشق کی تاب نہ لا کر کشمیر کی سیر کو تشریف لے گئے تا کہ وہاں کی ٹھنڈک سے کچھ افاقہ ہو مگر سوزش عشق کی حدت میں کچھ فرق نہ آیا آخر کشمیر سے واپس آ گئے اور اپنے والد گرامی حضرت چھیار رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف سے محض چار سال بعد ۱۱۳۴ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہہ کر دارالبقاء میں جا ڈیرہ لگایا۔ آپ کی تعریف میں آپ کے والد گرامی حضرت چھیار پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا میرے لخت جگر حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کی مثل کوئی مردِ کامل نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آشنا نہیں رکھتا اور جس طرح حنا میں رنگ پوشیدہ ہوتا ہے اس طرح اس میں اللہ تعالیٰ کا نور مخفی ہے اور یہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے عشق میں پوشیدہ و گداز ہے جس طرح پھول میں خوشبو پوشیدہ ہے۔ تحائف قدسیہ میں روایت ہے کہ حضرت چھیار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا جگر گوشہ سلطان عبدالجلیل سب کا دوست ہے اور میرے بعد اس جہان کی بخشش کرائے گا اس سے بھی آگ گلزار ہو گی اور دلوں کو منور کرے گا جن اور انسان اس سے فیض پائیں گے۔

کرامات:

روایت ہے کہ ایک بار آپ عرس حضرت پیر محمد چھیار رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ شریف کے بعد اپنے طریقہ کے مطابق لکھنوال چلے گئے وہاں حضرت میر شاہ

marfat.com

سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بہت خدمت کی دوسرے روز شیخ پور کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں خبر سنی کہ میاں میہوں رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں استقبال کے لئے نہیں جاؤں گا۔ حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ خود ہی میرے پاس آئیں گے تو حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہوکر واپس چلے گئے اور فرمایا اب میاں میہوں خود ہمارے پاس آئے گا اور اس کا تمام فیض آپ نے سلب کر لیا چنانچہ اسی وقت میاں میہوں روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی مانگی۔

مردہ زندہ کرنا:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیٹھک تعمیر کرا رہے تھے۔ اتفاقاً وہ ترکھان جو لکڑی کی کٹائی کر رہا تھا فوت ہو گیا اس کا بال بچہ چھوٹا تھا آپ کو ان کی صغرسنی اور یتیمی پر رحم آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ رب العالمین اس کو اپنی قدرتِ کاملہ سے دوبارہ زندگی عطا فرما دے اور عمر دراز نصیب کر۔ اسی وقت آپ کی دعا قبول ہوگئی اور وہ ترکھان زندہ ہو گیا۔ آپ نے اس کو مزدوری دے کر گھر واپس بھجوا دیا۔

آپ کا وصال ۱۱۲۴ھ قطعہ تاریخ اولاد پاک اکلوتے صاحبزدہ سلطان محمد اکرم سجادہ نشین سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ۔

پیر پیراں پاکباز عبدالجلیل　　　دوستدار خالص حق چو خلیل
سال تاریخ وصال آنجناب　　　جوز شیخ پاکباز عبدالجلیل

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ دوم

حضرت سلطان محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اکرم برہِ قربِ حق　　بروز میدان سعادت سبق
از لطفِ پیر بمعراجِ قرب　　برزنہ عشق فگندہ دہق
مصحف آیات الٰہی مدام　　خواندہ تمامی ورقاً باورق
مادرِ ایام نزادہ دگر　　ثانی شاں ماند برنجِ رتق
اشرف خاک درِشاں سُرمہ کُن　　تابہ تن تو بوداز جاں رمق

آپ حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور سجادہ نشین تھے۔ آپ صاحب خلق عظیم مستجاب الدعوات حسین و جمیل اور آپ کے چہرہ انور سے تجلیاتِ نورِ الٰہی چمکتا تھا۔

تحائف قدسیہ میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ قصور تشریف لے گئے نواب خان بہادر نے پورے طور پر آپ کا حقِ مہمانی ادا کیا قِسم قِسم کے کھانے پکوائے۔ قوال اور نقال بھی بلوائے ایک شخص مطلوب خاں نامی نے ازراہِ تمسخر کہا کہ یہ فقیر اب قوالی سن کر خوب وجد کریں گے۔ اور ناچیں کودیں گے آٹھ پہر یہ تماشا اچھا رہے گا۔ آپ نے جب بات سنی تو فرمایا کہ ہمارے درویش سرود کے محتاج نہیں کہ صرف قوالی سن کر ہی وجد کریں۔ بلکہ یہ لوگ دولاب چاہ کی آواز پر بھی وجد کر سکتے ہیں۔ ان کا وجد وحال کرایہ پر

marfat.com

نہیں ہوتا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دو دن قوالی ہوتی رہی مگر کسی کو بھی وجد نہ ہوا بلکہ تھوڑی سی تاثیر بھی نہ ہوئی، آخر مطلوب خان آکر اپنے کلام سے تائب ہوا۔ تو پھر آپ کی توجہ سے سب کو وجد ہونے لگا۔

تحائف قدسیہ میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ قصور میں اپنے مرید نواب سعادت خاں کے پاس تشریف لے گئے وہاں پر محفل سماع (یعنی قوالی) منعقد ہوئی درویشوں کو وجد ہونے لگا وہاں ایک منکر وجد شخص محمد خاں نامی نے ہنسی کی تو آپ نے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے حاضرین محفل نے کہا کہ وجد کرنے والوں کو ٹھٹھے مذاق کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو کچھ نہ کہنا پھر آپ نے شمیر قوال کو حکم فرمایا کہ ایک سرود شروع کرو جب اس نے آواز نکالی تو اسی وقت محمد خاں بیہوش ہو کر گر پڑا اور دیر تک مجلس میں وجد کرتا رہا آخر آپ نے توجہ فرمائی تو ہوش میں آیا اور آپ کے زمرہ خدام میں داخل ہوا۔

دریا کو پیچھے ہٹانا:

تحائف قدسیہ میں روایت ہے کہ ایک شخص محمد عثمان نامی آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ دریا ہماری زمین کو گرا رہا ہے۔ ہمارے حال پر توجہ فرمائی جائے آپ از راہ ذرہ نوازی بمعہ مریدوں کے دریا پر تشریف لے گئے اور کنارہ پر بیٹھ کر وضو کیا اور فرمایا اے دریا زمین کو اپنے پیٹ میں لینے والے یہاں سے جگہ چھوڑ دے چنانچہ اسی وقت دریا وہاں سے پیچھے ہٹ گیا ور دوسرے کنارے کی طرف رُخ کیا۔

marfat.com

خشک درخت کا سرسبز ہونا:

تحائف قدسیہ میں ہے ایک مرتبہ دریائے چناب کی طغیانی سے اکثر زمین نوشہرہ کی دریا بُرد ہوگئی۔ ایک دن آپ سیر کرتے ہوئے دریا کی طرف جا نکلے وہاں ایک بڑا درخت زمین پر خشک ہوا پڑا دیکھا تو لوگوں سے پوچھا یہ کیسا درخت ہے سب نے عرض کیا حضرت یہ بوہڑ کا درخت تھا چھ ماہ ہو گئے کہ دریا نے گرا دیا تھا اب اس جگہ پڑا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو پھر لگا دینا چاہیے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو بالکل خشک ہو چکا ہے اب دوبارہ کس طرح لگ سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا خداوند تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرسکتا ہے تو کیا اس کو سرسبز نہیں کرسکتا۔ چنانچہ پھر اس کو لگا دیا گیا تو آپ کی دعا سے ایسا ہرا بھرا ہوا کہ پہلے سے بھی زیادہ سایہ دار ہوگیا۔

(تاریخ وصال ۲۶ ذیقعدہ ۱۱۶۸ھ)

سجادہ نشین سلطان محمد اکرم رحمۃ اللہ علیہ کی الاد پاک:

حضرت سلطان محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹے تھے۔

(۱) سلطان محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

(۲) سلطان محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۳) سلطان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ سوئم

حضرت سلطان محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان محمد مظہر فیض اتم　　حامی اہل معاصی ساقیٔ جامِ قدم
آشنائی بحرِ عرفاں مہبط نور آلہ　　مخزن سرِّ آلٰہی معدن لطف و کرم
چہرۂ نورانیِ شاہ ہمچو ماہِ چاردہ　　دور کرد از روئے عالم ظلمت شام الم
گر کسے باشد ذلیل از رنج دہرِ بے وفا　　میشود از لطف ایشاں در دو عالم محترم
نیست اشرف راز آسیب حوادث روزگار　　از نگاہ لطفِ پاکش بیم جور د اشتلم

حضرت سلطان محمد جی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان محمد اکرم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کی شہرت دور دور تک تھی۔ کنز الرحمت میں ہے کہ قندھار اور ہندوستان سے خلقت آ کر مستفید ہوتی تھی۔

خلائق زقندھار و ہندوستاں　　بیانید بہر زیاراتِ شاں

آپ امیرانہ طبع اور خوبصورت تھے جو شخص آپ کو دیکھتا فریفتہ ہو جاتا۔ ایک دن بعالم شباب گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کرنے جا رہے تھے سامنے سے سکھوں کی ایک فوج آتی ہوئی ملی ان کا افسر سکھ آپ پر عاشق ہو گیا اور آپ کو پاس لے جا کر ایک بڑے عہدہ پر ممتاز کیا۔ آپ چند عرصہ اس کے پاس عہدہ پر رہے ایک رات خواب میں آپ کے جدِ امجد حضرت

marfat.com

پیر محمد سچیار قدس سرہٗ ملے اور فرمایا بیٹا دنیاوی تعلقات کو چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ چنانچہ آپ نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور تاحیات صائم الدہر اور قائم اللیل رہے۔

روایت ہے کہ ایک روز وہی سکھ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے مصارف کے واسطے تین گاؤں کالس، لالی، عبدو پور، واقع ضلع میرپور ریاست جموں و کشمیر متصل سُکھ چین پور بطور جاگیر آپ کو دے گیا یہ تینوں گاؤں آج تک آپ کی اولاد کے زیر مصرف ہیں۔

منقول ہے کہ ایک شخص کو خواب میں ندائے غیبی سنائی دی کہ فلاں جگہ پر جا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک (یعنی بال) کی زیارت کرو جب وہ شخص اُس جگہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آگے حضرت سلطان محمد جی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور خلقت زیارت کر رہی ہے صبح اُٹھ کر اس شخص نے ایک بزرگ سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس بزرگ نے کہا حضرت سلطان محمد جی نور نبی سے ایک نور ہیں جا کر ان کی زیارت کرو چنانچہ وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا۔

منقول ہے کہ جب آپ کے کمالات کا شہرہ ہوا تو ایک بڑا عالم مولوی قاسم علی ازراہ تکبر کہنے لگا کہ اگر آپ مجھ کو کشش کریں تو مانوں کہ آپ صاحبِ اثر ہیں۔ آپ نے اس کے ضمیر سے آگاہ ہو کر ایسی توجہ فرمائی کہ وہ خود بخود عاجز ہو کر آپ کے قدموں پر آ گرا اور بیعت ہو کر فیض باطنی سے بہرہ ور ہوا بلکہ آپ کی وساطت سے کئی حکما اور علماء آپ کے مرید ہوئے اور فیض سے مشرف ہوئے۔

marfat.com

قطعہ تاریخ:

وصال ۱۱۹۶ھ میں ہوا۔

چو سلطان محمد پیر پیراں روان شد سوئے جنت بس خراماں
ز شاہ فیض تاریخ وصالش بگفتا ہاتفم از حکم یزداں

سجادہ نشین سلطان محمد جی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

سلطان محمد جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے۔

(۱) سلطان پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

(۲) سلطان مُلک جی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ چہارم

حضرت سلطان پیر بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بود سلطان پیر بخش باکمال — زبدہ آفاق عبد ذوالجلال
ماحی بدعات و کفر و شرک بود — گفت نوشاہی فقیر خوش خصال

آپ حضرت سلطان محمد جی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور سجادہ نشین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ پرہیزگار علم دوست صاحب شریعت و طریقت تھے عمر بھر نہ تو آپ سے کبھی نماز ہی قضا ہوئی نہ فرائض کو بغیر جماعت کے ادا کیا آپ نے اوائل عمر میں بموجب قدر دانی فوجی ملازمت اختیار کی اور ہمیشہ سپاہ گری کے جوہر دکھا کر انعامات اور خلعتیں حاصل کرتے رہے لیکن آخر بحکم کل شی یرجع الی اصلہ کشش ربانی نے جوش مارا تو آپ ملازمت کو چھوڑ کر اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ پر قائم ہوئے اور تاحیات ان کے قدم بقدم چلتے تہجد خواں نماز اشراق کے عادی تھے دو بجے رات یاد الٰہی کے لئے اُٹھتے نوافل ادا کرتے کافی دیر تک مراقبہ کرتے ذکر نفی اثبات میں محو رہتے نشہ عشق مصطفٰے میں مستغرق رہتے اس حقیقت کو فقط وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کے قدم خارداروں سے آشنا ہوں ظاہر پرست لوگوں سے یہ حقیقت مخفی رہتی ہے۔ آپ کے ایک مرید سید قادر بخش المعروف قادئے شاہ ہمدانی

marfat.com

قصوری اپنے ایک مکتوب لکھتے ہیں کہ فقیر کو بہت شوق تھا وظائف اذکار کرنے کا تو میں نے ایک دن نوشہرہ شریف جا کر اپنے پیر مرشد حضرت سلطان پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ حضرت کوئی ایسی توجہ کریں کہ مجھے مقام حضوری نصیب ہو جائے تو آپ نے مہربانی فرما کر ایسی توجہ کی کہ میں بیہوش ہو گیا تین دن تک کیفیت رہی اس کیفیت کی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آ رہی ہے چنانچہ جب سواری آ پہنچی تو فقیر ادب کے ساتھ زیارت کے لئے آگے بڑھا۔ مگر کیا دیکھا کہ پلکی میں حضرت پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ سوار ہیں میں قدم بوس ہوا مگر دل میں خیال گزرا میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مشتاق تھا یہ تو میرے مرشد کریم ہیں۔

جب تین دن کے بعد کیفیت ختم ہوئی تو میں آپ کی خدمت میں آپ کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا شاہ جی بے اعتقاد نہیں ہونا چاہیے پہلے اپنے شیخ یعنی مرشد کریم کی زیارت ہوتی تب جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے چنانچہ پھر کچھ دنوں بعد مجھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی۔

میرے پیرومرشد کریم کی سب سے بڑی کرامت یہی تھی کہ آپ جس مرید پر توجہ فرماتے اُسے مقام حضوری نصیب ہو جاتا۔ حضرت سلطان پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۳۶ھ میں ہوا۔

marfat.com

سجادہ نشین سلطان پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان پیر بخش رحمۃ اللہ علیہ کے چار بیٹے تھے۔

(۱) حضرت سلطان الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

(۲) حضرت سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت سلطان شرف رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت سلطان بھاگن رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت سلطان صوبہ رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ پنجم

حضرت سلطان الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چو الٰہی بخش سلطان پاک بود　　در رہِ ایزد جبین خود بسود
در کرامات و خوارق بے نظیر　　گفت نوشاہی دعالش نیک زود

آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت سلطان پیر بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نصائح پر پورا عمل کیا۔ اپنی تمام عمر نیک نامی اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی آپ نہایت خوش خلاق عابد و زاہد تھے۔ علاوہ ازیں دلاوری اور جوانمردی کے جوہروں میں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ آپ نے اپنے لختِ جگر اکلوتے فرزند ارجمند حضرت سلطان بالا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو عرفان الٰہی کی حقیقت سے واقف کیا اور حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین مقرر کیا۔

شیخ الٰہی بخش آں عالی مقام　　وفیض شامل مرد کامل نیک نام
ہاتفم گفتہ مرا بعد از سلام　　سال وصلش گو کہ بس شیخ الکرام

حضرت سلطان الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۶۴ھ میں ہوا اور اپنے آباؤ اجداد کے جوار رحمت میں مدفون ہوئے۔

سجادہ نشین حضرت سلطان الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی بیٹا تھا۔

حضرت سلطان بالا جی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ششم

حضرت سلطان بالا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان بالا نیک خو پاک فطرت نیک سیرت خوب رو
برمریداں بود دائم مہربان گفت نوشاہی ثنائے بیش رو

آپ صاحب حسن خلق دنیاوی دینی امور میں لائق فن شہسواری کے ماہر تھے۔ صاحب کشف کرامت تھے۔ محتاجوں کی پرورش بیکسوں کی امداد کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے نہایت خوبصورت تھے ہر وقت اپنی مسند سجادگی پر متمکن رہتے۔ دینی و دنیاوی امور میں لوگوں کی ضروریات اور باہمی اتفاق میں اپنا وقت صرف فرماتے آپ نے آخری وقت میں اپنے بڑے لخت جگر سلطان میراں بخش صاحب کو دست بیعت فرمایا اور اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور بزرگان سلسلہ دین کی پیروی کی تلقین فرمائی اور حضرت سخی پیر محمد سچیار پاک المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔ حضرت سلطان بالا جی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۹۰ھ میں ہوا اپنے آباؤ اجداد کے جوار رحمت میں مدفون ہوئے۔

قطعہ تاریخ:

زدنیا رفت چوں سلطان بالا مقاش گشت در فردوس والا
وصالش جست نوشاہی زہاتف حبیب ہادی مرغوب گفتا

marfat.com

سجادہ نشین حضرت سلطان بالا جی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان بالا جی رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے۔

(۱) حضرت سلطان میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

(۲) حضرت سلطان پیراں بخش رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ہفتم

حضرت سلطان میراں بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ میراں بخش سلطان زماں　　صاحب اقبال پیرِ خادماں
اہل عزوجاہ و نعمت باحشم　　بود نوشاہی امیر سالکاں

آپ حضرت سلطان بالا جی رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر اور حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین تھے اور آپ ان اوصاف سے موصوف تھے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتے صاحب باطن حسد کینہ سے مبرا سادہ طبیعت ہمدرد خلائقِ خیر خواہ خلق اللہ نیک سیرت نیک نیت تھے کبھی کسی کے ساتھ رنجیدہ نہ ہوتے اگر ہوتے تو فوراً راضی ہو کر اس کی دلداری فرماتے غریبوں بیکسوں کی خبر گیری ان کا کام تھا۔ بیماروں یتیموں کی امداد فرماتے بچوں سے پیار کرتے اپنی جیب سے ان بچوں کو پیسے دیتے غیر کے فرزند کو بھی اپنا فرزند جانتے۔ آپ اس قدر حسین اور خوبصورت تھے کہ لوگ آپ کی زیارت کرنے آتے سرو قد سادہ لباس زیب تن ہوتا لیکن جلال ایسا تھا کہ کسی کو آپ کے سامنے کلام کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔

عرس مبارک کے دنوں میں جب آپ دیوان خانہ سے مزار اقدس پر انوار کو سلام کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تو ہزاروں لوگوں کا انبوہ

marfat.com

ہوتا تھا مگر آپ کا وجود اطہر سب سے بلند نظر آتا یہ آپ کی کرامت تھی ورنہ اتنے لوگوں میں کئی دراز قامت بھی ہوتے تھے غرضیکہ آپ صورت و سیرت میں کمال تھے۔

اپنے آباؤ اجداد کی طرح تبلیغی سفر کر کے مخلوق خداوندی کو مستفیض فرماتے آپ کے ہمراہ درویشوں کی جماعت کثیر ہوتی تھی حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم خلیفہ مجاز حضرت میر شاہ سلطان لکھنوالی کی اولاد سے ایک بابرکت بزرگ سجادہ نشین حضرت میاں نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سندر پوری بمعہ اپنے فقیروں کے حضور کے ہمرکاب ہوا کرتے اور صدائے ھُوْ حَقْ کا بازار گرم رہتا۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلطان میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بمعہ اپنی جماعت کے درگاہِ عالیہ نوشاہیہ پر تشریف لے گئے تو مجلس سماع منعقد ہوئی قوالوں نے غزلیات کافیاں بہت کچھ گائیں مگر کسی کو تاثیر نہ ہوئی (یعنی وجد نہ ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ کیا غضب ہے کہ درگاہ عالی شان حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کے سامنے قوالی ہو اور پھر وجد نہ ہو آپ جوش میں ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے قوالوں کو فرمایا کہ اے قوالو یہ شعر پڑھو۔

شہر بھنبورو سندیو کڑیو تک نتھ نہ رکھیو کائی (مصرعہ بندی)

یہ کلمات کہتے ہوئے آپ نے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ بھی فرمایا آپ کے اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ مجلس میں وجد کا ہنگامہ گرم ہوا اکثر آدمی تڑپ کر گر پڑے اور دیر تک وجد حال ہوتا رہا۔

آپ کی مشہور کرامت یہ ہے کہ ایک مرتبہ نوشہرہ میں قوم کھوجہ کے

marfat.com

ہاں شادی کی تقریب تھی جس پر طوائف منگوائی گئی ان کے مجرا کے لئے ایک مکان کی چھت پر جگہ تجویز ہوئی۔ آپ نے کھوجوں کو بلا کر فرمایا کہ تم طوائفوں کا تماشا اس جگہ نہ کروانا مگر قوم کھوجہ نے بوجہ تکبر وغرور کے آپ کا حکم نہ مانا اور مکان کی چھت کے اوپر ہی تماشا کروایا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر علی الصبح کوئی ایسی آفت آئے گی جس سے تم ہرگز بچ نہیں سکو گے۔

چنانچہ صبح ہوتے ہی قوم کھوجہ کی آپس میں ایسی لڑائی ہوئی کہ ایک دوسرے کے ہاتھوں سے سب زخمی ہوئے سب انسپکٹر نے موقع پر پہنچ کر سب کو بلوا کر گرفتار کر لیا۔ پھر تو سب اپنی غلطی سے متنبہ ہوئے اور حضور سے معافی چاہی کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ آپ نے معافی دی اور ان کو رہا کروایا۔

سجادہ نشین حضرت سلطان میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

marfat.com

حضرت سلطان میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک

آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔

- حضرت سلطان فرح بخش رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت سلطان شاہ بخش رحمۃ اللہ علیہ
  - سلطان فضل میراں رحمۃ اللہ علیہ
  - سلطان محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ
    - سلطان جمشید میراں رحمۃ اللہ علیہ
      - سلطان نعیم افضل
      - سلطان غلام عباس
        - صاحبزادہ سعد جمشید
      - سلطان قربان افضل
        - صاحبزادہ سلطان ذیشان شاہ بخش
        - صاحبزادہ سلطان منصور میراں
      - صاحبزادہ سلطان نثار افضل رحمۃ اللہ علیہ
  - سلطان محمد اصغر رحمۃ اللہ علیہ
    - سلطان محمد نواز اصغر رحمۃ اللہ علیہ
      - سلطان صاحبزادہ امجد نواز
- سجادہ نشین حضرت پیر محمد بچیار رحمۃ اللہ علیہ
  حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
  - سجادہ نشین حضرت پیر محمد بچیار رحمۃ اللہ علیہ
    حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نائب بچیار پاک
    - سجادہ نشین حضرت پیر محمد بچیار رحمۃ اللہ علیہ
      حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ
      - سجادہ نشین حضرت پیر محمد بچیار رحمۃ اللہ علیہ
        صاحبزادہ حضرت سلطان فخر ربانی صاحب
      - نائب حضرت صاحبزادہ شاہد ربانی صاحب
        - صاحبزادہ محمد سلطان میراں صاحب

marfat.com

اول حضرت سلطان فرخ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل حلم و حیا تھے کاروبار دنیوی میں لائق اپنے والد گرامی کے پیارے صاحبزادے تھے لیکن قضائے الٰہی سے آپ کی زندگی میں ہی بعمر ۴۵ سال وصال فرما گئے ان کی اولاد نرینہ باقی نہیں رہی۔ دوسرے صاحبزادہ حضرت سلطان شاہ بخش رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا رعب وجلال عطا فرمایا جو اوروں کو کم نصیب ہوگا ہر سال عرس مبارک کے موقع پر مہمانوں کی خدمت و انتظام رہائش فراخدلی سے کرتے باوجود کہ کثیر التعداد مخلوق جمع ہوتی ہے لیکن کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ دم مار سکے۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جس قدر عقیدت محبت رکھتے تھے اور ان کی اولاد کا احترام و ادب جس قدر کرتے تھے اس کی نظیر پیدا کرنا محال ہے۔ الحمد للہ آج بھی حضرت سلطان شاہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اطہر سے صاحبزادہ قربان افضل صاحب، صاحبزادہ غلام عباس صاحب، صاحبزادہ نعیم افضل صاحب، صاحبزادہ امجد نواز صاحب ایڈووکیٹ، صاحبزادہ منصور میراں صاحب، ان کے علاوہ صاحبزادہ سلطان امتیاز میراں صاحب، صاحبزادہ غلام یزدانی صاحب المعروف حاجی ننھا، صاحبزادہ خلیل ربانی صاحب اپنے جد امجد کی طرح ہر سال عرس مبارک کے موقع پر مہمانوں کی خدمت و انتظام رہائش فراخدلی سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمر خضری عطا فرمائے۔ حضرت سلطان میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۳۲۵ھ میں ہوا۔

marfat.com

قطعہ تاریخ:

جناب پیر میراں بخش صورت یوسف ثانی
بسیرت صالح کل آمد بزمی خوئے عثمانی
بجستم سال فوت شاں مرانی الفور ہاتف گفت
چہ شیخ کامل و برحق زفضل خاص رحمانی

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ ہشتم

ماہر رموز مقطعات قرآنی رونق بزم عارفاں مظہر الجلال والجمال

یزدانی شیخ الابرار حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سلطان میراں بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جگر گوشہ تھے اور آپ نے حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سجادہ نشین حضرت سچیار پاک سرکار رحمۃ اللہ علیہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ صاحب علم و عمل پابند شریعت اور علم دوست تھے۔ آپ نے حرمین الشریفین میں جا کر فریضہ حج بھی ادا کیا۔ آپ کو حاجی وزائر بغداد کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ مقامات مقدسہ بغداد شریف کربلائے معلیٰ نجف اشرف کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ آپ کو علمی روشنی پھیلانے کا بہت شوق غالب رہتا تھا۔ عوام الناس کی دینی اصلاح کے لئے روحانی تکمیل کرنے کے لئے کتابوں کی اشاعت کا شوق رکھتے تھے ہاں یہ علیحدہ بات ہے کچھ لوگوں نے آپ کی کتابوں میں قطع برید بھی کئی اور اپنے نام پر منسوب کرنے کی کوشش بھی کی اور آپ کی کتابوں کے قلمی نسخے بھی چوری کر لئے۔ انہی چوروں نے پھر یہ شور بھی مچایا کہ آپ اس قدر علمیت نہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس گناہ کی معافی نصیب فرمائے۔ راقم الحروف کے پردادا سید رحمت علی شاہ ہمدانی قصوری آپ کے دست بیعت اور خلیفہ مجاز تھے اور دورہ حدیث میں آپ کے شاگرد بھی تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشد

marfat.com

کریم حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشہروی کا علم میں کوئی ثانی نہ تھا۔ تصوف کی دقائق کتب مثلاً فصوص الحکم فتوحات مکیہ شریف ابن عربی کا درس فقیر نے اپنے مرشد کریم حضرت سلطان نواب علی صاحب سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ شریف سے حاصل کیا ہے۔

راقم الحروف عرض گزار ہے میرے پیر و مرشد میرے دادا سید علیم اللہ شاہ ہمدانی بن سید رحمت علی شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشہروی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شرح فصوص الحکم موجود تھی جو کہ میرے سامنے جناب شریف احمد شرافت ساہنپال والے لے گئے پھر واپس نہیں کی۔ الحمد للہ جناب سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چہل کاف کی جو شرح باجازت سید رحمت علی شاہ ہمدانی کو اپنے دست اقدس سے یکم ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ میں لکھ کر دی تھی وہ متبرک قلمی نسخہ فقیر کے پاس موجود ہے آپ نے اپنی زندگی میں رسالہ القادر نوشاہی کا اجراء مولوی حامد شاہ گمٹالوی گورداسپوری سے کرایا تھا اور آپ نے زینۃ الاوراق زیارت مقامات مقدسہ عراق کا سفرنامہ بطور روزنامچہ لکھا اور اذکار الابرار سوانح عمری حضرت پیر محمد سچیار صاحب رحمۃ اللہ علیہ تصنیف کی تھی۔ حضرت سلطان میراں بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مسند ولایت حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کا وصال ۱۳۵۸ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین حضرت سلطان نواب علی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی بیٹا تھا۔

(۱) حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نہم

حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زبدۃ الاصفیاء امام العاشقین شہباز طریقت منبع انوارِ یزدانی واقفِ اسرارِ معنوی سجادہ نشین حضرت سلطان پیر محمد المعروف سچیار کمبل پوش غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے صاجزادے تھے۔

آپ بھی اپنے والد ماجد جناب سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح خوبصورت بارعب تھے۔ صاحب شوکت وحشمت اور جاہ جلال کی عظیم تصویر اور قابل صد افتخار تھے۔ حضرت جناب سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی دعائے اولعزمی سے سرفراز فرمایا تھا۔

تعلیم وتربیت:

آپ جب کچھ بڑے ہوئے تو دستور خاندان کے مطابق مسجد ہی سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ قرآن کریم اور دوسری چھوٹی فارسی کی کتابوں سے گلستان بوستان تک ایک دیندار مولوی صاحب سے پڑھی ان کے علاوہ بھی چند کتب آپ کی نظروں سے گزریں۔ اصول فقہ شریعت و طریقت کا علم آپ نے اپنے والد ماجد جناب سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا سرکار کے علم ظاہر کے متعلق قارئین آپ جان

marfat.com

چکے ہیں اب ذرا غور کیجئے کہ اس قدر علم تھا کہ جناب کی فصاحت و بلاغت کے وعظ اور ایسے ایسے نکات بیان فرماتے کہ علماء کرام بھی دنگ و ششدر رہ جاتے۔ آپ جس وقت گفتگو فرماتے ہر شخص یہ محسوس کرتا کہ سرکار میرے حال پر کلام فرما رہے ہیں۔ ہر وہ شخص جو کدورتیں دل میں لے کر یا کوئی سوال سوچ کر محفل میں بیٹھتا اور وہ گفتگو کے اختتام پر مطمئن اور بیعت ہو کر جاتا آپ ہر وقت مسئلہ توحید وحدت الوجود بیان فرماتے اور اپنے مریدوں کو پابندی وضو اور درود شریف پر زور دیتے اور عشق مصطفےٰ ﷺ میں مستغرق رہنے کی تعلیم دیتے۔

جب آپ حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۳۵۸ھ میں سجادہ نشین مقرر ہوئے تو نائب سچیار پاک کے نام سے پکارے جانے لگے۔ آپ سالانہ عرس شریف حضرت سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا انتظام و انصرام مکمل دلچسپی سے کرتے تھے مہمانوں کی رہائش اور لنگر کا پوری فراخدلی سے خیال رکھتے تھے۔ وجاہت اور لیاقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔

چہرہ انور سے شاہجہانی وجاہت کے آثار نمایاں ہوتے تھے درویشی میں کمال اور حلم و بردباری کا پیکر نظر آتے تھے لیکن عالی ظرفی کا یہ عالم تھا کہ کسی کو مجال دم زدن نہیں ہوتی تھی۔ محفل سماع میں بڑی تمکنت اور وقار سے جلوہ افروز ہوتے تھے۔ حاضرین مرد و زن آپ پر اس قدر نقود (یعنی نوٹ) نچھاور کرتے تھے۔ قوالوں کی جھولیاں بھر جاتی تھی۔

آپ کا اقتدار ولایت بڑھتا گیا شان و شوکت بلندیوں کو چھوتی گئی۔ حلقہ مریدانِ روز افزوں وسیع ہوتا چلا گیا۔ آپ نے مریدوں کی

marfat.com

گزارش پر تبلیغی دعوتوں پر جانا شروع کیا۔ ہر سال نوشاہی سچیاری عرائس و اجتماعات آپ کی زیر صدارت منعقد ہوتے تھے خاص کر شرق پور شریف میں حضرت شاہ مراد نوشاہی سچیاری کا عرس مبارک اور بدوملہی شریف موجودہ ضلع نارووال میں پیر سید فقیر اللہ شاہ بادشاہ نوشاہی سچیاری برقندازی کا عرس مبارک بڑے اعلیٰ پائے میں منائے جاتے تھے۔ آپ خاندانِ سادات گیلانیاں پٹی شریف سید جمال شاہ گیلانی جو کہ حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر خلفاء عظام میں سے تھے ان کی اولاد کے ہاں بمقام بھاگو کی چھانا مانگا بھی تشریف لے جایا کرتے تھے اور قصور شہر سادات ہمدانیہ خاندان پر بھی کرم نوازی فرماتے اور تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۱۶ مارچ ۱۹۶۶ء میں جب سادات ہمدانیہ کے غریب خانہ پر تشریف لائے فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی سچیاری پر بڑی کرم نوازی فرمائی۔ فقیر کے مرشد کریم سید علیم شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم صادر فرمایا کہ جو حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید جمال شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو کچلول براگن کھڑاواں اور اپنے سر اقدس کا مو مبارک (یعنی بال) عنایت فرمایا تھا وہ آپ اپنے پوتے کو تفویض کر دیں کیونکہ یہ سچیاری فقیر ہے۔ آج تک وہ تبرکات فقیر کے پاس موجود ہیں۔

آپ کی علمی بصیرت:

آپ ہمارے غریب خانے پر دو دن قیام پذیر رہے۔ ہماری ساری رات آپ علمی گفتگو فرماتے ایک رات فقیر غریب نواز کے قدم

marfat.com

مبارک دبا رہا تھا تو دل میں خیال پیدا ہوا سرکار غریب نواز سے سوال عرض کروں تو غریب نواز اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کوئی سوال ہے تو بتاؤ میں اجازت دیتا ہوں تو میں نے عرض کی کہ غریب نواز میں طالب علم ہوں میری اصلاح کے لئے یہ ارشاد فرمائیں کہ فقیر کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے تو نائب سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے آقا علیہ السلام کی ایک کشفی حدیث بیاں کی جو کہ آج بھی کانوں میں گونجاتی ہے اور وہ میں نے اجازت لے کر لکھ بھی لی تھی۔ وہ حدیث یہ تھی۔ امام برحق ناطق جناب سیدنا الصبح الصادق جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب نبی مکرم حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مکان لامکان میں رونق افروز ہوئے تو بعد از کلام جناب واحد حقیقی میں عرض کی کہ ملکا بادشاہ آپ کو تمام کانیات میں سے کون عزیز ہے۔ حکم ہوا انت یعنی تم تو پھر ملتمس ہوئے تو ارشاد ہوا یا محمد کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك پھر التماس پرواز ہوئے تو امر ہوا الفقراء احبالی یعنی میرے دوست فقر ہیں۔ بس اس حدیث کا سنا تھا اور آپ کی توجہ ہوئی تو میری دنیا ہی بدل گئی پھر میں نے مسئلہ واحد الوجود کے بارے میں سوال عرض کیا تو آپ نے نظر عنایت کرتے ہوئے بڑے مثبت جواب سے نوازہ جو میں نے ایک کاپی میں نوٹ کر لئے تھے۔

کشف قلوب:

فقیر کے ایک کلاس فیلو دوست مولانا محمد انور ہمارے گھر سرکار نائب سچیار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آئے۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ جب

marfat.com

میں راستے میں تھا دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ میں جا کر سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد اسلم نائب سچیار صاحب سے بیعت کے لازمی ہونے کے بارے میں سوال کروں گا۔ جب میرا کلاس فیلو ہمارے گھر جس کمرے میں حضرت نائب سچیار غریب نواز تشریف فرما تھے اندر داخل ہوا تو حضرت غریب نواز نائب سچیار کی زیارت سے مشرف ہوا اور قدم بوس ہوا تو حضرت غریب نواز نے بڑے پیار سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہا بیٹا کہیں بیعت بھی ہو اس نے نفی میں جواب دیا یا حضرت غریب نواز نہیں۔ تو پھر آپ نے اس کو بیعت کے بارے میں ایک حدیث سنائی۔

عن عبدالله بن عمر من مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية ومن خلع يدامن طاعة لقي الله يوم القيمة ولاجعة له۔

یعنی جو شخص مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت نہیں ہے تو وہ مر گیا جاہلیت کی موت اور جس نے اپنے ہاتھ اللہ کی اطاعت سے اٹھائے وہ بروز قیامت اللہ سے ملے گا اور کوئی حجت اس کے پاس نہ ہو گی۔

(رواہ مسلم، مشکوۃ، ص ۳،۲)

میرے دوست نے جونہی حدیث مبارکہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے سنی اس کے اندر ایک ایسی روح افزا لہر اُٹھی کہ تمام جسم وجد میں آ گیا اور بے خودی کی حالت طاری ہو گئی۔ ہوش آنے کے بعد وہ میرا دوست حضرت نائب سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا آج کل امریکہ میں خطیب ہے۔

marfat.com

صاحبزادہ میاں نور محمد نصرت نوشاہی شرقپوری مدظلہ العالی کے تاثرات:

حضرت سلطان غلام ربانی چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ بزرگوار حضرت سلطان محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلۂ نوشاہیہ کی مقتدر شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے عہد کے ایسے منفرد مسند نشین تھے، جن کی ذات میں بہت سے اوصاف جمع تھے۔ طالبانِ حق کے مرجع عقیدت، خاندان کی روحِ رواں اور اسلاف کے ورثۂ روحانی کے صحیح معنوں میں وارث تھے۔ راقم الحروف نے آپ کا زمانہ پایا ہے اور آپ کے کمالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جو مواقع مجھے آپ کی ملاقاتوں اور صحبتوں کے میسر آتے رہے وہ میری زندگی کا ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے سے آپ کی محبت، توجہ اور شفقت قابلِ دید ہوتی تھی۔ جس سے بھی ملتے لبوں پر مسکراہٹ لئے ملتے کہ ملنے والے کو روحانی تازگی حاصل ہوتی۔ آپ کی پُرکشش شخصیت میں ایسا رعب و جلال تھا کہ مجمع میں بیٹھے ہوئے ایسے معلوم ہوتے جیسے کسی بارات میں سجا بنا دولہا۔ کشادہ پیشانی، قدزیبا، خوبصورت داڑھی، روشن چہرہ، سر پر کلاہ و دستار، سراپا سچیار رحمۃ اللہ علیہ، سر سے پاؤں تک پیکر انوار، گویا فطرت کا عجیب شاہکار تھے۔ رُعب خسروانہ اور انداز فقیرانہ۔ اپنے دوستوں ارادتمندوں اور خدمت گاروں سے ایسے ملتے کہ ہر ایک ان میں سے یہی خیال کرتا کہ آپ کو مجھ سے ہی زیادہ محبت ہے۔ یعنی آپ سب کے ساتھ مساوی سلوک کرتے تھے۔ جہاں بھی جاتے اپنی سنہری یادوں کے دیئے روشن کرتے جاتے۔

marfat.com

آپ کے قُرب کے کئی مواقع میسر آئے۔ آپ جہاں بھی ملے، فرشتہ صورت ملے۔ خندہ پیشانی، ہنستا چہرہ، مسکراہٹ زیر لب، پیاری گفتگو تحمل مزاجی، عمدہ اخلاق ایسی پیاری ادائیں کہ دل کھینچے جائیں۔ جدھر نگاہ اُٹھتی بہار آجاتی۔ ملنساری کا جذبہ عام، عقیدتمندوں کے دل زیر دام، فقرِ سچیاری کا یہ امام، بڑا اور عالی مقام تھا۔ میرا بچپن کا زمانہ تھا، شرقپور تشریف لائے، میرے والد گرامی حضرت شفاء الملت میاں نیک محمد صاحب قدس سرہٗ سے فرمانے لگے۔ آپ اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ دیں۔ امید ہے انشاء اللہ آپ کا اچھا جانشین ثابت ہوگا۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور تمام خدام آستانہ کے حق میں خیر و برکت کی دعا کی۔ آشنا اور غیر آشنا سب کے لئے آپ کے دل میں خیر خواہی کا جذبہ موجود رہتا تھا۔

علم و ادب کے دل دادہ تھے۔ لکھنا پڑھنا مشغلہ تھا۔ مولانا حامد گمٹالوی نوشاہی نے رسالہ ''القادر'' کا اجراء کیا تو آپ اُن کی قلمی اور مالی معاونت فرمائی، اس کے لیے مضامین لکھتے رہے، غرض اس کی اشاعت کے سلسلے میں بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

علمائے کرام کے قدر دان تھے۔ میں ایک دفعہ اپنے والد مکرم کے ساتھ عرس کی تقریب میں شمولیت کے لئے نوشہرہ شریف قدیم (جو اب دریائے چناب کی نذر ہو چکا ہے) گیا۔ دیوان خانہ کے آگے والی مسجد کے اندر میرے والد محترم کے علاوہ مولانا ابو الکلام محمد حیات نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف گلزار نوشاہی) بابو محمد یوسف مردانوی رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ مجاز حضرت بابا جی محمد اعظم میر ووالی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حسین بخش رحمۃ اللہ علیہ بریار نو، حضرت محمد

marfat.com

شفیع رحمۃ اللہ علیہ گوجر خاں، گمٹالہ سے مولانا حامد نوشاہی فروکش تھے۔ ان دنوں حضرت سلطان محمد اسلم نوجوانی کے عالم میں تھے۔ چند خدام کے ہمراہ کھانا لے کر بنفسِ نفیس تشریف لائے۔ کھانا کھلایا اور کچھ وقت تک ان بزرگ علماء کے پاس بیٹھے رہے۔ گفتگو فرماتے اور سنتے رہے حالانکہ اس دن دیگر زائرین کی بھی بہتات تھی۔

حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارادتمندوں کو ''اخوان صفا'' کہہ کر پکارتے تھے اور اُن کے لیے اور عامتہ المسلمین کی اصلاح، درس وتدریس اور باطنی تربیت کے لیے اپنی سرپرستی میں ایک علمی اور روحانی درس گاہ قائم کر رکھی تھی اور جو خلفاء دینی علوم اور روحانی معارف سے آگاہ ہو جاتے تھے آپ انہیں مختلف مقامات پر تبلیغ اور دعوت حق کے لیے بھیج دیتے تھے۔

حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی خواہش تھی کہ نوشہرہ میں ایک مرکزی دارالعلوم قائم کر دیا جائے تاکہ حضرت سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا مشن پورا ہو سکے اور دور ونزدیک سے ارادتمندوں کے بچے یہاں تربیت پائیں۔ اس سلسلے میں آپ نے راقم الحروف سے تجاویز بھی مانگیں۔ میں نے بھی حتی المقدور آپ کو اپنی معاونت کا یقین دلایا مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر نے وفا نہ کی اور آپ آخرت کی طرف سفر کر گئے۔

امید ہے اب موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ فخر ربانی سلمہ اللہ اور اُن کے برادر اصغر صاحبزادہ شاہد ربانی مدظلہ اس کی طرف توجہ دیں گے اور دارالعلوم نوشاہیہ کے قیام سے ملتِ اسلامیہ کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ بڑے درد و سوز رکھنے والے فقیر تھے۔ سماع میں محویت و مستی

marfat.com

کی کیفیت کا غلبہ ہوتا تھا۔ راقم الحروف نے دیکھا درباری قوال اُستاد اللہ وسایا وہمنوا عارفانہ کلام گا رہے تھے کہ آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ جوش اتنا کہ چند جوان آدمی جو حلقہ بنائے آپ کو سنبھالنے کے لئے ارد گرد کھڑے تھے آپ اُن کے قابو میں نہیں آتے تھے۔ زاروقطار روتے اور ہُو حق کا نعرہ بلند کیے جاتے تھے۔

حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پر آپ کے والد بزرگوار حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''اذکار الابرار'' کے نام سے جو کتاب چھپوائی اور جس کی نظر ثانی کا کام مولانا محمد حیات نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری نے کیا تھا۔ حضرت سلطان محمد اسلم صاحب نے بعد میں اُس کتاب کو دوبارہ شائع کرانے کا اہتمام کرایا اور لوگوں میں وہ مفت تقسیم کی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت سچیار کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اپنے دور تک ساری اولاد کا مکمل شجرہ (جہاں جہاں بھی کوئی صاحب موجود ہے) لکھوا کر شائع کیا۔ آپ کی یہ کاوش یقیناً آنے والی نسلوں کے لئے تاریخی اثاثہ ثابت ہو گی۔

رب العالمین آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے فیض کا چشمہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (آمین)

نصیاتح کلمات طیبات:

آپ نے ارشاد فرمایا فقیروں اور درویشوں سے حسد نہ کرو۔ نفس کی خواہش سے کلام نہ کرو اور اس کی حیلہ سازیوں سے بچو۔ مہمان کی تواضع اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ جس نے مرشد کریم کی تصدیق کی

marfat.com

اس کا شمار صدیقوں میں ہے۔ مرید کے لئے مرشد حاضر امام ہے اپنے اس امام سے محبت کرو فیض حاصل کرو گے۔

من لم یدرك امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة۔

(حدیث مبارکہ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو ادراک قلبی سے دریافت نہیں کیا پس وہ مر گیا موت جہالت کی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۴ جون ۱۹۷۸ء بمطابق ۱۳۸۹ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے۔

(۱) حضرت سلطان محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(جو کہ اوائل عمری میں ہی وصال فرما گئے)

(۲) حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ دہم

حضرت پیر روشن ضمیر محبوب العالمین سلطان العارفین رہنمائے سالکان

طریقت سرالاسرار ذات ہو سلطان غلام ربانی المعروف چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

تعلیم و تربیت:

آپ نے اپنے گاؤں کی مسجد سے قرآنی تعلیم حاصل کی نوشہرہ خواجگان میں حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب سے عربی فارسی کی تعلیم حاصل کی اور فقہ کا علم موضع کسوکی میں حضرت سید منظور حسین شاہ صاحب سے حاصل کیا۔

آپ کے متعلق آپ کے دادا جان کی بشارت:

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت سلطان میاں محمد اسلم صاحب نائب سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند ارجمند تھے۔ ایک بیٹے کا اسم گرامی حضرت سلطان محمد اختر تھا جن کا وصال اوائل عمری ہوا تھا۔ جب حضرت سلطان نواب علی صاحب سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دادا جان حج کے موقع پر تشریف لے گئے تو واپسی پر بغداد شریف حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے دربار عالیہ میں حاضر ہو کر دعا کی یااللہ حضرت میراں پاک رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے میرے بیٹے سلطان محمد اسلم کو

marfat.com

حسین جمیل فرزند ارجمند عنایت فرما تو دربار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں دعا منظور مقبول ہوگئی۔ جناب سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو بشارت دی کہ آپ کے گھر پوتا ہوگا۔ تو حضرت سلطان نواب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بشارت اپنے تمام گھر والوں کو سنائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرے وصال کے بعد میرا پوتا (سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر) دنیا میں جلوہ افروز ہوگا۔

حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بروز بدھ بمطابق ۲۴ نومبر ۲۰۱۰ء الصبح الصادق کے وقت ہوا۔

قطعات

حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر سرکار قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ میانہ (گجرات)

طبیعت میں تھی درویشانہ خُوبُو — حلیمی، انکساری اس کی عادت
شرافت کا نجابت کا تھا خورشید — وہ تھا مہتاب افلاک سعادت
بلند اخلاق، خوش اطوار تھا وہ — زمانے کو دیا درس محبت
سخاوت، سیر چشمی، دلنوازی — رکھی قائم بزرگوں کی روایت
بہت سی خوبیوں کا تھا وہ مالک — وجود آں مکرم تھا غنیمت
ہجوم خلق اس کے در پہ ہر وقت — دلوں پر اس نے کی بے شک حکومت

marfat.com

اس عالی قدر نے کی عمدگی سے
بزرگوں کی امانت کی حفاظت

کیا فیضانِ نوشہ عام اس نے
جہاں بھر میں، بعد اخلاص و محبت

نشان اعتبار فقر سچیار
گیا آخر جہاں سے سوئے جنت

رووئے ''آہ'' سال وصل اس کا
کہا ہے ''خوبی چمن طریقت''

رقم کی دوسری تاریخ طارق
وہ ''شان مسلک رُشد و ہدایت''

''وہ آن مسند فیضان سچیار''
کہی ہے تیسری تاریخ رحلت

یہ بھی ہے وصل مرد حق کی تاریخ
کہی ہے ''آن و اخلاص و مروت''

یہ بھی ہے وصل مرد حق کی تاریخ
''دوام خوبی بام طریقت''

حیات اس مرد مومن کی ہے لاریب
فقیدالمثل ''ایثار طریقت''

ادب سے آخری تاریخ طارق
رقم کی ''فیض عرفان طریقت''

(۲۰۱۰ء بمطابق ۱۴۳۱ھ)

سجادہ نشین حضرت سلطان چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک:

حضرت سلطان چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے ہیں۔

(۱) صاجزادہ سلطان فخر ربانی صاحب (سجادہ نشین)

(۲) صاجزادہ سلطان شاہد ربانی صاحب

marfat.com

سجادہ نشین حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ یازدہم

حضرت صاحبزادہ سلطان فخر ربانی صاحب مدظلہ العالی

معدنِ اخلاق و مروت حضرت صاحبزادہ سلطان فخر ربانی قادری نوشاہی مدظلہ العالی۔ آپ حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے لختِ جگر ہیں۔

ولادت:

آپ کی ولادت ۱۹۶۴ء بمطابق ۱۳۸۴ھ میں ہوئی۔

تعلیم:

آپ نے دینی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی جو اپنے وقت کی جلیل القدر اور صاحبِ نظر شخصیت تھی۔ انہوں نے آپ کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ طریقت و شریعت کے جامع ہیں۔ علوم و مسائل طریقت میں آپ گہری نظر رکھتے ہیں۔

محاسن:

آپ اخلاق عالیہ سے متصف ہیں۔ ہر کس و ناکس سے حسن اخلاق سے ملتے ہیں کہ ہر نووارد کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان سے طویل مدت سے شناسائی ہے۔ زائرین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں۔ خدام درگاہ کے لئے آپ کا وجود مسعود باعث برکت و نعمت ہے۔ آپ

marfat.com

کی زیارت سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

مسندِ سجادگی:

اپنے والد گرامی حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار تمام خلفائے مجاز سچیاریہ اور حضور نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد کی موجودگی میں آپ کو آستانِ عرش نشان حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مخلوق خدا کی رہنمائی کی توفیق مرحمت فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

ایں دعا از من و جملہ جہان آمین باد

ضیغم اسلام حضرت صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی مدظلہ العالی:

(برادر خُرد سجادہ نشین سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ)

ولادت:

آپ کی ولادت ۲۷ جنوری ۱۹۷۷ء بمطابق ۶ صفر المظفر ۱۳۹۷ھ بروز جمعرات ہوئی۔

تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی جو علوم شریعت و طریقت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔

marfat.com

محاسن:

آپ اخلاق حسنہ سے آراستہ ہیں۔ نہایت غریب پرور ہیں۔ غربا سے انتہائی شفقت فرماتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں۔ زائرین کی سہولت کا خیال رکھتے ہیں۔ آپ اپنے اسلاف کا عملی نمونہ نظر آتے ہیں۔ چال ڈھال اور گفتگو میں درویشی کی خوشبو رچی بسی ہے۔

اولاد:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور ایک بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ آپ کے صاحبزادے کا نام صاحبزادہ محمد سلطان میراں ہے جو مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۱-ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ بروز جمعرات تولد ہوئے۔ بچپن سے ہی آثار ولایت ہویدا ہیں کہ ۲۰۱۰ء میں لاہور کے ایک خاندان حاضری کے لئے حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گوہر بار میں آئے جن کے خورد سال بیٹے کو عارضہ قلب تھا۔ ڈاکٹر حضرات نے انہیں دل میں سوراخ بتایا تھا۔ ڈاکٹرز نے اسے کھیل کود سے منع کیا تھا لیکن صاحبزادہ صاحب سارا دن بچے کے ساتھ کھیل کود میں مصروف رہے۔ اس کے والدین بے ادبی کے ڈر سے خاموش رہے اور ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق خائف بھی تھے۔ جب لاہور واپس گئے تو دوبارہ ٹیسٹ کروائے گئے تو ڈاکٹرز حیران تھے کہ عارضہ قلب کی کوئی علامت موجود نہ تھی۔ ابھی خورد سالی میں یہ حال ہے تو مستقبل میں انشاء اللہ جب مسندِ تصوف پر خورشید بن کر چمکیں گے تو کیا عالم ہوگا۔

marfat.com

ضمیمہ......تذکار

صاحبزادہ سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر
موصول ہونے والے تعزیتی پیغامات

مرتبین

سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی سچیاری

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد نوشاہی سچیاری

marfat.com

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین! السلامُ علیکم!

یہ دنیا چل چلاؤ کا میلہ ہے جو یہاں آیا اسے ہر حال میں واپس جانا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جسے کوئی نہیں جھٹلا سکا اور نہ ہی جھٹلایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہاں ہر شخص کا اپنا ایک مقام ہے۔ جب وہ اس مقام سے گزر جاتا ہے تو اس کا خلا پُر نہیں ہوتا۔ اس کی جگہ کوئی اور نہیں لے سکتا البتہ اس کی یادوں کے سہارے اُس کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے والد گرامی اور روحانی مرشد حضرت سلطان غلام ربانی عرف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی نابغۂ روزگار درویش تھے جن کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کی قدر و قیمت کا احساس ہو رہا ہے۔

آپ برصغیر کے عظیم اور معروف بزرگ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کمبل پوش سرکار کی درگاہ عالیہ کے سجادہ نشین تھے، جن کے وصال کے بعد مختلف ادوار میں مخلوقِ خدا نے ان کی تین بار زیارت کی۔ 1985ء کے آخر میں تیسری بار ہونے والی زیارت کے روحانی مناظر کے چشم دید ہزاروں گواہ آج بھی زندہ و سلامت ہیں۔ لاکھوں عقیدت مندوں کے اس اجتماع کو منظم رکھنا، نوشہرہ میانہ کی از سرنو آبادکاری اور پھر اس میں سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دوبارہ مدفن، یقیناً آپ کی انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے جس کے پس منظر میں حضرت سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا تصرّف موجود تھا۔ حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضری دینے کے لیے ہر روز عقیدت مندوں کی

marfat.com

ایک قابل ذکر تعداد آتی ہے جبکہ سالانہ عرس کے موقع پر اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ان موقعوں پر ہم نے والد گرامی کو عاجزی و انکساری اور خدمت گزاری کے پیکر کے روپ میں دیکھا۔ آج عقیدت مند اُن کی کرامتیں بھی بیان کرتے ہیں مگر ہمارے نزدیک ان کی سب سے بڑی کرامت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں سے بے لوث پیار اور بغیر کسی دنیاوی لالچ کے ان کی خدمت و مہمان نوازی ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر بھی ہے اور اللہ رب العزت کے شکر گزار بھی ہیں ہم اُن کی اولاد ہیں۔ میرے بڑے بھائی فخر ربانی صاحب بھی والد صاحب کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے آنے والوں کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

24 نومبر 2010ء بروز بدھ ہمارے لیے زلزلہ کی سی کیفیت لیکر آیا کہ جب چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جنازے میں ہزاروں افراد کی شمولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ عقیدت مندوں کے دل میں ان کا کیا مقام تھا۔ ان کی رحلت کے بعد بہت سے محبت کرنے والوں کے تعزیتی پیغام بھی ملے ان پیغامات میں چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بہت سے پنہاں گوشے عیاں ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ عقیدت و تعزیت کے ملے جلے رنگ کے پیغامات سلسلہ نوشاہیہ کی تاریخ کا حصہ بن سکتے ہیں۔ اس لیے سوچا گیا کہ ان پیغامات کو فی الوقت ایک مختصر سے کتابچے کی شکل دے دی جائے تاکہ یہ ریکارڈ محفوظ ہو جائے۔ ان پیغامات کی ترتیب و تدوین کا کام سید وقار علی حیدر ہمدانی اور پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد کے

marfat.com

ذمے تھا۔ انہوں نے پوری عقیدت و محبت سے اس ذمہ داری کو پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خاندان سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کی یہ عقیدت قبول فرمائے۔ اُن تمام احباب کا شکریہ جنہوں نے غم کی اس گھڑی میں ہمیں یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

سوگوار

صاحبزادہ شاہد ربانی

درگاہ عالیہ سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ ،نوشہرہ میانہ

(گجرات)

marfat.com

تعزیتی پیغامات

چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں

محترم سلطان غلام ربانی عرف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ہمارے دیرینہ تعلقات تھے۔ بانی سلسلہ نوشاہیہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہونے کے ناطے ہمیں ان کی طرف سے ہمیشہ احترام ملا۔ وہ جب بھی اور جہاں بھی ملتے طریقت کے اصولوں کو قائم رکھتے۔ چہرے پر فطری مسکراہٹ کھیلتی تھی۔ طبیعت میں درویشی اور فقیری کی خوشبو رچی بسی تھی۔ حلیمی، انکساری، گفتگو میں توازن اور مہمان نوازی جیسی صفات سے متصف تھے۔ سلسلہ نوشاہی سے وابستہ افراد سے نہایت تپاک سے ملتے۔ خصوصاً نوشاہی درگاہوں کے سجادہ نشین حضرات سے میل ملاقات کا رویہ غیر معمولی اور مثالی ہوتا تھا۔ ان کی مہمان نوازی دل کھول کر کرتے۔ وہ نہ صرف فقیری درویشی کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے بلکہ اپنے علاقے کی سیاست پر بھی گہری نظر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے علاقہ کی مقتدر سیاسی شخصیات کا بھی ان کے ہاں آنا جانا رہتا تھا مگر اس درویش نے کبھی کوئی سیاسی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ درویشانہ روش کو ہر حال میں قائم رکھا۔ 1985ء میں حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور آپ کے مزار کی تبدیلی کے انتظامات کو آپ نے جس

marfat.com

خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچایا نوشاہی سلسلہ کی تاریخ میں اسے سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

اب وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ بلاشبہ یہ ظاہر بین آنکھیں اُنہیں دیکھ نہ سکیں گی اور ان کی کمی محسوس ہوتی رہے گی مگر ان کے عقیدت مند درویش ہمیشہ انہیں اپنے دلوں کے قریب ہی محسوس کریں گے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور ان کے درجات مزید بلند فرمائے۔

صاحبزادہ ناصر وحید نوشاہی
سجادہ نشین
دربار عالیہ حضرت چنبی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ
سنگھوئی شریف، ضلع جہلم

O

marfat.com

چاند غروب ہوگیا

سلطان غلام ربانی جنہیں عرف عام میں چن پیر کہا جاتا تھا، حضرت پیر محمد سچیار کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک اور ان کی درگاہ مقدسہ کے سجادہ نشین تھے۔ ان کی وفات کی خبر اہل سلسلہ کے لیے کسی سانحہ سے کم نہیں۔ موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی مخلوق خدا کے ساتھ بے لوث محبت اور پیار تھا۔ اپنے عقیدت مندوں میں تشریف فرما ہوتے تو ان کے نورانی چہرے کی چمک دمک سے بالکل ایسے ہی لگتا جیسے ستاروں کے جھرمٹ میں چاند جلوہ گر ہو۔ وہ جب بھی سنگھوئی آتے ہمارے گھر ضرور تشریف لاتے۔ طبیعت میں سادگی، وضع قطع میں بے تکلفی اور ہر کسی سے مسکرا کر بات کرنا ان کی عادت تھی۔ نوشاہی صاحبزادگان کا حد درجہ احترام کرتے۔ وہ ہمارے گھر کے فرد کی طرح تھے۔ سلسلہ کے علاوہ بعض اوقات خاندانی معاملات میں بھی مشورہ کر لیتے تھے۔ اتنی بڑی درگاہ کے سجادہ نشین ہونے کے باوجود انہوں نے سادگی کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ رضائے الٰہی پر لبیک کہتے ہوئے اگرچہ وہ انتقال فرما کر ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہیں (گویا چاند غروب ہوگیا ہے) لیکن ان کی محبتیں، رفاقتیں اور یادیں ہمارے دلوں میں تازہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

صاحبزادہ اظہر کمال نوشاہی قادری
سنگھوئی شریف، ضلع جہلم

marfat.com

فلکِ فقر کا روشن قمر

حُسن کے ناز، بندہٗ پرور، غریب نواز، پیکر پیار، سخی سردار جانِ سچیار رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر سرکار سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت پیر محمد سچیار پاک کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۴ نومبر ۲۰۱۰ء بروز بدھ صبح صادق کے وقت اس عالم فنا سے پردہ فرما کر عالمِ بقا میں اپنے رشکِ قمر جلوؤں سے اُجالا کرنے کے لئے بسیرا کر چکے ہیں۔

ایک میں ہی کیا بلکہ ہر ملنے والے نے آپ چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی شفیق، مہربان، سخی، سب سے پیار کرنے والا اور کامل فقیر ہی پایا ہے۔ باقی میری ادنیٰ سوچ اور کم علمی اُن کی تعریف کے قابل تو نہیں مگر ان کے ردِ اعلیٰ پہ عاجزانہ حاضری پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ:

کیا کہوں آپ کی شانِ مُبرّا کے متعلق
آپ تو ہر شان کی جاں ہیں غلام ربانی

یوں تو سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے سے پٹی شریف کے فقیر سادات کا پیار تو روزِ ازل سے ہے مگر ظاہری طور پر حضرت سچیار پاک نے پٹی شریف کے بانی حضرت پیر سید جمال شاہ گیلانی کو اپنے دامنِ نسبت سے لگا کر اپنے نایاب پیار کی خیر عطا کی اور خلافتِ عظمیٰ سے نوازا اسی لیے سید جمال شاہ گیلانی سے نسبی اور اولاد سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ سے طریقتی رشتہ ہونے کی وجہ سے آج بھی سچیاری عشق ہماری نس نس اور رگ رگ میں رچا

marfat.com

بسا ہوا ہے۔

حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیارے مرید سید جمال شاہ گیلانی کے ہاں پٹی شریف کئی بار تشریف لائے اور اُس نگری کو اپنے جلوؤں سے روشن و منور فرماتے اور اپنے کرم سے نوازتے اور سید جمال شاہ کے صاحبزادے سید کمال شاہ گیلانی کو بہت پیار فرماتے آپ سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طریقت کو نبھاتے ہوئے سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین اول حضرت سلطان عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ پٹی شریف تشریف لاتے رہے اور ان کی زیر قیادت پٹی شریف کے عرس منعقد ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سجادگان تشریف لاتے رہے۔ سید صدرالدین گیلانی کی دستار بندی کے لئے حضرت سلطان محمد اکرم سجادہ نشین سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اسی طرح حضرت سلطان محمد جی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین پھر حضرت سلطان پیر بخش سجادہ نشین سچیار پاک پھر سلطان الٰہی بخش سجادہ نشین پھر سلطان بالا جی سجادہ نشین سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ پھر حضرت سلطان میراں بخش اور پھر حضرت سلطان نواب علی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ پٹی شریف تشریف لایا کرتے تھے اور پٹی شریف کے تمام سادات کو اپنے لطف و کرم سے نوازتے رہے۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے بعد ہمارے بزرگ پٹی شریف سے ہجرت کر کے پاکستان میں موضع بھاگو کی چھانا مانگا میں قیام پذیر ہوئے تو ۱۹۵۵ء میں حضرت چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ گرامی حضرت سلطان محمد اسلم نائب سچیار رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت سچیار پاک ہمارے ہاں

marfat.com

پہلی مرتبہ تشریف لائے تو آپ کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

۱۹۶۳ء میں میرے پڑدادا حضرت پیر سید خادم حسین شاہ گیلانی اپنے مرشد کامل حضرت پیر سید عالم علی شاہ گیلانی کے حکم کے مطابق حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر نوشہرہ شریف حاضر ہوئے آپ کے ہمراہ آپ کے مریدین کی جماعت بھی تھی آپ نے وہاں پہنچتے ہی نوشہرہ شریف کی خاک پاک کا بوسہ لیا اور آنکھوں کے ساتھ لگایا اور حضرت سچیار پاک کے مزار اقدس پر اپنی داڑھی مبارک سے جھاڑو دیا اور درِ سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ہر گدا اور ہر اک غلام کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور نیاز پیش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزانہ حاضری دیکھ کر حضرت سلطان محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت سچیار پاک نے آپ سے بہت شفقت فرمائی اور پیار کیا اور اپنے سینۂ اقدس سے لگا کر فرمانے لگے۔ ''حضور سچیار پاک نے تمہاری حاضری قبول فرمالی ہے اور ہم نے تمہیں فقر کے بہت بلند مقام پر پہنچا دیا ہے تم چناہ کے صوبے (یعنی آستانہ عالیہ سچیاریہ کے صوبے) ہو حضرت سلطان محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دستار عطا کی یوں سید خادم حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ چناہ کے صوبے سے پکارے اور پہنچانے جانے لگے۔

۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو حضرت سلطان محمد اسلم سجادہ نشین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ سید خادم حسین گیلانی کے ختم چہلم پر راقم الحروف کے دادا جان فقیر سید ظہور حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کے لئے بھاگو کی تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا عجب ہی نظارہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ ٹرین چھانا مانگا اسٹیشن پر اُترے تو سید ظہور حسین شاہ نے فرطِ محبت میں بڑھ کر آپ کی

marfat.com

قدم بوسی کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سجے ہوئے تانگہ میں بٹھلا کر بھاگو کی لے کر آئے تو یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کے منتظر پٹی شریف کے فقیر سادات جن میں حضرت پیر سید عالم علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید حاجی محمد حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید علی احمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید ولایت حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید فقیر حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید منظور حسین گیلانی، سید مسکین حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید اللہ رکھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ آستانہ کھڑیالہ شریف سے پیر سید شاہسوار گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید امیر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید فقیر شاہ گیلانی، سید بنیاد حسین شاہ گیلانی اور سادات ہمدانیہ سے سید علیم اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید وقار علی حیدر ہمدانی اور لاتعداد مریدین، عاشقین نے ادب و عشق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھرپور استقبال کیا اور آپ کے رستے میں نئی چادریں بچھا کر دربار سید خادم حسین شاہ تک لے کر آئے تو آپ نے سید ظہور حسین شاہ کی دستار بندی کی اور وہاں موجود تمام فقیر سیدوں اور عاشقوں کو فیض سچیاری سے نوازا۔

۵ دسمبر ۱۹۹۹ء کو قمر سچیار حسن کی جان حضرت پیر سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ، سید ظہور حسین گیلانی کے ختم چہلم پر میرے والد گرامی حضرت سید اللہ رکھا گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کرنے کے لئے بھاگو کی تشریف لائے تو حضرت سلطان محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی یاد تازہ ہوگئی اور اس مرتبہ بھی پٹی شریف کے فقیر سادات نے جن میں سید ولایت حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید شبیر حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید محمد حسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید محمود الحسن شاہ

marfat.com

گیلانی، سید عابد حسین گیلانی، سید اقبال حسین گیلانی، سید نذر عباس گیلانی، سید سجاد حسن گیلانی، سید بھولے شاہ، سید طاہر شاہ، سید وقاص گیلانی اور سید فیصل گیلانی کے ہمراہ دوسرے سادات اکرام اور عاشقوں نے طریقت کے دولہا کا قوالی کے پیش کارنے کے ساتھ سلامی پیش کرتے ہوئے شاندار فقید المثال استقبال کیا آج بھی میرے کانوں میں قوالی کے وہ پُرسوز بول گونج رہے ہیں۔

چن پیر نگری دے وچ آیا

نی میں ہُن سُنیا

اپنے وکھرا روپ وٹایا

نی میں ہُن سُنیا

اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشاق اور خدام کا بہت بڑا جم غفیر تھا اور طلبگارانِ دید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسیں جلوؤں کا نظارہ کر کے اپنی آنکھوں کے بخت جگا رہے تھے اور ہر کوئی قدم بوسی اور سلام پیش کرنے کے لیے بے چین تھا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر ہم پریشان ہو گئے کہ سرکار کہیں گھبرا نہ جائیں مگر قربان جاؤں آپ نے ازراہِ کشف جان لیا اور ہم سے مسکرا کر فرمانے لگے کہ کسی کو بھی مت روکیں سب کو آنے دو اور فیضانِ سچیاری حاصل کرنے دو۔

۲۶ دسمبر ۲۰۰۸ء کو راقم الحروف نے اپنے والد ماجد اور مرشد کامل کے ختم چہلم پر تشریف لانے کے لئے عرض نامہ اپنے ۲ مریدین کے ہاتھوں بھیجا آپ چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ عرض نامہ پڑھ کر آبدیدہ ہو گئے اور کچھ دیر خاموش رہے پھر جوش محبت میں فرمانے لگے " تم نے وقتِ وصال اطلاع کیوں نہیں کی اور پٹی کے تمام سیدوں کا حق تھا کہ میرے پاس آ کر تعزیت

marfat.com

کرتے کیونکہ اللہ رکھے شاہ تو میرا تھا'' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزندِ اکبر مقرر کردہ سچیار پاک کے سجادہ نشین حضرت سلطان فخر ربانی مدِظلہ علیہ کو تعزیت کے لئے بھیجا چونکہ ختم چہلم کے دن حضرت چن جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان فخر ربانی نے حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کے لئے جانا تھا اس لئے اپنے فرزندِ ثانی صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی مدظلہ العالی کو ارشاد فرمایا ''بیٹا شاہد میری جگہ بھاگو کی تم جاؤ اور سید غلام محی الدین لال شاہ کی دستار بندی کر کے آؤ''۔

۱۵ جنوری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات کو چن سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے جگر گوشہ حضرت صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی مدظلہ العالی بھاگو کی میں جلوہ گر ہوئے آپ کی آمد مبارک کا نظارہ حقیقت میں ایسی تصویر پیش کر رہا تھا کہ آج ہماری نگری میں خود سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری پر پٹی شریف کے فقیر سادات مریدین اور اہلِ علاقہ محبت میں پھولے نہ سما رہے تھے اور جب آپ کی گاڑی آ کر کھڑی ہوئی تو دیوانو نے گاڑی پر اتنی گل پاشی کی کہ آپ کی گاڑی پھولوں کے گھر کا منظر پیش کر رہی تھی۔

گلستانِ سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا گل بے خزاں جب جب قدم اٹھاتا دیوانے آپ کے ہر قدم پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے آپ پر اتنی گل پاشی ہو رہی تھی کہ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے زمین نے پھولوں کا لباس پہن لیا ہو۔ پھولوں پر بجی زمیں پر آپ ہر قدم پر قوالی کا پیش کارہ جو مولوی حیدر ویہراں والا قوال پیش کر رہا تھا مستیٔ نوشہ سچیار رحمۃ اللہ علیہ میں آپ سنتے ہوئے جس طرف

marfat.com

بھی نظرِ کرم اٹھاتے انوارِ تجلیات کی بارش کا نزول ہو جاتا۔ ختم شریف کے بعد آپ نے راقم الحروف ناچیز کی دستار بندی کی اور لاتعداد دعائیں دیں آپ کی آمد ہمارے لیے باعثِ افتخار رہے گی۔

گاہے بہ گاہے میری ادنیٰ آنکھیں حضرت چن پیر سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے حسیں جلوؤں سے منور ہوتی رہیں اور جب کبھی بھی ان کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ میرے خالی دامن کو اپنے فیوض و برکات سے بھر پور فرماتے تو دل خوشی میں جھوم کر بول اُٹھتا:

جس مکھڑے چوں رب دسدا اے
اُوہ مُکھڑا میری سرکار دا اے
جنوں چن وی لُک لُک ویکھدا اے
اوہ سوہنا چن سچیار دا اے

آخری بار مجھے شرفِ زیارت شیخ زید ہسپتال لاہور میں ہوا جب میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ آپ کے کمرہ میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ باعثِ علالت حالتِ غنودگی میں تھے تو میں نے قدم بوسی کی تو آپ نے آنکھیں کھول کر توجہ فرمائی اور اپنا دستِ مبارک میری جانب بڑھایا میں نے بڑھ کر بوسہ لیا تو آپ نے فوراً دوسرا دستِ شفقت میرے سر پر رکھ دیا اور آبدیدہ ہو کر فرمایا۔

''اللہ خیر کرے نوشہ سچیار کرم کرے''

یہ وہ آخری لمحات تھے جو میرے لئے باعثِ سکون اور زندگی کا حاصل اور سرمایۂ بندگی ہیں اب تو فقیرِ ناچیز کی یہی حالت ہے جیسے کسی شاعر

marfat.com

نے خوب کہا:

تصور میں لا کر تمہیں ہمہ تن گوش رہتا ہوں
مثلِ شمع جلتا ہوں مگر خاموش رہتا ہوں

یہ تحریر تو اُن کے عشق نے کروائی ہے میں ناچیز بیان میں نہیں لا سکتا کہ گھرانہ سادات پٹی شریف پر سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولادِ اطہر کا کتنا بڑا کرم ہے اور حضور چن پیر سرکار کی شفقت و محبت کا اندازہ نہیں کر سکتا اور ان کے مقامِ عظمت کو تحریر کرنے کے لئے جرأتِ قلم نہیں رکھتا بس عقیدت میں یہی عرض کر سکتا ہوں۔

پٹی والیاں دا عشق سچیار اے
سانوں چن پیر دے نال پیار اے
سر تے سایہ ہے فخر ربانی دا
ساڈا شاہد ربانی دلدار اے

اور میرے عشق کی آرزو ہے۔

الٰہی تابہٗ ابد آستانۂ سچیار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

(آمین)

طالبِ دعا:
سجادہ نشین فقیر سید غلام محی الدین المعروف لال شاہ گیلانی
(آستانہ پٹی شریف)

marfat.com

خدا رسیدہ کامل فقیر

نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام پنجاب کے باسیوں کے لیے عشق، محبت، رواداری، عقیدت اور احترام کا استعارہ ہے۔ آپ ہی وہ پہلی ہستی ہیں جس نے پنجاب کے باسیوں کی مادری زبان میں انہیں دین محمدی کے زریں اصول بتائے۔ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے ایک مینارۂ نور کی حیثیت سے آج تک کروڑوں گم کردہ راہوں کے لیے باعث ہدایت و راہنمائی ہیں۔

آپ کا تقسیم کردہ معرفت الٰہی کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔ جس کی مہک، لذت، نورانیت اور مٹھاس پنجاب کے ہر گوشے میں محسوس کی جاسکتی ہے۔

پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلفاء میں بلند پایہ پر فائز وہ ہستی ہیں جنہوں نے سلسلہ نوشاہیہ قادریہ کو ایک نئی قوت و طاقت عطا کی اور نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے لیا ہوا فیض بھرپور انداز میں تقسیم کیا۔ آپ فی الواقع سلسلہ نوشاہیہ قادریہ میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد نے اس سلسلہ کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کیا اور آج تک اس پر کاربند ہیں۔

حضرت سلطان پیر غلام ربانی سچیاری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب گیارھویں پشت میں پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ بزرگوں کی

marfat.com

امانتوں کے امین اور ان کا عکس و پرتو تھے۔ آپ ایک خدارسیدہ بزرگ اور کامل فقیر تھے۔ آپ نے تمام عمر خودداری اور سادگی کے ساتھ بسر کی۔ آپ کی سادگی آپ کے ہر انداز سے عیاں تھی۔ آپ کا سادہ لباس، سادہ خوراک، انتہائی سادہ گفتگو، قناعت پسندی اور بے نیازی زبان حال سے گویا کہہ رہی ہو:

تجھے گر فقرو شاہی کا بتا دوں
غریبی میں نگہبانی خودی کی

زندگی بھر اپنے حسنِ اخلاق اور بے مثال کردار سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتے رہے۔ گفتگو ایسی سادہ اور دلنشین کہ سامعین سر دھنتے جاتے۔ علم لدنی کی دولت سے مالا مال یہ خدامست فقیر بڑے سادہ پیرائے میں فقر کے اسرار و معارف بیان کر دیتا۔ آپ نے کبھی دنیا اور دنیا والوں سے رغبت کا اظہار نہ کیا بلکہ دنیا سے بے نیازی کو ہی اپنا شعار بنائے رکھا۔

سچیاری حضرات کا قافلہ جب آپ کی نگرانی میں دربارِ نوشہ رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کے لیے آتا تو آپ کو دیکھ کر بارہا گمان ہوتا کہ خود سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے اس قافلہ کی مہمان نوازی کا شرف ملتا رہا ہے جو سراسر چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا نتیجہ ہے۔ ان کے انتقال سے سلسلہ عالیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ کرے ان کا سلسلہ فقر و طریقت ان کے صاحبزادوں کے ذریعے بڑھتا رہے۔ آمین

خادم دربار نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
صاحبزادہ امجد اقبال نوشاہی

marfat.com

چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ایک سانحہ

حضرت صاحبزادہ غلام ربانی المعروف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت پیر محمد سچیار قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ میانہ ضلع گجرات بے شمار صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے بزرگوں کے روحانی سلسلے کو بڑے احسن طریقے سے آگے بڑھایا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ میں آپ کی خدمات کو سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔

آپ کے عہد حیات کا سب سے بڑا واقعہ حضرت پیر محمد سچیار قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اقدس کا وصال شریف کے بعد تیسری دفعہ دنیا میں ظہور ہے۔ یہ واقعہ 1985ء میں وقوع پذیر ہوا۔ اس سلسلے میں لاکھوں زائرین کے لیے انتظامات کرنا آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ نوشہرہ میانہ کو نئے سرے سے آباد کرنا اور حضرت پیر محمد سچیار قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا عزم تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔

آپ کا وصال سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کے لیے بڑا سانحہ ہے، جس کی تلافی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی چشمۂ فقر کو ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین۔

صاحبزادہ منیر الحق نوشاہی
پروفیسر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی
رسول ضلع منڈی بہاء الدین

marfat.com

فقر و غنا کا امین

حضرت سید صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ دونوں پیر بھائی اپنے شیخ طریقت حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے چہیتے مرید و خلیفہ تھے۔ ان دونوں ہستیوں کا باطنی فیض آج بھی جاری ہے۔ مجھے حضرت سید صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہونے کا اسی طرح شرف حاصل ہے جس طرح حضرت چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کو سچیار پاک کی اولاد ہونے پر حاصل تھا۔ اس ناطے سے ہم دونوں محبت کے اُس رشتے میں منسلک تھے جو ازلی و ابدی رشتہ ہے۔ چن پیر ملنسار اور درویشانہ زندگی کے مالک تھے۔ ان کی گفتگو میں محبت ہی محبت ہوتی تھی۔ وہ محبت جو بیگانوں کو بھی اپنا بنا لیتی ہے۔ یہی نوشاہی فقراء کا طرز حیات رہا ہے جس کی بدولت یہاں رشد و ہدایت کے چراغ روشن ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ میری ان کے ساتھ جتنی بھی ملاقاتیں ہوئیں وہ بہت اچھے ماحول کی یادگار ہیں۔ ان کی متانت نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا۔ ان کے سادہ لباس، سادہ خوراک، سادہ گفتگو اور سادہ بودو باش سے ان کے روحانی مرتبے کا اندازہ ہوتا تھا مگر وہ اپنے باطنی احوال کو آشکار کرنے کے حق میں نہ تھے۔ فقر و غنا کی دولت کا اتنا بڑا امین ہر کسی کو متاثر کرتا تھا۔ ان کے چہرے کی عجیب سی چمک دوسروں کے لیے کشش کا باعث تھی۔ اس برادرِ طریقت کا جنازہ پڑھانے کی سعادت مجھے ملی جسے میں اعزاز سمجھتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت میں انہیں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کا خم خانۂ تصوف و محبت یونہی قائم و دائم رہے۔

سید محمد عثمان نوری نوشاہی قادری

سجادہ نشین، درگاہ حضرت صالح محمد گیلانی نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

چک سادہ شریف گجرات

marfat.com

آہ! چن پیر رخصت ہو گئے

نوشاہی سلسلۂ طریقت کے افق پر بہت سے علمی ، روحانی اور دینی آفتاب اُبھرے اور غروب ہو گئے۔ فیضان و برکات کی تابانیاں بکھیرنے والے ان گنت ستارے اس فقر کے آسمان پر جھلمائے اور موت کی اوٹ میں نگاہوں سے اوجھل ہوتے گئے۔ ہر عہد میں رشد و ہدایت کی روشنیاں رکھنے والے ایسے کئی چاند جلوہ گر ہوئے اور اپنی ضیا پاشیوں سے بزم ہستی کو منور کرتے ہوئے ،موت کی آغوش میں جا اُترے۔

نوشہرہ میانہ (گجرات) کی بستی میں ایک چاند انسانی وجود کی صورت میں حضرت پیر محمد اسلم نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پر طلوع ہوا۔ والدہ نے انتہائی شفقت کے ساتھ آغوش میں لیا تو والد گرامی نے فرط مسرت کے ساتھ اُسے سینے سے لگایا۔ نام بھی اُس کا غلام ربانی ''چاند'' (پنجابی میں چن) رکھ دیا۔ جو عرف عام میں چن پیر کے لقب سے مشہور ہوا۔ یہ چاند بڑھتا ، پھولتا پھلتا جوانی کی شان و شوکت دکھاتا ، دنیا کو اپنے آبائی مسلک کی آن بان سے روشناس کراتا، خاندانی مشرب کا نورانی فیض اکناف عالم میں پھیلاتا رہا۔ یہ عالی ہمت فرزند پورے خاندان کے عزت و وقار کی علامت ثابت ہوا۔

چن پیر بڑے متواضع اور وضع دار انسان تھے۔ چھوٹے بڑے کی پہچان رکھتے تھے۔ اخلاص و مروت کا مظہر تھے۔ نوشاہی فقر کے فروغ کے لیے اُن کی کوششیں خاندانی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ آپ نوشاہی پچیاری

marfat.com

حلقۂ ارادت میں طرہ امتیاز رکھتے تھے۔ آشنا اور نا آشنا سب کے لیے آپ کے اخلاص کا دروازہ کھلا رہتا تھا۔ شیریں کلامی، تحمل مزاجی اور وسیع القلبی آپ کی شخصیت کی آئینہ دار تھی۔

موصوف عقیدتمندوں کے لیے سراپا کرم تھے۔ دوسروں کے لیے بھی محبت بھرا خزینہ تھے اور کیوں نہ ہوتے کہ آپ ایک عظیم القدر باپ کے عظیم فرزند تھے۔ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چن پیر رحمۃ اللہ علیہ نے وہی کچھ کر کے دکھایا جو روحانی سطح پر اسلاف کی طرف سے بطور ورثہ چلا آتا تھا۔ آپ کی دل نوازی اور خیر خواہی کا جذبہ بھی مثالی تھا۔

ایک دفعہ میرے چند کرم فرماؤں نے آپ کی خدمت میں مجھ پر تنقید کی اور میرے بارے میں آپ کے خیالات اور آراء کو بدلنا چاہا۔ آپ اُن سے سخت برہم ہوئے اور فرمانے لگے "دیکھو! جس کے سر کو میرے ابا محترم نے دستار سے سجایا ہوا ہے میں اُس کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں۔" یہ الفاظ آپ نے اُس وقت منہ سے نکالے جب میں خود وہاں موجود نہ تھا۔ یہ واقعہ مجھے حضرت نے ایک ملاقات پر خود بتایا تھا۔ یہ ہوتی ہے عالی ظرفی اور اپنے خاندانی وقار کی پاسداری۔ بلاشبہ چن پیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسلاف کی عمدہ نشانی اور خیر مجسم تھے۔

نگھوئی شریف میں حضرت قبلہ پیر محبوب حسین نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ کی تقریب چہلم میں راقم الحروف بھی حاضر تھا۔ چن پیر رحمۃ اللہ علیہ میرے قریب بیٹھے تھے مگر میں اُن کے بالوں میں سفیدی زیادہ غالب ہونے کے وجہ سے پہچان نہ سکا۔ آپ دھیرے سے میرے قریب ہوئے اور فرمایا "کیا ایسے ہی

marfat.com

ہوتے ہیں نوشاہی جو اپنوں کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ میں نے چہرے پر غور کیا تو شرمندہ ہوا۔ آپ چاہتے تو جلال میں آ کر میرا کان بھی مروڑ سکتے تھے۔ مگر جس متانت اور شائستگی کے ساتھ آپ نے میرے کان میں سرگوشی کی اُس میں ایسا بلا کا کرشمہ تھا، جس نے میرے دل کو مزید مسخر کر لیا۔ کیا کشش تھی ہمارے پیرو مرشد کے اخلاق کی اور کتنی تاثیر تھی زبان فیض ترجمان میں، کہ اپنے تو اپنے رہے، بیگانے بھی اپنے ہو جائیں۔

یہ سطور لکھتے وقت آپ کا حسین چہرہ میری چشم تصور میں ہے اور اُن کے اکرام اور کرم کی باتیں ہی یاد آ رہی ہیں۔ عرصہ پہلے سچیاری جماعت کے ساتھ میں بھی شریک تھا۔ نوشاہی فقر کے بادشاہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا دربار گہربار تھا اور میں گدا۔ ملحقہ مسجد میں نماز جمعہ سے پہلے چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں مجھے چند کلمات کہنے کا موقع دیا گیا۔ فیضِ نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی لہر اُٹھی کہ فقیر کی بات بن گئی۔ سامعین و حاضرین محظوظ ہوئے، حضرت کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا، مجھے سینے سے لگایا، داد دی اور فرمانے لگے ''اللہ تعالیٰ تیرے ذوق و شوق کو قائم رکھے۔ لوگ مجھے تیرے بیان پر مبارکیں دے رہے ہیں۔'' میں نے عرض کیا یہ سب آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ اور حضرت سچیار رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم کا صدقہ ہے۔

حضرت سچیار کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری زیارت کے موقع پر میں بے قابو ہجوم میں گھرا ہوا تھا۔ اتنی دھکم پیل کہ لوگ پسے جا رہے تھے۔ آپ نے خصوصی نوازش فرمائی۔ رات ڈھلنے کو تھی، ہلکی ہلکی بارش کی پھوار پڑنے لگی۔ آپ خاکسار راقم کو اونچی آواز سے پکارتے اور ہانپتے ہوئے

marfat.com

پنڈال میں آئے جہاں ہم لوگ فروکش تھے۔ یکایک میرا ہاتھ پکڑا اور ہجوم کو چیرتے ہوئے تابوت مبارک والے کمرے تک لے گئے۔ صاحبزادہ محمد اکبر صاحب علیہ الرحمتہ جو سامنے دروازے پر کھڑے تھے ان سے فرمانے لگے۔ اب اندر کسی کو بھی نہ آنے دیجئے گا۔ مجھے ساتھ لے کر کمرے میں داخل ہوگئے اور اُس وقت تک میرے پاس کھڑے رہے جب تک کہ میں زیارت سے پوری طرح لطف اندوز نہ ہوا۔

بحثیت سجادہ نشین کے آپ نے مثالی کردار ادا کیا۔ اپنے بیگانے سب آپ سے خوش رہے۔ اپنے فرائضِ منصبی کی بجا آوری کا پورا حق ادا کیا۔ مہمان نوازی میں اور خاندانی رسوم کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ سلسلہ عالیہ کے فروغ کے لیے آپ کی ناقابل فراموش خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی اور آپ کی میٹھی یادوں کے چراغ ہمارے سینوں کو ہمیشہ روشن رکھیں گے۔

رخصت ہوئے ہیں عالمِ فانی سے چن پیر
لیکن بسے ہوئے ہیں ہماری نگاہ میں

سوز دل

میاں نور محمد نصرت نوشاہی

(ایم اے، ایم او ایل، گولڈ میڈلسٹ)

سجادہ نشین آستانہ حضرت شاہ محمد مراد نوشاہی سچیاری رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف

10۔ دسمبر 2010ء

marfat.com

یہ تیرے پُراسرار بندے

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سچیاریہ کی آن بان شان اور عقیدت مندوں کی جان حضرت صاحبزادہ سلطان غلام ربانی چن پیر صاحب 24 نومبر 2010ء بدھ کے روز نہایت خاموشی کے ساتھ اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے۔ وہ دنیا سے کیا رخصت ہوئے پورا ماحول افسردہ کر گئے۔

آپ کے ساتھ میری نیاز مندی عرصہ دراز سے تھی۔ مجھے ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحوں کی ایک ایک بات یاد ہے۔ وہ جب بھی ملتے الفت و محبت کا سمندر نظر آتے۔ آپ کے حلقۂ احباب میں کوئی ایسا شخص آج تک مجھے نہیں ملا جس نے آپ کی شفقتوں کا ذکر نہ کیا ہو۔ بظاہر بہت سادہ مگر طبیعت مرنجاں مرنج تھی۔ عقیدتمندوں کے درمیان بیٹھتے تو اپنی جاندار اور بارُعب شخصیت کے باوصف شیریں گفتگو کی بنا پر محفل کو زعفران زار بنا دیتے۔

پٹی شریف نوشاہی سلسلہ کی ایک بہت بڑی گدی ہے۔ پاکستان بننے کے بعد اس گھرانے سے تعلق رکھنے والے سادات فقراء پاکستان چلے آئے اور ان میں سے زیادہ تر موضع بھاگو بدھوکی (چھانگا مانگا) میں مقیم ہوئے۔ حضرت چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بھی بھاگو بدھوکی تشریف لاتے تو پورے گاؤں میں ایک جشن کا سا سماں ہو جاتا۔ ہر کوئی یہ محسوس کرتا جیسے

marfat.com

طریقت کا یہ چاند گھر گھر اپنی نورانی کرنیں بکھیر رہا ہے۔ آپ بہت ملنسار اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ گو صاحبِ کرامت تھے مگر عام طور پر اپنے احوال باطنی کو چھپا کر رکھتے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ سفر کی سعادت نصیب رہی ہے۔ جب سچیاریوں کا قافلہ رنمل شریف حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سرکار کے آستانے پر جاتا تو کوٹ ستارا میں یہ قافلہ کچھ دیر رُکتا۔ حضرت سچیار پاک کی صدیوں پرانی سنّتِ گدائی تازہ ہو جاتی۔ آپ اس عمل میں سب سے آگے نظر آتے۔ حالانکہ آپ کی طبیعت میں سخاوت کا عنصر غالب رہتا تھا۔ عمر کے آخری حصے میں سوز و گداز کی کیفیتوں میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ پچھلے عرس پر جب میں اپنے چند عقیدتمندوں کے ساتھ پا پیادہ نوشہرہ شریف حاضر ہوا تو میرے پاؤں آبلہ پا ہو چکے تھے۔ دیکھتے ہی مجھے شفقت سے سینے لگایا اور فرمانے لگے وقار شاہ تمہاری عقیدت کی منزل پوری ہو گئی۔ اب آئندہ سے سواری پر آنا ہے پیدل نہیں آنا...... آپ کی سادہ طبیعت اور سادہ لباس کو دیکھ کر کسی اجنبی کو یہ اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ آپ پیر روشن ضمیر، سلطان العاشقین رہنمائے کاملین حضرت پیر محمد سچیار نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر ولی اللہ کے آستانہ پاک کے سجادہ نشین ہیں کیونکہ آپ ظاہر دار پیروں کی سی وضع قطع نہیں رکھتے تھے۔

عمر کے آخری حصے میں آپ جب شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ساتھ صاحبزادہ غلام یزدانی اور صاحبزادہ منصور میراں بھی تھے۔ گیارہ نومبر کی سہ پہر تین بجکر پچیس منٹ پر آپ نے ہمارے حال پر ایسی باطنی توجہ فرمائی کہ ہمیں اسی لمحے

marfat.com

حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپ کے دادا جان حضرت نواب سلطان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے والد گرامی حضرت سلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حالتِ بیداری میں زیارت ہوگئی۔ نسبی اور روحانی اولاد کے لیے یہ بہت بڑی خوش نصیبی تھی ...... اسی طرح وصال کے بعد آپ کے غسل مبارک کے موقع پر بھی اس فقیر نے بہت سے باطنی ہستیوں کی زیارت کی۔ ہم لوگ جب آپ کو غسل دے رہے تھے تو آپ کا ڈرائیور عارف حسین بھی ہماری معاونت کر رہا تھا۔ اسی دوران سرکار نے اس کا انگوٹھا پکڑ لیا اور کافی دیر کے بعد چھوڑا۔ سچ ہے کہ روحانی اسرار کے مالک یہ پُراسرار بندے اپنے پیچھے ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں جو سالکانِ طریقت کے لیے روشنی کا مینار بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقامات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے فیض وکرم کا صحیح معنوں میں خوشہ چین بننے کی توفیق نصیب ہو۔

دیوان شاہ ہمدان

فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری سچیاری

(پٹی شریف) بھاگو بدھوکی، چھانگا مانگا

marfat.com

محبت وشفقت کے پیکر

حضرت سلطان غلام ربانی عرف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ میانہ گجرات پچھلے دنوں رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

آپ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سچیاریہ کے سربراہ اور بلاشبہ سلسلہ سے وابستگان کے سر کا تاج تھے۔ نہایت خلیق، ملنسار اور محبت و اخلاص کا پیکر تھے۔ شرافت ونجابت ان کے چہرے سے عیاں تھی۔ برصغیر کی اتنی بڑی درگاہ کا سجادہ نشین ہونا کوئی کم اعزاز کی بات نہ تھی مگر سادگی اور عاجزی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ خود کو درگاہ سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا سجادہ نشین کہلانے کی بجائے جاروب کش کہلانا پسند کرتے تھے۔ متوسلین سلسلہ سے ملنے کا انداز اس قدر محبت آمیز اور پرخلوص تھا کہ پہلی بار ملنے والا بھی محبت کی اس گرمی کو دیر تک محسوس کرتا رہتا۔ میں جب بھی ان سے ملا، ہر بار محبت کے نئے انداز سے نوازا۔

نوشہرہ سے جب بھی سچیاری درویشوں کا قافلہ حضرت نوشہ گنج ن رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جاتا تو آپ قافلہ سالار کی حیثیت سے ساتھ تے۔ آپ کی معیت میں مجھے بھی اس حاضری کا شرف حاصل رہا ہے۔ ں محسوس ہوتا تھا جیسے سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان وکرم کی برسات ہو رہی ہو

marfat.com

اور ہر کوئی اپنے اپنے ظرف کے مطابق سیراب ہو رہا ہو۔ گویا:

بقدر ظرف مل جاتی ہے سب کو دولتِ مستی

درِ پیر مغاں سے کب کوئی ناکام جاتا ہے

آپ بے شمار انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب 1985ء میں حضرت سچیار پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا موقع آیا تو انہوں نے پوری فراخدلی سے علی الاعلان سب کو فیضیاب ہونے کا یکساں موقع عطا کیا۔ سرکار کی زیارت کے لیے ہزاروں افراد کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بے تاب سمندر تھا۔ جس کے لیے وسیع و عریض انتظام اور صبح و شام لنگر کا اہتمام آپ کی فیاضی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ زائرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر رات کو بھی زیارت جاری تھی۔ مجھے حکم ملا کہ جنریٹر پر بلب روشن کر کے سرکار کے تابوت کے پاس کھڑے ہو جاؤ تا کہ مخلوق خدا کو زیارت کے لیے مشکل پیش نہ آئے۔ وہ لمحات میری زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں جو مجھے چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے پایاں محبت و شفقت سے میسر آئے۔ میں جب بھی کبھی ان کی قدمبوسی کے لیے حاضر ہوتا یا وہ لاہور تشریف لاتے تو بے اختیار سینے سے لگا لیتے۔ پچھلے عرس پر جب میں نوشہرہ شریف حاضر ہوا تو آپ محفل سماع میں تشریف فرما تھے۔ ہزاروں کا اجتماع تھا محترم سید وقار حیدر شاہ ہمدانی نوشاہی نے مجھے دُور سے دیکھتے ہی سرکار کو بتایا کہ آپ جس کو یاد کر رہے تھے وہ آ گیا ہے۔ دُور ہی سے عقیدت مندوں کو اشارہ فرمایا کہ ہمارے عزیز کے لیے راستہ چھوڑ دو اور اسے سیدھا میرے پاس لے آؤ۔ جونہی میں قدم بوس ہوا مجھے اُٹھا کر یوں سینے سے لگا لیا جیسے ماں کمال شفقت

marfat.com

ومحبت سے اپنے بچھڑے ہوئے بچے کو سینے سے لگا کر پیار کرتی ہے اور کافی دیر تک جدا نہ ہونے دیا۔ پھر میرے ماتھے کا بوسہ لیا اور آنکھوں سے برسات جاری ہوگئی۔ میں مودب ہوکر تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھ گیا۔ آپ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد میری طرف چشم التفات اُٹھاتے اور ساتھ ہی اشکبار ہو جاتے۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ اپنی گداز طبیعت کا فیضان نظر نظر میں مجھے عطا فرما رہے ہوں۔ میرا یہ اندازہ اُس وقت یقین کی صورت اختیار کر گیا جب آپ وصال سے کچھ دن پہلے شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج تھے۔ میں بیمار پرسی کے لیے ہسپتال پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹروں نے ملنے سے منع کر رکھا ہے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ مگر میرا وجدان کہتا تھا کہ سرکار مجھے بلا رہے ہیں۔ میں کسی ڈاکٹر سے پوچھے بغیر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اُس وقت آپ پر غنودگی کا عالم طاری تھا۔ سانس کے لیے ماسک لگا ہوا تھا۔ دائیں اور بائیں خادم بازو پکڑے کھڑے تھے مبادا ماسک اتار نہ لیں۔ جونہی میں نے قدم بوسی کی، آپ نے اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھ دیا۔ چند منٹ بعد میں نے دوبارہ قدم بوسی کی تو آپ نے دوبارہ اپنا دست کرم میرے سر پر رکھ دیا۔ گویا بیماری اور غنودگی کی حالت میں بھی آپ نے مجھے اچھی طرح پہچانا اور اپنی محبت سے نوازا۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ اس پر یہ خصوصی کرم؟ سچی بات تو یہ ہے کہ جہاں روح کا رشتہ صداقت اور خلوص کے سُچے دھاگے سے بندھا ہو وہاں بیماری و غنودگی یا چارگی حائل نہیں ہو سکتی۔ آپ کے دست کرم کا لمس میرے لیے آج بھی انیسِ جاں ہے اور آپ کی طرف سے عطا ہونے والی محبتوں کی خوشبو ذہن و دل کو معطر کیے ہوئے ہے:

marfat.com

کون کہتا ہے آپ فوت ہوئے
آپ ملکِ بقا سدھارے ہیں

نیاز مند

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد قادری نوشاہی سچیاری

سجادہ نشین، دربار عالیہ نوشاہیہ

مزار اقدس حضرت سائیں محمد شریف قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

گئو شالہ۔ لاہور

marfat.com

محسنِ طریقت

حضرت صاحبزادہ غلام ربانی المعروف چن پیر صاحب نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

مخلوق خدا کی دینی اور دنیوی راہنمائی کے لیے تصوف کے جن سلاسل نے برصغیر میں بے لوث خدمت کا حق ادا کیا ان میں سلسلہ نوشاہی قادری کو ایک منفرد اور بلند مقام حاصل ہے۔ خاندان نوشاہی کی تاریخ گواہ ہے کہ اس سلسلہ سے وابستہ بزرگان دین علمی و روحانی کمالات کا پیکر تھے اور وہ اپنے علم و فضل، زُہد و ریاضت تبلیغ دین اور کشف و کرامات میں یکتائے روزگار تھے۔ ان میں بانی سلسلہ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد المعروف بہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ کا دربار گوہر بار نوشہرہ میانہ ضلع گجرات میں ہے جہاں سے علم و فضل اور روحانی چشموں کے سوتے پھُوٹے جو اب تک دلوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس دربار شریف کے سجادہ نشینان نے اپنے اپنے دور میں انسانی معاشرہ کی اصلاح اور فلاح کے کاموں میں بہت دلچسپی کے ساتھ کام کیا۔ گمراہی کے اندھیروں کو دُور کیا۔ انسانیت کی راہنمائی علم و حکمت کی روشنی سے کی۔ آج بھی فیض کا یہ چشمہ رواں دواں ہے۔ اس سلسلۂ طریقت کی ترویج کیلئے جن شخصیات نے نہایت خلوص سے کام کیا اُن میں سے ایک حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر ہیں۔ آپ حضرت سُلطان محمد اسلم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

marfat.com

صاحبزادے اور حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ نے 1362ھ کو اس جہان رنگ و بُو میں قدم رکھا۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ روحانیت کے علم کی روشنی خاندانی طور پر انہیں ورثے میں ملی تھی۔ ان کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی محسوس ہونے لگتا تھا کہ آپ روحانی طور پر بہت بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ جاذب نظر چہرہ ہونٹوں پر کھیلتی قدرتی مُسکراہٹ، خاندانی وجاہت اور متانت کی آئینہ دار تھی۔

1985ء میں دریائے چناب میں طُغیانی کے سبب حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا تابوت قبر مبارک سے نکالا گیا تو زیارت کے لیے ہم بھی آپ کے خاندان کے تمام افراد کے ہمراہ اصحابِ طریقت نوشہرہ شریف پہنچے۔ اس موقع پر آپ انتظامی معاملات اور درویشوں کی خدمات کو بطریق احسن انجام دے رہے تھے۔ طبیعت نہایت سادہ تھی اور آپ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے زندگی بھر سلسلہ نوشاہیہ کی ترویج و ترقی اور تعلیمات سچیار رحمۃ اللہ علیہ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ کوئی دُعا کیلئے عرض کرتا تو استغراقی کیفیت میں ڈوب جاتے، کافی دیر کے بعد آنکھیں کھولتے اور فرماتے ''اللہ خیر کرے گا''۔

میاں خادم میراں نوشاہی بیان کرتے ہیں کہ فیصل آباد کے پاس ایک گاؤں ''سدھار'' ہے وہاں ماسٹر اسماعیل نامی میرا معتقد تھا (جو کہ اب دارِ فانی سے کوچ کر گیا ہے) اُس نے آج تک حضرت چن پیر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نہ کی اور نہ ہی کبھی نوشہرہ شریف گیا تھا۔ عرس حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ صاحب پر موضع ''سدھار'' سے ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا۔

marfat.com

ملاقات کی تو حضرت چن پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص سے فرمانے لگے کہ ماسٹر اسماعیل نامی ہمارا ایک درویش آپ کے گاؤں میں رہتا ہے۔ اُس کو سلام کہنا۔

حضرت چن پیر رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحبِ درد اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے ہر کسی کیلئے ہمیشہ دُعائے خیر کی۔ کبھی نذرانے وغیرہ کا لالچ نہ رکھا، رخصت کرتے وقت ہر ایک کو یہی فرماتے ''بھلا ہو بھلا ہو''۔

عرس کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں زائرین کو سنبھالتے۔ بڑی مستعدی اور حسنِ کارکردگی سے کام کو سرانجام دیتے۔ ہر ایک کے پاس جا کر خبر گیری فرماتے۔ زندگی کے لمحات اللہ کی عبادت اور خلق خدا کی خدمت میں گزارتے۔ جس طرح ظاہری زندگی میں آپ کی شخصیت پُرکشش تھی۔ اُسی طرح وصال کے وقت بھی آپ کے چہرہ انور پر تابانی تھی۔ دیکھنے والی ہر آنکھ اشکبار تھی اور آپ کی ذات میں ایک مرد کامل کو دیکھ رہی تھی۔ آپ اگرچہ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے ہیں مگر اس محسن طریقت کی یادیں ہمیشہ دلوں کی دنیا آباد رکھے گی۔ رب العالمین ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

صاحبزادہ محمد مغیث نوشہ نوشاہی
شرقپور شریف

marfat.com

حضرت پیر غلام ربانی المعروف چن پیر قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر

اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

تصوف و روحانیت کے تاجدار و سرخیل سلسلہ عالیہ قادریہ شریف کی اہم شاخ نوشاہیہ کی گراں قدر خدمات اظہر من الشمس ہیں اور ان پر ایک جہان گواہ ہے قدوۃ الکاملین، عمدۃ العارفین، وارثِ علوم و کمالات سیدنا غوث اعظمؒ، حضرت سخی معروف خوشابی قادری رحمۃ اللہ علیہ، اس سلسلہ شریف کے اکابر کے سرتاج ہیں اور خوشاب شہر میں مرجعٔ خلائق ہیں ان کے وجود مسعود سے لاکھوں نفوس نے اکتساب فیض کیا۔ حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ بھی اپنے پیر و مرشد حضرت سخی سلیمان نوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ (بھلوال) کے وسیلہ سے اسی درِاقدس کے فیض یافتگان میں سے ہیں اس مرکز علم و عرفان سے ان کی نسبت کی پختگی کا عالم یہ ہے کہ زمانے بیت گئے، نسل در نسل عشاق کے قافلے جوق در جوق اس درگاہ کو عقیدت و محبت کی بوسہ گاہ بنائے ہوئے ہیں۔ ہر سال کے آغاز میں یوم عاشور کے موقع پر دنیا بھر سے نوشاہیوں کے ڈیرے خوشاب میں دریائے جہلم کے پتن پر جمنا شروع ہو جاتے تھے اور آج تک یہ ریت و روایت برابر زندہ ہے۔

ہر محرم الحرام میں ہم بھی اس مرکز پر حاضری کی سعادت حاصل

marfat.com

کرتے ہیں شعبدہ بازی ہر طبقہ میں در آئی ہے اور تصوف کی سفید چادر پر داغ لگانے والے کم نصیب بھی حرکت میں رہتے ہیں مگر یہاں ہر طرح کی تصنع و بناوٹ سے بے نیاز، حقیقی درد و سوز کے حامل اور انسانیت کی قدروں کو تقدس کے ساتھ سامنے رکھ کر مخلوق کو خالق کے حقیقی پیغام سے آشنا کر دینے کی آرزو رکھنے والے نوشاہی اہل نظر حاضری دیتے ہیں۔ انہیں دیکھ کے حیرت ہوتی ہے اور انسان سوچتا ہے کہ:

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

رقت، آہ، درد اور سوز کی وادیاں ان کے ساتھ ساتھ چلتی دکھائی دیتی ہیں۔ روحِ تصوف سے آشنائی نصیب ہوتی ہے۔ دراصل تصوف پریکٹیکل ہے اُس کو تھیوری میں لانے کے خواہش مند اس کی تفہیم سے عاری رہتے ہیں اور پھر اپنی کم فہمی کو چھپانے کے لیے اہل تصوف کے خلاف خامہ فرسائی کا سہارا لیتے ہیں۔ یہی ایک عذاب ہے جو فیشن کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اسے باطل فرقوں کے لیے کسی درجہ میں سہارا بھی خیال کیا جاتا ہے۔

حضرت سخی معروف قادری خوشابی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکار صدیوں قدیم کتب میں محفوظ ہیں مگر آپ کے مفصل احوال ابھی پردۂ اخفا میں ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے فیض کو عام کر کے اس پردہ کو قدرے ہٹایا پھر آپ کے خلیفہ و جانشین حضرت خواجہ پیر محمد سچیار المعروف کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ نے تو شبانہ روز جدوجہد سے ایک دنیا کو متاثر کیا اور طویل

marfat.com

خدمات سرانجام دیں۔ ان کے وجود سے بے شمار کرامات کا صدور ہوا۔ حتیٰ کہ وصال مبارک کے بعد کرامات کے ظہور کا سلسلہ جاری ہے۔ 1985ء میں تو ان کے مزار مبارک کو کھولا گیا، لاکھوں نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ تابوت مبارک کو پھر نئی جگہ میں مدفون کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے پاکانِ امت کے فیض سے محروم نہ رکھے۔ آمین

حضرت سخی سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت پیر غلام ربانی المعروف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسلاف و اکابر کی یادگار تھے۔ ان کے مشن کے سفیر تھے۔ انہی کے ترجمان تھے۔ انہی کے جانشین تھے۔ سادگی، متانت، پیار، اخلاص، مہمان نوازی، کھرا پن اور ہمدردی کا پیکر و مجسمہ تھے۔ انہی خوبیوں سے مرکب تھے اور ساری زندگی اپنے شیخ کے آستانے سے وابستہ رہنے کے ساتھ ساتھ انہی کے پیغام کو اپنے قول و کردار سے عام کرتے رہے۔

24 نومبر 2010ء (17 ذوالحجہ 1431ھ) بدھ کا روز ان کے لیے وعدۂ الٰہی کا روز تھا اور وہ حسب وعدہ پیغام اجل آنے پر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت پیر غلام ربانی چن پیر رحمۃ اللہ علیہ سرکار قادری نوشاہی کی دنیا میں عمر 69 برس تھی اور انہیں اپنے والد گرامی حضرت سلطان محمد اسلم قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں نوشہرہ میانہ نزد جلال پور جٹاں میں سپرد خاک کیا گیا:

marfat.com

چشم تر ، خاک بسر، چاک گریباں ، دلِ زار
عشق کا ہم نے یہ دنیا میں تماشا دیکھا

آپ کے فرزندانِ کرام صاحبزادہ فخر ربانی نوشاہی قادری اور صاحبزادہ شاہد ربانی نوشاہی قادری میں سے فرزند اکبر کو جانشین مقرر کر کے خلعت عطا ہوا۔ خدا اُن کے فیضان کو ان کے ذریعے سے جاری فرمائے۔ ہمارے بہت پیارے کرم فرما بزرگ دوست حضرت پیر سید وقار علی شاہ ہمدانی قادری نوشاہی پیکرِ اخلاص ہیں اور حقیقی معنوں میں مشن کے سپاہی اور سلسلہ کے سفیر ہیں۔ لگتا ہے کہ عالمِ ارواح سے ان کے ساتھ شناسائی تھی یا یہ کہ وہ روحانی دنیا کے حوالے سے طبیب حاذق ہیں اور دل ونگاہ کے معاملات سے آشنائی کے سبب دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ انہیں نوشاہیہ قادریہ کے اکابر سے حقیقی محبت اور قلبی انس ہے۔ ان کی عقیدت والفت میں فنا ہیں اور ہمارے مابین یہی محبت قدرِ مشترک ہے۔ خدا اسے قائم وسلامت رکھے اور مشائخ قادریہ کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا مال رکھے۔

حضرت چن پیر قادری نوشاہی کی مرقد منور کو اپنے انوار وتجلیات کا مرکز بنائے اور مخلوق خدا کے دلوں کو کسب فیض کے لیے ان کی طرف پھیر دے۔ آمین

حروفِ غم

ملک محبوب الرسول قادری

10 محرم الحرام 1432ھ

جوہر آباد

marfat.com

مجسم روایت

مشہور انگریزی شاعر ٹی-ایس ایلیٹ کے خیال میں مذہب کا مستقبل ظاہری تعلیمات سے کہیں زیادہ سینہ بہ سینہ چلنے والی روایات میں پنہاں ہے اسی طرح اسلامی تصوف میں بھی بزرگوں کی روایات کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ تصوف کی روایات میں جڑے لوگ ظاہرداری سے مکمل پرہیز کرتے ہیں اسی لئے ان کی شخصیت کی تہیں، ان سے لمبی نشستوں اور طویل شناسائی ہی سے کھلتی ہے۔ حضرت غلام ربانی المعروف چن پیر سجادہ نشین نوشہرہ شریف کی شخصیت پر نظر دوڑائی جائے تو وہ "مجسم روایت" تھے خاموش طبع، کسی پر اپنی علمیت اور دانش کا رعب نہیں جماتے تھے۔ ایک نشست میں ان سے چند تاریخی واقعات اور علمی پہلوؤں پر گفتگو ہوئی تو میں حیران رہ گیا کہ وہ اتنے باعلم ہیں پھر مجھے ٹی-ایس ایلیٹ کی سینہ بہ سینہ چلنے والی روایت کی بات یاد آئی اور مجھے احساس ہوا کہ ان کے خاندان میں روایات کا علم کس قدر زیادہ ہے اور اس کی اہمیت کیوں ہے۔ اس روز انہوں نے مجھے بتایا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تین وزیر جو لاہور کے فقیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے وہ ان کے بزرگ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں مرید تھے۔ انہوں نے مجھے کئی قلمی نسخے اور پرانی نادر تاریخی کتب بھی دکھائیں اس روز مجھے پتہ چلا کہ میری سالوں کی شناسائی کے باوجود ان کے بارے میں میری آگاہی مکمل نہ تھی۔

marfat.com

میرا حضرت چن پیر سے تعلق برسوں پر محیط ہے میں آٹھ یا نو برس کا ہوں گا کہ میں نے انہیں پہلی بار عربی النسل گھوڑے پر سوار بہت سے گھوڑ سواروں کے جھرمٹ میں دیکھا وہ کسی ریاست کے شہزادے معلوم ہوتے تھے۔ یہ واقعہ لکھنوال ضلع گجرات کا ہے جہاں حضرت امیر شاہ سلطان کے عرس کے موقع پر ان کے مرشد حضرت سچیار پاک کی اولاد ہر سال پالکیوں میں بیٹھ کر آتی ہے اس وقت چن پیر کے والد حضرت سلطان پیر محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔ میں اپنی دادی جان محترمہ فاطمہ بیگم کے ہمراہ عرس پر جایا کرتا تھا سجادہ نشین حضرت سلطان اسلم نائب سچیار رحمۃ اللہ علیہ اپنے بزرگوں کی روایت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مرید امیر شاہ سلطان کے دربار جاتے اور پھر رات کو لکھنوال میں امیر شاہ سلطان کے سجادہ نشین کے گھر قیام کرتے۔ میرے بچپن میں میری دادی کے اکلوتے بھائی صاحبزادہ اکبر علی بھٹی رحمۃ اللہ علیہ وہاں کے سجادہ نشین ہیں۔

وقت گزرتا گیا حضرت سلطان پیر محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ دار فانی سے وصال کر گئے۔ حضرت چن پیر نوشہرہ شریف کے سجادہ نشین بن گئے۔ زندگی کی مصروفیات بڑھ گئیں میرا لکھنوال جانا کم ہوتا گیا مگر پالکیوں کی رسم اسی طرح جاری رہی۔ حضرت چن پیر پالکی میں آنے لگے اور لکھنوال میں ان کے میزبان وہاں کے سجادہ نشین ظفر علی بھٹی ہو گئے۔ گذشتہ چند سالوں میں دو تین بار نوشہرہ شریف جانے کا اتفاق ہوا ہر بار حضرت چن پیر سے ملاقات اور کچھ نہ کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔ میری اس خاندان سے محبت کی وجہ بچپن کی یادوں، خاندانی تعلق اور سب سے بڑھ کر اپنے مشفق استاد صاحبزادہ سرور

marfat.com

کیانی ہیں جن کے زیر سایہ رہ کر میں نے چشمۂ علم کا پانی پیا۔ اس رشتے نے مجھے زندگی بھر کے لئے اس خاندان سے منسلک کر دیا ہے اسی لئے جب بھی خوشی یا غمی کی کوئی بھی خبر ملتی میں موقع نکال کر نوشہرہ شریف حاضری دے کر تجدید وفاداری کرتا۔ حضرت چن پیر بیمار ہو کر شیخ زید ہسپتال میں داخل تھے کہ میرے محترم دوست سید وقار علی حیدر ہمدانی صاحب نے مجھے اطلاع دی تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گیا اور میری اُن سے آخری ملاقات ہوئی۔ انتہائی تکلیف کے باوجود ان کے چہرے پر تبسم تھا اور میرے لئے بے شمار دعائیں تھیں۔ میں نے حوصلہ دیا کہ ان کی بیماری قابلِ علاج ہے مگر مجھے لگا کہ انہیں اپنے آخری وقت کا ادراک تھا۔

حضرت صاحبزادہ چن پیر رحمۃ اللہ علیہ پرانی روایات کے امین تھے خاندانی تعلقات اور محبت کے جذبوں کا ایسے طریقے سے اظہار کرتے کہ سالوں ان کا رویہ ذہن سے محو نہ ہوتا۔ اب ان روایات کو نبھانے کی ذمہ داری ان کے صاحبزادگان صاحبزادہ سلطان فخر ربانی اور صاحبزادہ سلطان شاہد ربانی اور ان کے ماموں زاد بھائی سلطان قربان افضل صاحب پر ہے۔ اللہ ان کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجسم روایت سہیل وڑائچ

پولیٹیکل ایڈیٹر جنگ، جیوٹی وی

لاہور

marfat.com

شاہینِ سچیار

حضرت سلطان غلام ربانی المعروف چن پیر رحمۃ اللہ علیہ (نوشہرہ شریف) کے سجادہ نشین کا شمار ان مبارک ہستیوں میں ہوتا ہے۔ جو فیاضی قدرت کاملہ کی طرف سے کسی قوم کو انعام کے طور پر عطا ہوتی ہے۔ ان میں یہ شخصیت حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کے شاہین کی سی ہے اور حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے جس قدر استفادہ انہوں نے کیا ہے اس کی مثال ہمارے ہاں بہت کم ملتی ہے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ فیض سچیاری کو پھیلانے میں گزرا ہے جب راقم نے ان کے وصال کی خبر سنی تو آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادوں اور ان کے مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

صاحبزادہ سجادہ حیدر گوہر رنمل شریف
سجادہ نشین حضرت باوا گوہر، باوا محمد شاہ
پالکی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

منقبت سرکار چن پیر سچیار رحمۃ اللہ علیہ

سوہنا چن پیر سچیار
دیوے پل وچ بیڑا تار
میں اوگن ہاری آں ، تیرے بل ہاری آں
نام پیارا غلام ربانی
پیر اسلم دے دل دا جانی
میں درداں ماری آں ، تیرے بل ہاری آں
پیر محمد سچیار اے والی
سب دیاں بھردا جھولیاں خالی
کراں میں زاری آں، تیرے بل ہاری آں
وچ نوشہرے دھماں دھمیاں
سادھو پیراں جُتیاں چُمیاں
دھن بہاری آں ، تیرے بل ہاری آں
نوشو پاک اے مرشد سوہنا
جگ جہان تے نہیں کوئی ہونا
بڑی گنہگاری آں ، تیرے بل ہاری آں
اطہر وی کھڑا سیس نواوے
مرشد سوہنا کرم کماوے
کرے منظوری آں ، تیرے بل ہاری آں

حکیم علی رضا اطہر۔ سگِ درگاہ عالیہ بدوملہی شریف

marfat.com

سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کے سجادہ نشین

1. سجادہ نشین سید غلام محی الدین گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ پٹی شریف
2. سجادہ نشین سید سجاد حسین گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ چھانگا مانگا شریف
3. سجادہ نشین سید بنیاد حسین گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کرہالہ شریف کاہنہ لاہور
4. سجادہ نشین سید مراتب علی شاہ گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ چمرو پور شریف، لاہور
5. سجادہ نشین سید وقار علی حیدر ہمدانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سادات ہمدانیہ قصور
6. سجادہ نشین سید سلیمان نیاز عالی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ بدوملہی شریف
7. سجادہ نشین سید مظفر حیدر گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ چندووڈالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
8. سجادہ نشین سید امجد حسین شاہ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ بائیا شریف راولپنڈی
9. سجادہ نشین سید مبشر حسین شاہ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سوہدرہ حال مقیم آزاد کشمیر
10. سجادہ نشین سید نسیم شاہ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سوہدرہ سیالکوٹ
11. سجادہ نشین سید عبدالحق شاہ گیلانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ ایسر کے گوجرانوالہ
12. سجادہ نشین سید ابرار حسین شاہ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ فیصل آباد
13. سجادہ نشین ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ لاہور
14. سجادہ نشین ڈاکٹر خالد، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ جھنگی شریف
15. سجادہ نشین ڈاکٹر ظفر علی بھٹی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ لکھنوال شریف
16. سجادہ نشین صاحبزادہ محمد انور محی الدین، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سندر پور شریف سیالکوٹ
17. سجادہ نشین علامہ میاں نور محمد نصرت نوشاہی (ایم اے)، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ شرق پور شریف

marfat.com

18. سجادہ نشین میاں غلام مصطفےٰ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ چوہڑ ماجرہ فیصل آباد

19. میاں حبیب الرحمٰن المعروف کیڑی سائیں، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ راہوالی گوجرانوالہ

20. میاں محمد اکرم، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ جاجو پور شریف سیالکوٹ

21. سجادہ نشین میاں ظفریاب علی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ میر کلاں بادشاہ راولپنڈی

22. قاضی عبدالعزیز، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ وصلہ شریف راولپنڈی

23. قاضی مرسلین، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ وصلہ شریف راولپنڈی

24. میاں ادریس، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ نظام آباد وزیر آباد

25. محمد اسلم، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سیالکوٹ

26. سائیں اشرف، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ پکا گڑھا سیالکوٹ

27. سجادہ نشین سائیں شریف سبحانی، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ سائیں شیر شاہ گوجرانوالہ

28. سجادہ نشین دیوان محمد شمیم اختر کمال مست، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ دیوان محمد عمر مست گوجرانوالہ

29. صاحبزادہ دیوان تبسم کمال، دیوان محمد عمر مست آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ گوجرانوالہ

30. میاں نذر محمد، میاں مظہر، میاں میہوں آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ شیخ پور گجرات

31. سجادہ نشین محمد صدیق عبدالرحیم بادشاہ، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ شہباز پور گجرات

32. سجادہ نشین سائیں محمد انور، شاہ اسمٰعیل، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ بھیلہ شریف قصور

33. میاں عبدالستار، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ کنگ بلگن سیالکوٹ

34. سائیں بابا عبدالمجید، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ تکیہ بابا لہری شاہ اچھرہ لاہور

35. حافظ احسان احمد، آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ نڈا جھنگی شریف سیالکوٹ

36. سجادہ نشین سائیں محمد اخلاص، دربار عالیہ تاج الدین تھویا خالصہ کہوٹہ

marfat.com

قطعہ وصال

حضرتِ چن پیر نوشہ پیر کے سچے فقیر
مسندِ سچیار کے وارث طریقت کے امیر

زندگی بھر جو محبت کی ضیا دیتے رہے
ہر کسی کو خیر و برکت کی دعا دیتے رہے

فیضِ نوشہ پیر کے دریائے نا پیدا کنار
گلستانِ نوشہ و سچیار کی رنگیں بہار

فقر کے راز آشنا تھے، سالکوں کے رہنما
خاندان کے ہمنوا، نوشاہیوں کے پیشوا

چل دیئے جنت کی جانب ہم کو تنہا چھوڑ کر
آخری منزل پہ پہنچے ہم سے ناطہ توڑ کر

بادۂ سچیار کے افسوس وہ ساقی گئے
رہ گئے ہم ہاتھ ملتے دل جلے، باقی گئے

اُن سا پائیں گے کہاں اب سایۂ لطف آفریں
پھر کہاں دنیا میں ایسی ہستی بالانشیں

سر نشینِ حلقۂ سچیار رخصت ہو گئے
آہ! وہ ''مرد وفا آثار'' رخصت ہو گئے

تاریخ وصال: 24 نومبر 2010ء بروز بدھ
صاحبزادہ نصرت نوشاہی شرقپوری

marfat.com

شجرۂ طریقت

سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ نوشہرہ شریف ضلع گجرات

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ○

ترجمہ: جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

حشر میں یا رب محمدؐ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
سید کونین شاہِ انبیاء کا ساتھ ہو

حضرتِ مولا علی شیر خدا خیبر شکن! شاہ حسن بصری امام الاصفیاء کا ساتھ ہو
شاہ حبیب و حضرتِ داؤد طائی نورحق حضرت معروف کرخی راہنما کا ساتھ ہو
سری سقطی و جنید و شیخ شبلی بُو الفضل بُوالفرح و بوالحسن نورالھدیٰ کا ساتھ ہو
شیخ قاضی بُوسعید و غوث اعظم دستگیر حضرت عبدالوہاب اہلِ تقیٰ کا ساتھ ہو
بُو نصر صوفی صفی و شیخ احمد بوالعباس حضرت مسعود غازی باصفا کا ساتھ ہو
حضرت سید علی و میر میراں بادشاہ پیر شمس الدین ہادی دلربا کا ساتھ ہو
شاہ محمد غوث اُچی و مبارک شاہ پیر حضرت معروف شاہ اہل رضا کا ساتھ ہو

marfat.com

شاہ سلیماں پیشوائے پیر نوشہ گنج بخش
اور سخی سچیار پیر پارسا کا ساتھ ہو

عاشق خیرالانام آں حضرت عبدالجلیل
حضرت سلطان اکرم بے ریا کا ساتھ ہو

حضرت سلطان محمد جی و سلطان پیر بخش
شاہ الٰہی و بالا راہنما کا ساتھ ہو

پیر میراں بخش و حاجی زائر بغداد پاک
حضرت نواب علی پیرِ ہُدیٰ کا ساتھ ہو

حضرت سلطان اسلم نائب سچیار پاک
پیکرِ خُلق و مروت خوش ادا کا ساتھ ہو

روشنی کا استعارہ سلسلے میں چن پیر
غلام ربانی فدائے اولیاء کا ساتھ ہو

فخرِ ربانی ہیں فخرِ سلسلہ نوشاہیہ
ہر شفا کے واسطے ان کی دعا کا ساتھ ہو

شاہد ربانی کی مولا یہ دعا منظور ہو
وقتِ رُخصت وارثانِ سلسلہ کا ساتھ ہو

marfat.com